NEW MADARSA

سعدی گلستان

MADARSE WALE

مع فرہنگ و حاشیہ اردو

مصنفہ

شیخ شرف الدین سعدی شیرازیؒ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

مکتبہ طیبہ ۲۴۷۵۵۴ دیوبند یوپی

Website:MadarseWale.blogspot.com

پیش لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی ؕ

دنیا میں اَن گنت آدمی پیدا ہوئے اور مر گئے، مگر کتنے آدمیوں کو دنیا نے یاد رکھا؟ تاریخ کے صفحات پر گنتی کے آدمیوں کے نام ملتے ہیں۔ یہ آدمی وہ ہیں جو اپنی زندگی میں باقی آدمیوں سے ممتاز رہے اور ایسے کارنامے کر گزرے جنھیں دنیا بھلا نہ سکی۔ شیخ سعدی ایسے ہی ایک خوش نصیب آدمی تھے۔

نام شرف الدین، لقب، مصلح، اور تخلص، سعدی۔ شیراز کو وطن ہونے کا شرف حاصل ہے۔ وہ شیراز، جو صدیوں ایران کا پایۂ تخت اور علوم و فنون کا مرکز رہ چکا ہے۔ پیدائش غالباً ۵۸۹ھ (۱۱۹۳ء) میں اور وفات ۶۹۱ھ میں ہوئی۔ اس طرح شیخ نے ایک سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ بعضوں نے تو ایک سو بیس سال عمر لکھی ہے۔ تخلص سعدی قرار دینے کی وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ شیخ کا باپ، عبداللہ شیرازی، بادشاہ اتابک سعد زنگی کا ملازم تھا اور شیخ نے اسی بادشاہ کے عہد میں شاعری شروع کی، اس لئے اُس کے نام کی نسبت سے اپنا تخلص، سعدی قرار دیا۔

بچپن شیخ کا باپ، عبداللہ، باخدا آدمی تھا اور گھر میں [illegible] اری کا چرچا تھا۔ اسی لئے بچپن ہی میں اسے روزہ نماز کے ضروری مسائل یاد کرا دیئے گئے تھے اور اس چھوٹی سی عمر میں بھی عبادت، شب بیداری اور تلاوت کلام اللہ کا کمال شوق اُس میں پیدا ہو چکا تھا، باپ اس کی تربیت میں بڑا چست تھا۔ کڑی نگرانی رکھتا تھا اور بے موقع زبان کھولنے پر بھی زجر و توبیخ کرتا تھا۔ شیخ نے اپنی تربیت کا بڑا سبب اسی باپ کی تادیب اور زجر و توبیخ کو قرار دیا ہے (دیکھو بوستان)

لیکن شیخ ہی کے اشعار سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سنی میں یتیم ہو گیا اور ماں نے تربیت کی، جو شیخ کی جوانی تک زندہ تھی

شیخ نے آنکھ کھولی، تو شیراز میں علماء و فضلاء، مشائخ و بلغا کا ہجوم تھا۔ اس ماحول میں بچے سعدی میں تحصیل علم کا ولولہ پیدا ہو جانا قدرتی تھا، مگر اُس وقت ملک ابتری اور طوائف الملوکی کا شکار تھا۔ جنگوں کا ایک لامتناہی سلسلہ جاری تھا۔ اور خود شیراز پر بھی تباہیاں ٹوٹ رہی تھیں۔ اس فضا میں شیخ کا ولولۂ علم پورا نہیں ہو سکتا تھا، چنانچہ شیخ نے ترک وطن کی ٹھانی، اور شیراز سے چل کر بغداد پہنچ گیا۔

تعلیم بغداد ابھی تک ہلاکو خاں کے ہاتھوں برباد نہیں ہوا تھا۔ بدستور دار الخلافہ تھا اور علم و علماء کا مرکز۔

شہرۂ آفاق دارالعلوم نظامیہ آباد تھا۔ یہ دارالعلوم، نظام الملک طوسی نے ۴۵۹ھ میں قائم کیا تھا اور اس کی شہرت پوری اسلامی دنیا میں گونج رہی تھی۔ شیخ کو نظامیہ کی کشش، بغداد میں کھینچ لائی اور نظامیہ میں داخل ہوگیا۔

بغداد میں شیخ نے جن علماء و فضلاء سے علم حاصل کیا، ان میں ایک بزرگ ایسے بھی ہیں جن کی کفش برداری پر ہر صاحب علم کو فخر ہونا چاہیئے۔ یہ علامہ ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی ہیں جو اپنے زمانے میں امام وقت تھے۔ ابن جوزی سے شیخ کا تلمذ ہی شیخ کی بڑائی کے لئے کافی تھا، اگر اور بہت سی بڑائیاں اس میں موجود نہ بھی ہوتیں۔

شیخ بچپن ہی سے خوش بیانی اور حسن تقریر کا مالک تھا۔ مدرسہ نظامیہ کے بعض طالب علم حسد سے جلے جاتے تھے۔ ایک دن شیخ نے اپنے استاد، ابن جوزی سے حاسدوں کی شکایت کی، تو استاد نے فرمایا "وہ بھی اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں، اور تم بھی وہ رشک و حسد سے اور تم بدگوئی و غیبت سے!"

شیخ کی طبیعت تصوف اور درویشی کی طرف مائل تھی اور وجد و سماع کی مجلسوں میں وہ شریک ہوا کرتا تھا۔ اس کے استاد ابن جوزی اس چیز کو برا سمجھتے اور شیخ کو سختی سے منع کرتے تھے، مگر وہ باز نہ آتا تھا۔ آخر ایک بدآواز قوال سے پالا پڑ گیا اور ساری رات اسی مکروہ صحبت میں بسر ہوئی، جب صحبت ختم ہوئی تو شیخ نے سر سے عمامہ اتارا اور جیب سے ایک دینار نکالا۔ پھر یہ دونوں چیزیں قوال کی نذر کر دیں۔ ساتھیوں نے تعجب کیا، تو شیخ نے کہا، قوال صاحب کرامت بزرگ ہے۔ استاد کی نصیحت نے وہ اثر نہیں کیا، جو اس کے "لحن داؤدی" نے کیا ہے۔ اور اب میں سماع سے توبہ کرتا ہوں۔

سیاحی شیخ نے کتنی مدت طالب علمی کی۔ بعض تذکروں میں تیس برس لکھا ہے۔ بہرحال شیخ جب تحصیل علم سے فارغ ہوا، تو دفتر کائنات کے مطالعے کی ٹھانی اور سیاحی پر کمربستہ ہوگیا۔ بعضوں نے لکھا ہے کہ شیخ کی سیاحی بھی تیس برس جاری رہی۔ یہ صحیح ہو یا نہ ہو، مگر یہ واقعہ ہے کہ شیخ بہت بڑا سیاح گزرا ہے۔

شام یا عراق کے ایک شہر میں شیخ کو ایک دلچسپ واقعہ پیش آیا۔ قاضی شہر کی مجلس جمی ہوئی تھی۔ شیخ بھی پہنچ گیا مگر پھٹے پرانے کپڑے پہنے تھا۔ خدام نے اٹھا دیا اور بڑی مشکل سے وہ کسی کونے میں دبک بیٹھا۔ مجلس میں کسی مسئلے پر گرما گرم بحث ہو رہی تھی، مگر عقدہ کسی سے کھلتا نہ تھا۔ شیخ سے نہ رہا گیا اور سر اٹھا کر بلند آواز سے گفتگو کی اجازت چاہی۔ شاندار لباس میں ملبوس علماء، خرقہ پوش درویش کو دیکھ کر متعجب ہوئے مگر جب شیخ نے مسئلے کو نہایت خوبی و فصاحت سے صاف کر دیا، تو قاضی صاحب نے مسند چھوڑ دی اور عمامہ سر سے اتار کر شیخ کے سامنے رکھ دیا۔ شیخ نے کہا یہ غرور کا اوزار ہے مجھے نہیں چاہیئے! (بوستاں)

شیخ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بے سروساماں متوکل درویشوں کی طرح سفر کرتا اور ہر قسم کی تکلیفیں جھیل جاتا تھا

... مگر اف تک نہ کرتا تھا۔ ایک مرتبہ دمشق میں تھا، مگر وہاں والوں سے ناراض ہو کر فلسطین کے بیابان میں جا بیٹھا۔ یہ صلیبی جنگوں کا زمانہ تھا، وہاں عیسائیوں نے اُسے پکڑ لیا اور طرابلس الشرق کے علاقے میں خندق کھودنے کے کام پر دوسرے قیدیوں کے ساتھ لگا دیا۔ شیخ، صبر و شکر سے، جو اہل اللہ کا خاصہ ہے، یہ مشقت برداشت کرتا رہا۔ مدت کے بعد حلب کا ایک معزز آدمی اس طرف سے گزرا۔ وہ شیخ کو جانتا تھا۔ اس حالت میں دیکھ کر بہت ملول ہوا دس دینار دے کر شیخ کو قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ حلب لے گیا۔ اسی قدر نہیں بلکہ شیخ سے اپنی نا کتخدا بیٹی کا نکاح بھی سو دینار مہر مؤجل پر کر دیا۔ مگر بیوی سخت بدمزاج اور زبان دراز نکلی۔ شیخ کا دم ناک میں کر دیا۔ ایک دن شیخ کو طعنہ دیا "خبیث رو سی تو ہیں جنھیں میرے باپ نے دس دینار میں خریدا ہے!" شیخ نے برجستہ جواب دیا "جی ہاں، میں وہی ہوں۔ آپ کے باپ نے مجھے دس دینار میں مول لیا اور سو دینار میں آپ کے ہاتھ بیچ ڈالا۔"

Website:NewMadarsa.blogspot.com

شیخ گلستان میں لکھتا ہے، میں نے زمانے کی سختی کا کبھی شکوہ نہیں کیا لیکن ایک موقعہ پر دامنِ استقلال ہاتھ سے چھوٹ گیا۔ نہ میرے پاؤں میں جوتی تھی اور نہ جوتی خریدنے کا مقدور تھا۔ اسی حالت میں غمگین و دلگیر، کوفے کی جامع مسجد میں پہنچا۔ کیا دیکھتا ہوں ایک شخص پڑا ہے جس کے سر سے پاؤں ہی نہیں ہیں۔ اس پر میں نے خدا کا شکر ادا کیا اور اپنے ننگے پاؤں غنیمت سمجھے! شیخ صبر و قناعت کے ساتھ عزتِ نفس کی دولت سے بھی مالا مال تھا۔ وہ اسکندریہ میں سخت قحط کے زمانے میں موجود تھا اور دوسرے درویشوں کے ساتھ بھوک کی سختیاں جھیل رہا تھا۔ شہر میں ایک ہیجڑا بڑا دولت مند تھا، اور غریبوں، پردیسیوں پر اس کی ڈیوڑھی کھلی رہتی تھی۔ شیخ کے بعض رفقا نے اس ہیجڑے کی دعوت میں چلنے کی ترغیب دی، تو شیخ نے نہایت خود دارانہ جواب دیا "شیر بھوک سے مر بھی جاتا ہے، مگر کتے کا جھوٹا نہیں کھاتا۔"

چینی ترکستان کے صدر مقام، کاشغر میں شیخ کی زندہ دلی کا ایک واقعہ قابل ذکر ہے۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ تاتاریوں اور خوارزمیوں میں عارضی صلح ہو چکی ہے۔ ایک طالب علم کو دیکھا کہ کتاب ہاتھ میں لئے "ضرب زیدٌ عمراً" رٹ رہا ہے۔ شیخ لڑکے سے کہنے لگا، کیوں میاں صاحبزادے، خوارزم و خطا میں تو صلح ہو گئی، مگر زید و عمر میں مار پیٹ چلی جاتی ہے! طالب علم ہنس پڑا اور شیخ کا وطن پوچھا۔ شیراز کا نام سنا تو فرمائش کی سعدی کا کچھ کلام یاد ہو تو سناؤ۔ شیخ نے حسب موقعہ یہ شعر موزوں کر کے پڑھا۔ ؎

اے دل عشاق بدام تو صید ما بتو مشغول و تو با عمر و زید

بعد میں کسی نے بتایا کہ سعدی یہی ہیں، مگر اب شیخ کاشغر سے رخصت ہو رہا تھا!

شیخ نے ہندوستان آ کر سومنات کا مندر بھی دیکھا تھا۔ دیکھا ہی نہیں تھا بلکہ ہندو بن کر اس میں رہا بھی تھا۔ سومناتھ

کا یہ واقعہ شیخ نے بوستاں کے آٹھویں باب میں لکھا ہے، مگر جس طرح لکھا ہے، اس واقعہ نے افسانے کی صورت اختیار کر لی ہے۔

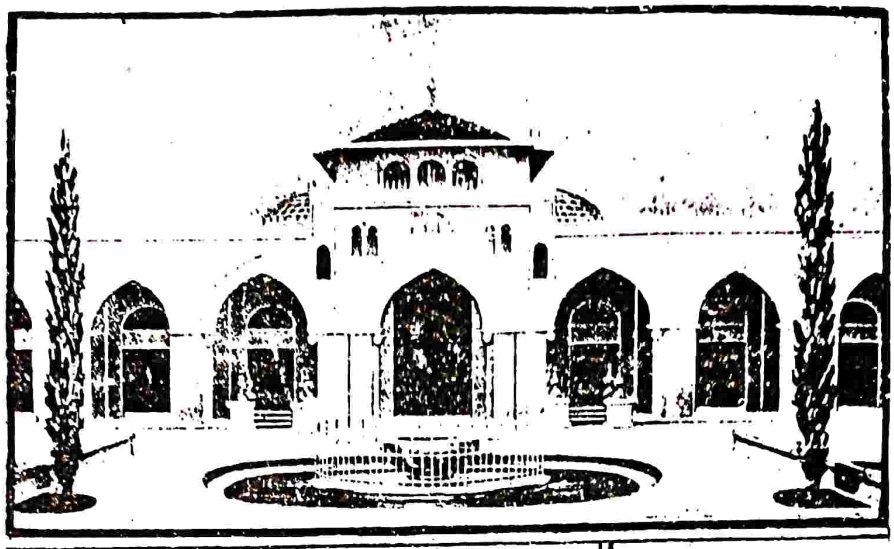
وطن کو واپسی۔ طویل سیاحت کے بعد شیخ قتلغ خاں ابوبکر سعد کے عہد حکومت ۶۵۸ھ میں شیراز واپس آیا۔ بادشاہ علماء سے بدظن اور جاہل فقراء سے خوش عقیدہ رہتا تھا۔ دینی مصلحتوں کے پیش نظر شیخ پورا پورا درویش بن گیا اور شیخ نے یہ بہت اچھا کیا، جیسا کہ واقعات شاہد ہیں۔ درویش کے روپ میں اُسے موقع مل گیا کہ اپنا اصلاحی مشن پوری کامیابی سے چلائے اور اس نے بڑی خوبی و دلیری سے اُسے چلایا۔ گلستاں اور بوستاں اُس کی یہ دونوں کتابیں، اس کی کامیابی کی زندہ شہادتیں ہیں ان کتابوں میں شیخ نے نقلی درویشوں اور بدراہ بادشاہوں کی خوب خوب قلعی کھولی ہے۔

گلستان۔ شیخ کی جادو بیانی اور فصاحت و بلاغت کا شہرہ اُس کی زندگی ہی میں تمام ایران، ترکستان، تاتار، اور ہندوستان میں اس قدر پھیل گیا تھا کہ اُس زمانے کی حالت پر لحاظ کرنے کے بعد، جب نہ ریل تھی، نہ تار، نہ اخبار، سخت حیرت ہوتی ہے خود شیخ کو بھی اپنی اس خوش نصیبی کا حال معلوم تھا، چنانچہ آسودگیٔ دل کے ساتھ گلستاں کے دیباچے میں لکھتا ہے۔

ذکر جمیل سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ وصیتِ سخنش کہ در بسیط زمین رفتہ"

یہ شہرہ ہی تھا کہ دوبار، خان شہید سلطان محمد قاآن نے ملتان آنے کی دعوت بھیجی، مگر شیخ بڑھاپے کے سبب نہ آسکا۔ شیخ کی تصانیف میں گلستاں اور بوستاں ایسی کتابیں ہیں کہ فارسی زبان میں کوئی کتاب ان سے زیادہ مقبول اور مطبوع خاص و عام نہیں ہوئی۔ ایران، ترکستان، تاتار، افغانستان، اور ہندوستان میں ان کتابوں کی تعلیم تقریباً سات سو برس سے برابر جاری ہے۔ بچپن میں ان کی تعلیم شروع ہوتی ہے اور بڑھاپے تک مطالعہ کا شوق رہتا ہے۔ لاکھوں استادوں نے انھیں پڑھایا اور کروڑوں شاگردوں نے انھیں پڑھا۔ ان کے بے شمار نسخے خوشنویسوں کے قلم سے لکھے گئے اور بے حساب ایڈیشن چھاپے گئے۔ مشرق و مغرب کی اکثر زبانوں میں ان کے ترجمے ہوئے۔ مشائخ اور علماء نے ان کی عزت کی۔ بادشاہوں نے ان کو سلطنت کا دستور العمل بنایا۔ انشا پردازوں اور شاعروں نے ان کی فصاحت و بلاغت کے آگے سر جھکایا اور ان کے تتبع سے عاجز رہنے کا اقرار کیا۔ ان کا نام جس طرح ایشیا میں مشہور ہے، اسی طرح یورپ و امریکہ میں بھی عزت سے لیا جاتا ہے۔

غور تو کرو گلستاں میں نہ غزل عاشقانہ ہے، نہ قول عارفانہ، نہ بہادروں کے کارنامے، نہ فوق العادت قصے، نہ حقائق و معارف، نہ اسرار شریعت، نہ نکات طریقت، بلکہ اس کی بنیاد محض اخلاق و پند و موعظت پر رکھی گئی جس سے زیادہ بے نمک مضمون نہیں ہو سکتا۔ اس پر بھی وہ اس قدر مقبول ہوئی، اور محض اس لئے ہوئی کہ فصاحت و بلاغت، حسن و بیان اور لطفِ ادا کے لحاظ سے تمام فارسی ادب میں بے مثل اور لاجواب ہے۔ اسی لئے دنیا کی ہر زندہ قوم نے گلستاں کا اپنی زبان میں ترجمہ کیا ہے اور گلستاں زندۂ جاوید بن چکی ہے۔ (از حیات سعدی) **احقر سجاد حسین** صدر مدرس مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی۔



بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

مِنّتؔ خدائے راعزّوجل کہ طاعتش موجبِ قُربتستؔ و بشکر اندرش مزید نعمتؔ ہر نفسےؔ کہ فرومیرود ممدِّ حیاتست وچوں برمی آید مُفرّحِ ذات پس در ہر نفسے دو نعمت موجود ست و بر ہر نعمتے شکرے واجب

بیت

ازدست وزباں کہ برآید	کزعہدۂ شکرش بدر آید

اِعْمَلُوْٓا اٰلَ دَاوٗدَ شُكْرًا ؕ وَقَلِيْلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُوْرُ ؕ

قطعہ

بندہ ہُماں بہ کہ زتقصیرِ خویش	عذر بدرگاہِ خدا آورد
ورنہ سزاوارِ خداوندیش	کس نتواند کہ بجا آورد

معنی کے اعتبار سے یہ صرف حضرت حق کے ساتھ خاص ہے ۲ خدائے اس کی اصل خودآ یعنی خود آمدہ ہے۔ یعنی خود بخود ہو جانے والی ذات۔ اس میں ایہ توصیفی ہے اسے کو یاء اشارت بھی کہتے ہیں۔ ۳ آیت۔ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ (سجدہ کرتا رہ اور قریب ہوتا جا) اس ہی مضمون کو ادا کرتی ہے ۴ آیت لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (اگر تم ہمارا شکر ادا کروگے ہم اپنی نعمتوں میں اضافہ کریں گے) اس ہی مضمون کی دلیل ہے اس جملہ میں لفظ اندر زاید ہے۔ ۵ نفس بفتحتین۔ سانس اور فار کے سکون کے ساتھ یعنی دم و جان۔ ممدّ یعنی مددگار۔ جب انسان اندر کو سانس کھینچتا ہے تازہ ہوا رفع کو قوی کرتی ہے اور جب سانس باہر نکالتا ہے مستعمل ہوا خارج ہو جانے سے طبیعت خوش ہوتی ہے ۶ اے داؤد کی اولاد تم شکر ادا کیا کرو اور میرے بندوں میں شکرگذار بہت کم ہیں ۷ قطعہ۔ لغت میں ٹکڑے کو کہتے ہیں لیکن شعراء کی اصطلاح میں ایسے چند اشعار کو کہیں گے جسمیں مطلع نہ ہو یعنی پہلا شعر کے اول مصرع میں قافیہ نہ ہو۔

[1] ناموس - یعنی ننگ و نام - آبرو و عزت - بندگان - بندہ کی جمع - وظیفہ - وہ چیز جو کسی کو روزینہ ملتی ہے - [2] کریمے - کی یا رکو اگر مجہول پڑھا جائے تو یاء موصولہ ہے اور کہ صلہ ہے اور اگر یاء کو معروف پڑھا جائے تو تمام مصرعوں میں یکسانیت ضروری ہے

باران رحمتِ بیحسابش ہمہ را رسیدہ و خوانِ نعمتِ بیدریغش ہمہ جا کشیدہ
پردۂ ناموسِ[1] بندگاں بگناہِ فاحش ندرّد و وظیفۂ روزی بخطائے منکر نبرّد

قطعہ

اے کریمے[2] کہ از خزانۂ غیب | گبر و ترسا وظیفہ خور داری
دوستاں را کجا کنی محروم | تو کہ با دشمناں نظر داری

فراشِ بادِ صبا را گفتہ تا فرشِ[3] زمرّدیں بگستردد و دایۂ ابرِ بہاری را فرمود تا بناتِ نبات را در مہدِ زمین بپرورد و درختاں را خلعتِ نوروزی قبائے استبرق در بر گرفتہ و اطفالِ شاخ را بہ قدومِ موسمِ ربیع کلاہِ شکوفہ بر سر نہادہ عصارۂ نحلے بقدرتِ او شہدِ فائق شدہ و تخمِ خرمائے بہ تربیتِ او نخلِ باسق گشتہ۔

قطعہ

ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند | تا تو نانے بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہرِ تو سرگشتہ و فرماں بردار | شرطِ انصاف نباشد کہ تو فرماں نبری

در خبر[5] است از سرورِ کائنات مفخرِ موجودات رحمتِ عالمیاں صفوتِ آدمیاں تتمۂ دورِ زماں۔

پیدا ہو جائیگی لیکن لفظ کے بعد جہاں مقدر ماننا ہوگا۔ گبر۔ آتش پرست۔ ترسا نصاریٰ یعنی عیسائی دوستان سے مراد خدا کی اطاعت کرنیوالے۔ دشمناں سے مراد خدا کی نافرمانی کرنے والے۔ [3] فرش زمردین یعنی گھاس کا فرش۔ گستردد۔ بصیغہ ماضی بہ نسبت صیغہ مضارع و گستراند کے زیادہ مناسب مقام ہے۔ بنات۔ بنت کی جمع لڑکی۔ نبات۔ جڑی بوٹی مہد۔ گہوارہ۔ خلعت نوروزی کپڑوں کا وہ جوڑا جو نوروز کے دن بطور انعام دیا جائے تو روز موسم بہار کا پہلا دن جو ایرانیوں کی عید کا دن ہے۔ استبرق۔ کپڑے کی ایک قسم ہے جس کو سبز دیبا بھی کہتے ہیں۔ عصارہ۔ کسی چیز کا نچوڑ۔ نحلی۔ نحل۔ شہد کی مکھی۔ نخل دتاک۔ کھجور کا درخت۔ فائق۔ برتر و بالا۔ خرما۔ چھوارہ۔ باسق تناور۔ اس عبارت میں چھ جگہ مشبہ بہ کی مشبہ کی طرف اضافت ہے۔ [4] یعنی یہ تمام چیزیں خدا نے انسان کے فائدہ کے لئے پیدا کی ہیں خدا نے اپنی اس تمام مخلوق کو انسان کا فرماں بردار بنا دیا ہے۔ اب بھی اگر انسان خدا کی فرماں برداری نہ کرے تو بڑے غم کی بات ہے۔ [5] در خبر است۔ یعنی حدیث میں آیا ہے اشعار کے بعد کہ یکے از بندگان۔ اس کا بیان ہے صفوت۔ برگزیدہ۔ یہاں سے حمد کے بعد نعت کا

قیم۔ جیم۔ نسیم۔ وسیم۔ چاروں لفظ تقریباً ہم معنی ہیں۔ یعنی حسین وخوبصورت آپ اپنے کمالات کی وجہ سے بلندی پر پہنچے۔

اللہ نے آپ کے نور جمال سے (کفر کی) تاریکی کو دور فرمایا۔ آپ کی ساری ہی خصلتیں عمدہ ہیں۔ آپ پر اور آپ کی اولاد پر درود بھیجو۔ ۲ انابت۔ اللہ کی طرف رجوع کرنا۔ اجابت دعا کی قبولیت۔ اعراض منہ موڑ لینا۔ تضرع عجز وانکسار کے ساتھ دعا کرنا۔ ۳ اے میرے ملائکہ مجھے اپنے بندے سے شرم آتی ہے اس کا میرے سوا کوئی نہیں۔ ۴ عاکفان۔ عاکف کی جمع گوشہ نشین۔ ماعبدناک حق عبادتک۔ ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ ماعرفناک حق معرفتک۔ ہم تجھے کما حقہ نہ پہچان سکے۔

بیت

شفیعِ مطاعِ نبیِّ کریم | قیم[1] جسیم نسیم وسیم

بیت

بلغ العلیٰ بکمالہٖ، کشف الدجیٰ بجمالہٖ | حسنت جمیع خصالہٖ، صلوا علیہ وآلہٖ

بیت

چہ غم دیوارِ امّت را کہ دارد چوں تو پشتیباں | چہ باک از موجِ بحر آں را کہ باشد نوح کشتیباں

کہ یکے از بندگانِ گنہگار پریشانِ روزگار دستِ انابت[2] بامیدِ اجابت بدرگاہِ خداوند جلّ وعلا بردارد ایزد تعالیٰ ورو نظر نکند بازش بخواند بارِ دیگر اعراض فرماید بازش بہ تضرّع وزاری بخواند حق سبحانہٗ وتعالیٰ گوید یا ملائکتی[3] قد استحییت من عبدی ولیس لہٗ غیری دعوتش را اجابت کردم وامیدش برآوردم کہ از بسیاریِ دعا و گریۂ بندہ ہمی شرم دارم۔

بیت

کرم بین ولطفِ خداوندگار | گنہ بندہ کرد است و او شرمسار

عاکفانِ[4] کعبۂ جلالش بہ تقصیرِ عبادت معترفند کہ ماعبدناک حق

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

عِبَادَتِک و واصفانِ حلیۂ جمالش متحیر منسوب کہ ما عرفناک حق معرفتک

قطعہ

گر کسے وصفِ او ز من پرسد | بیدلؔ از بے نشاں چہ گوید باز
عاشقاں کشتگانِ معشوقند | بر نیاید ز کشتگاں آواز

یکے از صاحبدلان بحبیبِ مراقبہ فرو بردہ بود و در بحرِ مکاشفہ مستغرق شدہ حالے کہ از اں معاملت باز آمد یکے از محبّاں گفت ازیں لوستاں کہ بودی چہ تحفہ کرامت کردی اصحاب را گفت بخاطر داشتم کہ چوں بدرختِ گُل برسم دامنے پُر کنم ہدیۂ اصحاب را چوں برسیدم بوئے گلم چناں مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔

قطعہ

اے مرغِ سحر عشق ز پروانہ بیاموز | کاں سوختہ را جاں شد و آواز نیامد
ایں مدّعیاں در طلبش بیخبر انند | کاں را کہ خبر شد خبرش باز نیامد

قطعہ

اے برتر از خیال و قیاس و گمان و وہم | وز ہر چہ گفتہ اند و شنیدیم و خواندہ ایم
دفتر تمام گشت و بپایاں رسید عمر | ما ہمچناں در اول وصفِ تو ماندہ ایم

سعدی ہیں۔ مراقبہ۔ کسی چیز کی دیکھ بھال کرنا یہاں مراقبہ سے مراد یکسوئی کی حالت میں خدا کی طرف دل کو متوجہ کر کے بیٹھنا ہے۔ مکاشفہ۔ صوفی کے دل کی وہ حالت جس میں اس پر اسرار خداوندی کھل جاتے ہیں۔ خاطر بکسر طاء۔ دل۔ جو خیال دل میں آئے۔ ہدیہ بار کی تشدید و تخفیف دونوں درست ہیں۔

تحفہ دامنم از دست برفت

ہاتھ سے دامن چھوٹ گیا۔ مرغ سحر یعنی بلبل کو پروانہ سے درس عشق حاصل کرنا چاہیے۔ جسے دم عشق گل میں چہچہانا اور آہیں بھرنا خام کاری ہے۔ کمال عشق پروانہ کو حاصل ہے جان کھو بیٹھتا ہے اور آہ نہیں بھرتا۔ مدعیان۔ راہ عشق میں ڈینگیں مارنے والے۔ دوسرا مصرع پہلے مصرع کی دلیل ہے

خیال۔ وہ صورت جو کوئی سوتے ہوئے دیکھے یا وہ تصور جو جاگتے ہوئے باندھے۔ قیاس۔ دو چیزوں میں اندازہ لگانا۔ یعنی جو کچھ لوگوں نے خدا کے لیے میں کہا ہے اور جو ہم نے سنا اور پڑھا ہے۔ اُس سے اور ہمارے خیال و قیاس، گمان و وہم کی حد سے خداوندا! تو ہی بڑا ہے۔ تو دلیل تو آتا ہے سمجھ میں نہیں آتا بس جان گیا میں تری پہچان یہی ہے۔

ذکرِ محامدِ پادشاہِ اسلام اتابک ابوبکر بن سعد بن زنگی نور اللہ تربتہ

ذکرِ جمیلِ سعدی کہ در افواہِ عوام افتادہ است وصیتِ سخنش کہ در بسیطِ زمیں رفتہ و قصبُ الکبیبِ حدیثش کہ ہمچو شکری می خورند و رقعۂ منشآتش کہ ہمچو کاغذِ زر میبرند بر کمالِ فضل و بلاغتِ او دلیلِ گویا و حجتِ روشن نیست بلکہ خداوندِ جہاں و قطبِ دائرۂ زماں و قائم مقامِ سلیمان و ناصرِ اہلِ ایمان اتابکِ اعظم مظفر الدنیا والدین ابوبکر بن سعد زنگی ظلُّ اللہ تعالیٰ فی ارضہٖ ربِّ ارضِ عنہ و ارضِ بہ بعینِ عنایت نظر کردہ است و تحسینِ بلیغ فرمودہ و ارادتِ صادق نمودہ لاجرم کافۂ انام از خواص و عوام بہ محبتِ او گرائیدہ اند کہ النّاسُ علیٰ دینِ ملوکِہم۔

رباعی

زانگہ کہ ترا بر منِ مسکیں نظر ست | آثارم از آفتاب مشہور ترست
گر خود ہمہ عیب ہا بدیں بندہ در ست | ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر ست

قطعہ

گلۂ خوشبوئے در حمام روزے | رسید از دست محبوبے بدستم
بگفتا گل کہ پاکی و گلابی | کہ از بوئے دلآویزِ تو مستم
بگفتم من گلے ناچیز بودم | ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہم نشیں در من اثر کرد | وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

مناسبت سے اپنا تخلص سعدی قرار دیا ہے۔ افواہ فوہ کی جمع مُنہ۔ صیت۔ شہرت قصبُ الکبیب۔ گنّے رقعۂ منشآتش یعنی انشاء پردازی کے خطوط۔ تا مقامِ سلیمان۔ حضرت سلیمان کا پایۂ تخت بھی شیراز ہی تھا۔ ظلُّ اللہ خدا کی سرزمین پر خدا کا سایہ۔ اے خدا تو اُس سے راضی رہ اور اس کو خوش رکھ رعایا بادشاہ کے مذہب پر چلتی ہے یعنی جیسا راجہ ویسی پرجا زانگہ۔ یعنی اُس وقت سے۔ آثار۔ اثر کی جمع نشان۔ یہاں سعدی کا کلام مراد ہے ہر عیب کہ سلطاں بہ پسندد ہنر ست۔ جس عیب کو بادشاہ پسند کرے وہ ہنر شمار ہونے لگتا ہے۔ جس کو چاہے وہی سہاگن۔ ۵ پورا قطعہ بطور تمثیل بیان کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ میں اگرچہ ہیچمدان ہوں لیکن بادشاہ کی نظرِ عنایت نے مجھے اوجِ کمال پر دیا ہے۔ گلۂ خوشبوئے۔ طرائی مٹی کو عرقِ گلاب وغیرہ سے گوندھ کر حمام میں رکھ دیتے تھے تاکہ بہا تو وقت۔ اُس سے سر دھو سکیں عبیر۔ ایک قسم کی مرکب خوشبو ہے جو صندل و گلاب و مشک و زعفران سے ملا کر بنائی جاتی ہے۔

بد و گفتم کہ مشکی یا عبیری | کہ از بوئے دلآویز تو مستم
بگفتا من گلے ناچیز بودم | ولیکن مدتے با گل نشستم
جمالِ ہمنشیں در من اثر کرد | وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

اَللّٰھُمَّ مَتِّعِ الْمُسْلِمِیْنَ بِطُوْلِ حَیَاتِہٖ وَضَاعِفْ ثَوَابَ جَمِیْلِہٖ وَحَسَنَاتِہٖ وَارْفَعْ دَرَجَ اَوِدَّائِہٖ وَوُلَاتِہٖ وَدَمْدِمْ عَلٰی اَعْدَائِہٖ وَشُنَاتِہٖ بِمَا تَلٰی فِی الْقُرْاٰنِ مِنْ اٰیَاتِہٖ وَاٰمِنْ بَلْدَۃَ یَا رَبِّ فِیْ اَحْفِظْ وَلَدَہٗ

قطعہ

لَقَدْ سَعِدَ الدُّنْیَا بِہٖ دَامَ سَعْدُہٗ | وَاَیَّدَہُ الْمَوْلٰی بِاُلْوِیَۃِ النَّصْرِ
کَذَالِکَ تَنْشَا لِیْنَۃٌ ہُوَ عَرْفُہَا | وَحُسْنُ نَبَاتِ الْاَرْضِ مِنْ کَرَمِ الْبَذْرِ

ایزد تعالیٰ و تقدس خطۂ پاک شیراز را بہ ہیبتِ حاکمانِ عادل و ہمتِ عالمانِ عامل تا زمانِ قیامت در امانِ سلامت نگہدارد

قطعہ

اقلیمِ پارس را غم از آسیب ہیچ نیست | تا بر سرش بود چو تو اے سایۂ خدا
امروز کس نشاں ندہد در بسیطِ خاک | مانند آستانِ درت مامنِ رضا
بر تست پاسِ خاطرِ بیچارگان و شکر | بر ما و بر خدائے جہاں آفریں جزا

جن کی تلاوت کی جاتی ہے۔
اے اللہ اس کی مملکت کو پُر امن رکھ۔ اور اُس کے لڑکے کی نگہبانی فرما۔ ۲ دینا اُس (بادشاہ) کی وجہ سے نیک بخت بنی خدا کرے اُس بادشاہ کی نیک بختی قائم رہے اور حضرت حق تعالیٰ کے جھنڈوں سے اس کی تائید فرمائیں۔
اسی طرح نشو و نما پائیگا وہ درخت
یعنی صاحبزادہ جس کی وہ (بادشاہ) جڑ ہے۔
زمین کی پیداوار کی خوبی بیج کی عمدگی پر ہے۔ ۳
اقلیم۔ زمین کا ایک حصہ تھا ئی حصہ جو پانی سے باہر ہے ربع مسکون کہلاتا ہے اس ربع مسکون کے ساتھ حصے فرض کئے گئے ہیں اور ہر حصہ کو اقلیم کہا جاتا ہے۔
پارس۔ ایران کے علاقہ کو کہا جاتا ہے چونکہ یہ علاقہ

پارس بن فہلو بن سام بن نوح کی مملکت رہا ہے۔ اس لئے اس ہی کے نام سے مشہور ہو گیا ہے۔ سایۂ خدا۔ بادشاہ کو کہا جاتا ہے۔ مامن۔ جائے خوشنودی نیز مامن رضا سے۔ امام علی موسیٰ رضا رحمۃ اللہ کے مزار مبارک کی طرف اشارہ ہے۔ وشکر۔ کا تعلق برما سے ہے۔

یارب زبادِ فتنہ نگہدار خاکِ پارس | چندانکہ خاک را بود و باد را بقا

در سببِ تالیفِ کتاب

یک شب تامّلِ ایّامِ گذشتہ ہمی کردم و بر عمرِ تلف کردہ تاسّف می خوردم و سنگلاخۂ دل را بالماسِ آبِ دیدہ می سفتم و این بیتہا مناسبِ حالِ خود می گفتم۔

مثنوی

ہر دم از عمر می رود نفسے | چون نگہ می کنم نماند بسے
اے کہ پنجاہ رفت و در خوابی | مگر ایں پنج روز دریابی
نخل آنکس کہ رفت و کار نساخت | کوسِ رحلت زدند و بار نساخت
خوابِ نوشیں بامدادِ رحیل | باز دارد پیادہ را ز سبیل
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت | رفت و منزل بدیگرے پرداخت
وانکہ دگر نخت ہمچنیں ہوسے | ویں عمارت بسر نبرد کسے
یارِ ناپائدار دوست مدار | دوستی را نشاید ایں غدّار
مادۂ عیشِ آدمی شکم است | تا بتدریج میرود چہ غم است

Website:MadarseWale.blogspot.com

تالیف۔ جمع کرنا۔ تلف۔ ہلاک کرنا۔ تاسف۔ افسوس کرنا۔ سنگلاخۂ دل۔ سنگ پتھر۔ لاخ و لاخہ کثرت کے اظہار کے لئے مستعمل ہوتے ہیں جس سے جمع کے معنی پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہذا "دل کے پتھروں" ترجمہ ہوگا بعض نسخوں میں سنگ سراچہ ہے۔ سراچہ یعنی چھوٹی سرائے۔ الماس۔ ہیرا۔ یہ فولاد سے بھی سخت ہے لہذا اکثر جواہر اس سے تراشے جاتے ہیں۔ ۵۲ ہر دم۔ ہر زمانہ۔ نگہ۔ نگریستن۔ زیادہ۔ پنجروز۔ یعنی زندگی کے باقیماندہ تھوڑے سے دن۔ کوس رحلت۔ روانگی کا نقارہ خواب نوشین۔ میٹھی نیند بدیگرے پرداخت۔ دوسرے کے لئے خالی کر دی۔ ہوس پختن خیالی پلاؤ پکانا۔ بسر نبرد۔ مکمل نہ کی ۵۳ یار ناپائدار سے مراد دنیا ہے۔ غدّار۔ دھوکہ باز مادۂ عیش۔ زندگانی کا

مدار۔ تا بتدریج میرود۔ یعنی جب تک پیٹ کا حال اعتدال پر ہے۔

۱؎ گر بہ بندد۔ یعنی اگر قبض پڑجائے۔ ورکشاید۔ یعنی اگر دست آنے لگیں۔ چار طبع۔ حرارت۔ برودت۔ رطوبت۔ یبوست۔ آدمی کا مزاج انہی چاروں سے ملکر بنا ہے اور یہ آپس میں متضاد ہیں۔ جان شیریں از قالب برآید۔ یعنی آدمی مرجائے۔ لاجرم۔ یقیناً۔ خنک۔

گر بہ بندد چنانکہ نکشاید | اگر دل از عمر برکند شاید
ور کشاید چنانکہ نتواں بست | گو بشو از حیاتِ دنیا دست
چار طبعِ مخالف و سرکش | چند روزے بوند باہم خوش
گر یکے زیں چہار شد غالب | جانِ شیریں برآید از قالب
لاجرم مردِ عارفِ کامل | ننہد بر حیاتِ دنیا دل
نیک و بد چوں ہمی بباید مرد | خنک آنکس کہ گوئے نیکی برد
برگِ عیشی بگورِ خویش فرست | کس نیارد زپس تو پیش فرست
عمر برف ست و آفتاب تموز | اندکے ماند و خواجہ غرہ ہنوز
اے تہیدست رفتہ در بازار | ترسمت پر نیاوری دستار
ہر کہ مزروع خود خورد بخہید | وقتِ خرمنش خوشہ باید چید
پندِ سعدی بگوش دل بشنو | رہ چنین ست مرد باش و برو

بعد از تامل مصلحت آں دیدم کہ در نشینِ عزلت نشینم و دامنِ صحبت فراہم چینم و دفتر از گفتار ہائے پریشاں بشویم و من بعد پریشاں نگویم۔

بیت

زباں بریدہ بہ بخیہ نشستہ صم بکم | بہ از کسے کہ نباشد زبانش اندر حکم

خوش وکامیاب۔ گوئے نیکی برد۔ نیکی کے میدان عمل میں بازی جیت لے گیا۔ برگ ساز و سامان۔ عیشی خوشی مراد نیک کام۔ کس نیارد زپس یعنی مرنے کے بعد وارث کوئی فائدہ نہ پہنچا سکیگا تو ہی مرنے سے پہلے آخرت کا توشہ تیار کرلے۔ تموز۔ رومی مہینہ کا نام ہے جو ہندوستانی حساب سے پندرھویں ساڑھ

تہ

سے شروع ہوکر پندرھویں ساون پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مہینہ ایران وغیرہ میں گرمی کی شدت میں ضرب المثل ہے۔ غرہ۔ فریب خوردہ۔ پرنیاوری دستار۔ یعنی بازار قیامت میں اگر نیکیوں سے خالی ہاتھ جائیگا رومال بھر کر سودا خرید کر نہ لاسکیگا۔ خوید۔ کچی یعنی جو شخص اپنا کچا کھیت کہا جائیگا کھیتی کٹتے وقت اس کو فقیروں کی طرح خوشہ چینی کرنی پڑے گی۔ ۲؎ تا۔ اس غور و فکر کا نشین۔ بیٹھنا۔ نشینم۔ بیٹھوں۔ فتح میم۔ گوشہ۔ منتظر گھر۔ عزلت۔ تنہائی و بیکاری۔ من بعد۔ اس کے بعد

۳؎ صم۔ اصم کا جمع۔ بہرہ۔ بکم۔ ابکم کی جمع گونگا۔ فارسی میں عربی الفاظ کی جمع مفرد کے معنی میں مستعمل ہوجاتی ہے زبانش اندر حکم نباشد یعنی زبان بریدہ بوجہ

لہ کجاوہ۔ محل۔ جلیس ہمنشیں۔ ساتھ اٹھنے بیٹھنے والا۔ نشاط۔ خوشی۔ ملاعبت۔ کھیل کود۔ مداعبت۔ مذاق۔ دل لگی۔ زانو نے تعہد۔ اس طرح بیٹھنا جس طرح نمازمیں التحیات کے لئے بیٹھا جاتا ہے۔ سے کنونت۔ یعنی اکنون برائے تو۔ امکان۔ طاقت۔

تا یکے از دوستاں کہ در کجاوہ ہم نشین من بود مرا در محلہ جلیس برسم قدیم از در در آمد چنداں کہ نشاط ملاعبت کردم بساط مداعبت گستر دجوابش نگفتم و سر از زانوئے تعہد برنگرفتم رنجید و نگاہ کرد و گفت۔

قطعہ

کنونت کہ امکان گفتار ہست	بگوائے برادر بلطف و خوشی
کہ فردا چو یک اجل در رسد	بحکم ضرورت زباں در کشی

یکے از متعلقان منش بر حسب واقعہ مطلع گردانید کہ فلاں عزم کردہ است و نیت جزم کہ بقیت عمر معتکف نشیند و خاموشی گزیند تو نیز اگر توانی سر خویش گیر و مجانبت پیش گفت بعزت عظیم و صحبت قدیم کہ دم بر نیارم و قدم بر ندارم مگر آنگہ کہ سخن گفتہ شود بعادت مالوف و طریق معروف کہ آزردن دل دوستاں جہل است و کفارت یمین مہل خلاف راہ صواب است و عکس رائے اولی الالباب ذوالفقار علی در نیام و زبان سعدی در کام۔

قطعہ

زباں در دہان خردمند چیست	کلید در گنج صاحب ہنر

پیک اجل۔ ملک الموت زباں درکشی۔ یعنی تو خاموش ہو جائے گا۔ سے منش یعنی من اش۔ حسب بفتحتین اندازہ۔ کسی چیز کی شمار۔ واقعہ۔ حال۔ ماجرا فلان بضم الفاء۔ کسی غائب چیز سے کنایہ ہوتا ہے۔ عزم بفتح عین۔ ارادہ۔ جزم پختہ۔ سر۔ خیال۔ مجانبت علیحدگی۔ گفتا۔ الف تحسین کلام کے لئے ہے۔ بعزت عظیم۔ خدا کی بزرگی کی قسم۔ دم بر نیارم۔ یعنی جب تک سعدی گفتگو نہ شروع کریگا میں نہ سانس لونگا نہ ٹلونگا کفارت یمین سہل۔ یعنی قسم توڑنیکا بدلہ دینا آسان ہے۔ خلاف راہ صواب است۔ یعنی تلوار کا نیام میں رکھے رہنا اور سعدی کا زبان بند ہو سے چھائے رکھنا بات نہ کرنا کسی طرح بھی درست

نہیں۔ ذوالفقار۔ اس تلوار کا نام تھا جو آنحضرت نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو عنایت فرمائی تھی۔

چو در بستہ باشد چہ داند کسے | کہ جوہر فروش ست یا پیلہ ور

قطعہ

اگرچہ پیشِ خردمند خامشی ادبست | بوقتِ مصلحت آن بہ کہ در سخن کوشی
دو چیز طیرۂ عقل ست دم فرو بستن | بوقتِ گفتن و گفتن بوقتِ خاموشی

فی الجملہ زباں از مکالمتِ او در کشیدن قوّت نداشتم و روئے از محادثت بگردانیدن مروّت ندانستم کہ یارِ موافق بود و محبِّ صادق۔

بیت

جو جنگ آوری با کسے برستیز | کہ از وے گزیرت بود یا گریز

بحکمِ ضرورت سخن گفتم و تفرّج کناں بیروں رفتم در فصلِ ربیع کہ صولتِ برد آرمیدہ بود و اوانِ دولتِ ورد رسیدہ

قطعہ

اوّلِ اردی بہشت ماہ جلالی | بلبل گویندہ بر منابرِ قضبان
بر گلِ سرخ از نم اوفتادہ لآلی | ہمچو عرق بر عذارِ شاہدِ غضبان

شب را بوستاں با یکے از دوستاں اتفاق مبیت افتاد موضعے خوش و خرّم و درختانِ دلکش و در ہم گفتی کہ خردۂ مینا بر خاکش

ضروری۔ گزیر۔ گزیختن بمعنی بھاگنے کا حاصل مصدر۔ یعنی ایسے آدمی سے لڑو جسپر غالب آسکو یا کم از کم بچکر بھاگ سکو۔ تفرّج۔ سیر و تماشا۔ صولت۔ دبدبہ برد۔ ٹھنڈک۔ اوان۔ زمانہ۔ ورد گلاب کا پھول اردی بہشت ماہ۔ اردی بمعنی۔ مانند۔ بہشت جنت۔ مجموعہ ایک مہینہ کا نام ہے اس مہینہ میں زمین پھولوں کی کثرت سے جنت نظیر ہو جاتی ہے اسی کی بنا پر اس مہینہ کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ ہندی حساب سے یہ مہینہ آخیر بیساکھ اور ابتدا جیٹھ میں آتا ہے۔ شمسی مہینوں کے آخر میں نقطہ لگا دیا جاتا ہے۔ فروردین ماہ۔ آذر ماہ۔ جلالی۔ جلال الدین شاہ سلجوق کی طرف منسوب کوسنِ جلالی کہتے ہیں۔ منابر منبر کی جمع۔ قضبان۔ قضیب کی جمع بمعنی شاخ۔ لآلی۔ لولو کی جمع۔ موتی۔ عذار۔ رخسار۔ شاہد۔ معشوق۔ مبیت۔ رات گذارنا۔ درہم۔ گنجان خردۂ مینا۔ سبز کانچ کے ٹکڑے مراد سبزہ زار۔ عقدِ ثریا۔ ثریا۔ پرویں جو چھ ستاروں کا مجموعہ ہے۔ عقدِ ثریا سے انگور کے خوشے مراد ہیں۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

ریختہ وعقدِ ثریّا از تاکش آویختہ۔

قطعہ

رَوضَۃ[1] نارُ نہرہا سلسال | دَوحَۃ سَجعُ طَیرِہا مَوزُون
آں پُر از لالہ ہائے زنگارنگ | ویں پُر از میوہ ہائے گوناگوں
باد در سایۂ درختانش | گستراند فرشِ بوقلموں

بامداداں[2] کہ خاطر باز آمدن بر رائے نشستن غالب آمد دیدمش دامنے گُل و ریحاں و سنبل[3] وضمیراں فراہم آوردہ و آہنگِ رجوع کردہ گفتم گُلِ بوستاں را چنانکہ دانی بقائے وعہدِ گلستاں را وفائے نباشد وحکیماں گفتہ اند ہرچہ نپاید دلبستگی را نشاید گفت طریق چیست گفتم برائے نزہتِ ناظراں وفسحتِ حاضراں کتابِ گلستاں توانم تصنیف کردن کہ بادِ خزاں را بر ورقِ او دستِ تطاول نباشد وگردشِ زماں عیشِ ربیعش را بہ طیشِ حریف مبدّل نکند

قطعہ

بچہ کار آیدت زگُل طبقے[4] | از گلستانِ من ببر ورقے
گُل ہمیں پنجروز شش باشد | ویں گلستاں ہمیشہ خوش باشد

حالے کہ من ایں حکایت بگفتم دامنِ گُل بریخت و دردامنم آویخت کہ

---

[1] یہ ایسا باغیچہ ہے جس کی نہر کا پانی ٹھنڈا میٹھا ہے یہ ایسا درخت ہے جس کی چڑیوں کا گانا بڑا موزون ہے۔ [2] بامداد آن۔ صبح کا وقت۔ بامداد صبح کو کہتے ہیں الف ونون وقت کے معنی پیدا کرنے کے لئے بڑھا دیا جاتا ہے جیسے نیم شبان۔ آدھی رات کا وقت۔ خاطر خیال۔ دیدمش۔ کی ضمیر اس ہی دوست کی طرف لوٹتی ہے۔ ریحان۔ ناز بو اور ہر قسم کا خوشبودار پھول، سوائے گلاب کے۔ [3] سنبل۔ باچھڑ۔ ضمیران ایک قسم کا پھول ہے۔ آہنگ۔ قصد۔ نزہت۔ پاکیزگی۔ خوشحالی۔ فسحت۔ وسعت وکشادگی۔ گلستاں پھول کی جگہ۔ باغیچہ۔۔۔ تطاول۔ دست درازی ظلم۔ عیش۔ زندگانی خوشی طیش۔ تندی وتیزی۔

خریف۔ موسم خزاں۔ [4] طبق۔ رکابی۔ پھولوں کی ٹوکری۔ حالے۔ فوراً۔ دردامنم آویخت مجھے چمٹ گیا۔

الکریم اذا وعد وفی۔ شریف، انسان جب وعدہ کرتا ہے تو اُس کو پورا کرتا ہے۔ فصل۔ جدا۔ مراد ایک حکایت یا ایک قصہ۔ حسن معاشرت رہن سہن کی خوبی۔ آداب محاورت۔ بات چیت کا سلیقہ۔ متکلمان۔ علماء۔ مترسلان۔ انشاء پردازان فی الجملہ۔ یعنی موسم گل ابھی ختم نہ ہوا تھا کہ گلستان کتاب کی تصنیف مکمل ہوگئی ۲ وتمام آنگہ شود۔ یعنی گلستان بظاہر اگرچہ مکمل ہوگئی لیکن حقیقۃً جب مکمل سمجھی جائے جب بادشاہ اس کو پسند فرمائے۔ اور شہزادہ اس کا مطالعہ کرے۔ دربارگاہ جہاں پناہ۔ اس جملہ سے مفخر الاسلام تک سعد ابن اتابک شہزادہ کی تعریف ہے اور الاتابک الاعظم سے مظفر الدین تک ابوبکر بادشاہ کی تعریف ہے جو سعد کا باپ ہے۔ ذخر ذخیرہ۔ کہف۔ غار۔ جائے پناہ۔ المؤید من السماء جس کو آسمانی تائید حاصل ہے۔ المنصور علی الاعداء دشمنوں پر فتحیاب ہے۔ عضد الدولۃ القاہرۃ۔ بڑی سلطنت کا قوت بازو۔ سراج الملۃ الباہرۃ۔ روشن مذہب کا چراغ۔ جمال الانام مخلوق کی زینت۔ مفخر الاسلام اسلام کے لئے باعث فخر۔

اَلْکَرِیْمُ اِذَا وَعَدَ وَفٰی فَصْلے دو ہُمَاں روز اتفاقِ بیاض افتادہ در حسنِ معاشرت و آدابِ محاورت در لباسے کہ متکلماں را بکار آید و مترسلاں را بلاغت افزاید فی الجملہ ہنوز از گلستاں بقیتے ماندہ بود کہ کتابِ گلستاں تمام شد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَحْکَمُ بِالصَّوَابِ

ذِکرِ پادشاہ زادۂ جہاں سعد بن ابی بکر بن سعد نور اللہ قبرہ

وتمام آنگہ شود بحقیقت کہ پسندیدہ آید در بارگاہِ جہاں پناہ سایۂ کردگار پرتوِ لطفِ پروردگار و ذخرِ زماں و کہفِ اماں المؤیدُ من السماء المنصورُ علی الاعداء عضدُ الدولۃ القاہرۃ سراجُ الملۃ الباہرۃ جمالُ الانامِ مفخرُ الاسلامِ سعدُ بنُ الاتابکِ الاعظمِ شہنشاہُ المعظمُ مالکُ رقابِ الامم مولی ملوکِ العربِ والعجم سلطانُ البرِّ والبحرِ وارثُ ملکِ سلیمان مظفرُ الدین ابوبکرُ بنُ سعدِ بنِ زنگی ادام اللہ اقبالہما و ضاعف اجلالہما و جعل الی کلِّ خیرٍ مآلہما۔ بکرشمۂ لطفِ خداوندی مطالعہ فرماید

قطعہ

گر التفاتِ خداوندیش بیاراید ۳ نگارخانۂ چینی و نقشِ ارژنگیست

الاتابک الاعظم۔ بڑا اتابک۔ شہنشاہ المعظم۔ بڑا بادشاہ۔ مالک رقاب الامم۔ امتوں کی گردنوں کا مالک۔ مولی ملوک العرب والعجم۔ عرب و عجم کے بادشاہوں کا آقا۔ سلطان البر والبحر۔ خشکی و تری کا بادشاہ۔ وارث ملک سلیمان۔ سلیمان علیہ السلام کے ملک کا وارث۔ مظفر الدین والدنیا۔ دین و دنیا میں کامیاب۔ ادام اللہ اقبالہما۔ خدا اُن کا سدا اقبال قائم رکھے۔ وضاعف اجلالہما۔ اور اُن دونوں کی عظمت کو دوگنا فرمائے۔ وجعل الی کل خیر مآلہما۔ اور ہر بہتائی کی طرف ان کا انجام کار ہو ۳ نگارخانۂ چینی۔ چینی تصویر گھر۔ چین کے نقاش مشہور تھے۔ ارژنگ دارتنگ۔ نقاش کا نام ہے۔ یا مشہور نقاش مانی کے نقاشی

۱؎ دیباچہ - دیبا مشہور و معروف قیمتی کپڑا ہے - چہ - تصغیر کی علامت ہے - کتاب کے ابتدائی حصہ کو چونکہ منقش و مزین کرکے لکھا جاتا ہے اسلئے اس کو دیباچہ کہا جانے لگا - سعد ابوبکر سعد - یعنی سعد ابن ابوبکر ابن سعد ابن زنگی - ۲؎ دیگر - علاوہ ازیں - بعض نسخوں میں بکر ہے

امید ہست کہ روئے ملال در نکشد — ازیں سخن کہ گلستان نہ جائے دلتنگیست
علی الخصوص کہ دیباچۂ ۱؎ ہمایونش — بنامِ سعدِ ابوبکرِ سعدِ بن زنگیست

ذکرِ امیر کبیر فخر الدین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ

دیگر ۲؎ عروسِ فکر من از بے جمالی سر بر نیارد و دیدۂ یاس از پشتِ پائے خجالت بر ندارد و در زمرۂ صاحبِ نظراں متجلّی نشود مگر انگہ کہ متحلّی گردد بزیورِ قبولِ امیر کبیر عالم عادل مظفر و منصور ظہیر سریر سلطنت مشیر تدبیر مملکت کہف الفقرا ملاذ الغربا مربی الفضلا محب الاتقیا افتخار آلِ پارس یمین الملک ملک النحاص بار بک فخر الدولۃ والدین غیاث الاسلام والمسلمین عمدۃ الملوک والسلاطین ابی بکر بن ابی نصر اطال اللہ عمرہٗ و اجل قدرہٗ و شرح صدرہٗ و ضاعف اجرہٗ کہ ممدوحِ اکابرِ آفاق ست و مجموعِ مکارمِ اخلاق

شعر

ہر کہ ۳؎ در سایۂ عنایتِ اوست — گنہش طاعتست و دشمن دوست

بر ہر یک از سائرِ بندگاں و حواشی خدمتے معیّن ست کہ اگر در ادائے

دوشیزہ - لڑکی - عروس بفتح عین و ضم راء - دولہا - دولہن - یاس - ناامیدی بعض نسخوں میں لفظ پاس ہے بمعنی پاس ادب - زمرہ جماعت گروہ - متجلی - روشن متحلی - آراستہ - مزین ظہیر مددگار - ملاذ - جائے پناہ - افتخار آل پارس - یعنی فخر قوم یمین الملک - حکومت کا دست راست - ملک النحاص - مقربان بارگاہ کا بادشاہ بار بک - لقب ہے بک ترکی لفظ بیگ کا مخفف ہے بمعنی صاحب سردار - بار بمعنی حضوری - لہذا وزیر حضوری کو بار بک کا لقب دیدیا جاتا تھا - غیاث مددگار عمدۃ معتمد علیہ - اطال اللہ عمرہٗ - خدا اس کی عمر دراز کرے - و اجل قدرہٗ - اور اس کا مرتبہ بلند کرے و شرح صدرہٗ - اور اس کا سینہ

کھولدے (خدا اس کو خوش رکھے) و ضاعف اجرہٗ - اور اس کو دوگنا ثواب دے - ۳؎ ہر کہ - یعنی جو شخص اس کے زیر سایہ ہے اس کی برائی بھی بھلائی شمار ہوگی - اور اس کا دشمن بھی دوستی ظاہر کرنے پر مجبور ہوگا - حواشی - حاشیہ کی جمع - خدمت گذار -

برخے[1] ازاں تہاون وتکاسل روادارند در معرضِ خطاب آیند ودر محلِّ عتاب مگر بر اں طائفہ درویشاں کہ شکرِ نعمتِ بزرگاں بر ایشاں واجب ست وذکرِ جمیل ودعائے خیر وادلائے چنیں خدمت در حدِّ غیبت اولیٰ ترست کہ در حضور ایں بہ تصنّع نزدیک ست وآں از تکلّف دور وبا جابت مقرون۔

قطعہ

پشتِ[2] دوتائے فلک راست شد از خرمیِ — تا چو تو فرزند زاد مادرِ ایّام را
حکمتِ محض ست گر لطفِ جہاں آفریں — خاص کند بندۂ مصلحتِ عام را
دولتِ جاوید یافت ہر کہ نکو نام زیست — کز عقبش ذکرِ خیر زندہ کند نام را
وصفِ ترا گر کند ور نکند اہلِ فضل — حاجتِ مشّاطہ نیست روئے دلآرام را

ذکرِ تقصیرِ[3] خدمت وموجبِ اختیارِ عُزلت

تقصیر وتقاعدے کہ در مواظبتِ خدمتِ بارگاہِ خداوندی میرود بنا بر آنست کہ طائفہ از حکمائے ہندوستاں در فضائلِ برزجمہر سخن میگفتند بآخر جزیں عیبش ندانستند کہ در سخن گفتن لطفی ست

[1] برخے۔ تھوڑی سی۔ تہاون۔ سستی۔ تکاسل۔ کاہلی۔ خطاب۔ گفتگو۔ یہاں غصہ مراد ہے۔ طائفہ۔ گروہ ادائے چنیں خدمت یعنی پیٹھ پیچھے دعا کرنا بہتر ہے۔ آمنا سامنا دعا دینے میں ایک قسم کی بناوٹ ہوتی ہے۔ پیٹھ پیچھے کی دعا تصنع سے خالی ہوتی ہے اور فوراً قبول ہو جاتی ہے۔

[2] پشتِ دوتائے فلک یعنی مصیبت زدہ کی کمر جو آسمان کے جور وستم سے دوہری ہو گئی تھی یا آسمان کی دوہری کمر۔ زاد لازم ہے۔ یعنی پیدا ہوا۔ حکمت محض ست۔ خبر ہے بعد کا جملہ شرطیہ مبتدا ہے۔ یعنی عام لوگوں کی اصلاح حال کے لئے اگر اللہ تعالیٰ کسی بندہ کو مخصوص فرما لیتے ہیں تو یہ ان کی حکمت محض ہے۔ جاوید۔ ہمیشگی۔ عقبش اس کے بعد۔ مشاطہ۔ بناؤ سنگار کرنے والی عورت۔

[3] تقصیر۔ کوتاہی۔ تقاعد۔ کسی کام سے بیٹھ رہنا۔ مواظبت۔ ہمیشگی۔ برزجمہر۔ نوشیرواں کے وزیر کا نام ہے۔ لطفی ست

یعنی درنگ بسیار ہمیکند و مُستمع را بسے منتظر می باید بود تا وے تقریرِ سخنے کند بزرگ چہر بشنید و گفت[۱] اندیشہ کردن کہ چگویم بہ از پشیمانی خوردن کہ چرا گفتم

نظم

سخندانِ[۲] پرورده پیرِ کہن | بیندیشد آنگہ بگوید سخن
مزن بے تأمّل بگفتارِ دم | نکو گوئی گر دیر گوئی چہ غم
بیندیش و انگہ بر آور نفس | وزان پیش بس کن کہ گویند بس
بنطق آدمی بہتر ست از دواب | دواب از تو بہ گر نگوئی صواب

فکیف در نظرِ اعیان[۳] حضرتِ خداوندی عزّ نصرہٗ کہ مجمعِ اہلِ دل ست و مرکزِ علمائے تبحّر اگر در سیاقتِ سخن دلیری کنم شوخی کردہ باشم و بضاعتِ مُزجات بحضرتِ عزیز آوردہ و شبہ در بازارِ جوہریاں جوئے نیارد و چراغ پیشِ آفتاب پرتوے ندارد و منارۂ بلند بر دامنِ کوہِ الوند پست نماید۔

مثنوی[۴]

ہر کہ گردن بدعوے افرازد | خویشتن را بگردن اندازد
سعدی افتادہ است و آزادہ | کس نیاید بجنگِ افتادہ

قافیہ نہو۔ خویشتن ؟ بعض نسخوں میں اس کی جگہ "دشمن از ہر طرف بر و تازد" ہے۔ افتادہ۔ عاجز۔ ناتوان۔ آزادہ۔ تارک الدنیا۔

---

[۱] گفت۔ یعنی بزرجمہر نے ان کے اعتراض کے جواب میں کہا۔ اس بارے میں غور و فکر کرنا کہ میں کیا کہوں۔ اس سے بہتر ہے کہ کہنے کے بعد پھر شرمندگی ہو کہ میں نے یہ بات کیوں کہی۔ [۲] سخندان۔ یعنی سمجھدار۔ تربیت یافتہ۔ تجربہ کار۔ نفس برآوردن بات کرنا۔ دواب۔ دابہ کی جمع چوپایا۔ [۳] اعیان بڑے لوگ۔ اہلِ دل۔ جو نہ کسی کو ستائیں اور نہ کسی سے رنجیدہ ہوں۔ تبحّر۔ دریائے علم۔ سیاقت سخن۔ دورانِ کلام۔ بضاعت۔ سرمایہ پونجی مزجات۔ کھوٹی۔ عزیز۔ پہلے زمانہ میں مصر کے وزیروں کا لقب تھا اب مصر کے بادشاہوں کا لقب ہے یہ اُس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ یوسف علیہ السلام کے بھائی اُن کے پاس تھوڑا سا سرمایہ تجارت لے کر آئے تھے۔ شبہ بفتح شین پوتھ کوہ الوند ہمدان کا پہاڑ جو اونچائی میں مشہور ہے۔ [۴] مثنوی وہ اشعار جس کے پہلے اور دوسرے مصرع کا قافیہ یکساں ہو۔ آخر میں یکساں

اوّل[1] اندیشہ و انگہے گفتار | پائے بیش آمد ست و پس دیوار
نخل بندم و لے نہ در بستاں | شاہدم من و لے نہ در کنعاں

حکماء گفتند حکمت از کہ آموختی گفت از نابینایاں کہ تا جائے نہ بینند پائے ننہند

قَدِّمِ الْخُرُوْجَ قَبْلَ الْوُلُوْجِ | مرد یت بیاز مای وانگہ زن کن

قطعہ

گرچہ شاطر[2] بود خروس بجنگ | چہ زند پیش باز روئیں چنگ
گربہ شیر ست در گرفتنِ موش | لیک موش ست در مصاف پلنگ

امّا باعتمادِ وسعتِ اخلاقِ بزرگاں کہ چشم از عوائبِ زیردستاں بپوشند و در افشائے[3] جرائمِ کہتراں نکوشند کلمہ چند بطریقِ اختصار از نوادر و امثال و شعر و حکایات در سیرِ ملوکِ ماضی رحمہم اللہ دریں کتاب درج کردیم و برخے از عمرِ گرانمایہ بر خرج موجبِ تصنیفِ کتاب این بود و باللہ التوفیق

قطعہ

بماند سالہا این نظم و ترتیب | ز ما ہر ذرّہ خاک افتادہ جائے
غرض نقشیست کز ما یاد ماند | کہ ہستی را نمی بینم بقائے
مگر صاحبدلے روزے برحمت | کند در کارِ درویشاں دعائے

---

[1] اوّل اندیشہ الخ یعنی پہلے سوچ لینا چاہیئے۔ پھر بات کرنی چاہیئے۔ اس لئے کہ نیہر پہلے بھری جاتی ہے بعد کو دیوار چنی جاتی ہے۔ نخلبند۔ باغباں۔ کنعان۔ اُس شہر کا نام ہے۔ جہاں یُوسف علیہ السلام پلے بڑھے تھے قدم الخروج قبل الولوج۔ گھسنے سے قبل باہر آنیکی تدبیر کرلو۔ مردیت بیازما یعنی شادی سے قبل قوت مردانگی کا جائزہ لے لو

[2] شاطر۔ چالاک۔ خروس۔ مرغ۔ روئیں۔ کانسی۔ بانڈ کے پنجوں پر کانسی کے خار چڑھادئے جاتے ہیں۔ مصاف۔ میدان جنگ پلنگ۔ چیتہ۔ یا اسی طرح کا کوئی جانور ہے جو ہندوستان میں نہیں ہوتا۔ عوائب۔ برائیاں۔ افشار۔ پھیلانا جرائم۔ جریمہ کی جمع خطا۔ نوادر۔ نادرہ کی جمع۔ کمیاب چیز۔ سِیَر۔ سیرت کی جمع۔ طور طریقہ۔ گرانمایہ۔ قیمتی۔ بماند سالہا۔ یعنی یہ کتاب ہمیشہ رہے گی۔ اور ہمارے بدن کے ذرّے اور خاک مٹی میں ملجائے گی۔

امعانِ[1] نظر در ترتیبِ کتاب و تہذیبِ ابوابِ ایجازِ[2] سخن را مصلحت دید تا مرایں روضۂ غنّا و حدیقۂ غلبا[3] را چوں بہشت بہشت باب اتفاق افتاد ازیں سبب مختصر آمد تا بہ ملامت نہ انجامد وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ وَاِلَیْہِ الْمَرْجِعُ وَالْمَآبُ۔

بابِ اوّل در سیرتِ پادشاہاں — **بابِ دوم** در اخلاقِ درویشاں

بابِ سوم در فضیلتِ قناعت — **بابِ چہارم** در فوائدِ خاموشی

بابِ پنجم در عشق و جوانی — **بابِ ششم** در ضعف و پیری

بابِ ہفتم در تاثیرِ تربیت — **بابِ ہشتم** در آدابِ صحبت و حکمت

مثنوی

دراں مدّت کہ ما را وقتِ خوش بود — ز ہجرت ششصد و پنجاہ و شش بود

مرادِ ما نصیحت بود و گفتیم — حوالت با خدا کردیم و رفتیم

Website:MadarseWale.blogspot.com

بابِ اوّل در سیرتِ پادشاہاں

حکایت[1] پادشاہے[2] را شنیدم کہ بکشتنِ اسیرے اشارہ کرد بیچارہ درانحالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن گرفت

---

[1] امعان۔ غور و فکر کرنا۔ ایجاز۔ مختصر کلام کرنا۔ غنّا و غلبا۔ گنجان باغیچہ چون بہشت۔ بہشت کے آٹھ حصے ہیں۔ [1] دار السلام [2] خلد [3] دار القرار۔ [4] جنت عدن۔ [5] جنت نعیم۔ [6] جنت الماویٰ [7] علیین۔ [8] فردوس۔ واللہ اعلم بالصواب۔ الخ درست بات خدا ہی زیادہ جانتا ہے اور وہی جائے رجوع اور ٹھکانا ہے۔ قناعت تھوڑی چیز پر صبر کر لینا۔

حکایت (۱) ۲ اس پوری حکایت کا یہ منشا ہے کہ بادشاہوں کو عوام کی ناشائستہ باتوں سے متاثر نہ ہونا چاہیے اور تحمل و بردباری سے کام لینا چاہیے۔ پادشاہ۔ مرکب ہے اور اضافت مقلوبی ہے دراصل شاہِ پاد۔ تھا۔ شاہ بمعنی صاحب۔ پاد۔ بمعنی تخت۔ یعنی صاحب تخت اسیر۔ قیدی۔ بزبانیکہ داشت یعنی جو زبان وہ بولتا تھا۔ دشنام۔ بضم الدال۔ گالی گلوچ مرکب ہے دش یعنی برا اور نام سے جیسے دشمن مرکب دش اور من برائے نسبت ہے

وسقط[1] گفتن کہ گفتہ اند ہر کہ دست از جان بشوید ہر چہ در دل آید بگوید

بیت

وقتِ ضرورت چو نماند گریز | دست بگیرد سرِ شمشیر تیز

شعر

اِذَا یَئِسَ[2] الْاِنْسَانُ طَالَ لِسَانُہٗ | کَسِنَوْرٍ مَغْلُوْبٍ یَصُوْلُ عَلَی الْکَلْبِ

مَلِک پرسید کہ چہ میگوید یکے از وزرائے نیک[3] محضر گفت اے خداوند ہمیگوید وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ مَلِک را رحمت آمد و از سرِ خونِ او در گذشت وزیرِ دیگر کہ ضدِ او بود گفت ابنائے جنسِ ما را نشاید در حضرت پادشاہاں جز براستی سخن گفتن ایں ملِک را دشنام داد و ناسزا گفت مَلِک روی ازیں سخن درہم کشید و گفت آں دروغ کہ وے گفت پسندیدہ تر آمد مرا ازیں راست کہ تو گفتی کہ روئے آن در مصلحتے بود و بنائے ایں بر خُبثے و خردمنداں گفتہ اند دروغِ مصلحت آمیز بہ از راستیِ فتنہ انگیز۔

قطعہ

ہر کہ شاہ آں کند کہ او گوید | حیف باشد کہ جز نکو گوید

لطیفہ

بر طاقِ[4] ایوانِ فریدوں نوشتہ بود

---

[1] سقط سین کا زبر اور قاف کا زیر و زبر دونوں مستعمل ہیں۔ بیہودہ باتیں۔ دست از جان شستن۔ زندگی سے مایوس ہونا۔ دست بگیرد۔ الخ یعنی تلوار کی نوک پکڑ لیتا ہے (حالانکہ اس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا) بعض صاحبان نے ترجمہ اس طور پر کیا ہے "تیز تلوار کا قبضہ پکڑ لیتا ہے" یعنی جنگ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ شمشیر۔ تلوار مرکب ہے شم یعنی ناخن اور شیر سے۔ [2] اذا ئیس۔ الخ انسان جب (زندگی سے) مایوس ہو جاتا ہے۔ وہ زبان دراز ہو جاتا ہے جس طرح عاجز بلی کتے پر حملہ کر بیٹھتی ہے۔ [3] نیک محضر۔ نیک خصلت۔ والکاظمین۔ الخ وہ لوگ جو غصہ پی جانے والے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دینے والے ہیں۔ ابنائے جنس۔ ہم پیشہ

ہر کہ شاہ۔ الخ یعنی جس شخص کو یہ مرتبہ حاصل ہو جائے کہ بادشاہ اس کے کہنے پر چلتا ہو پھر بھی بھلی بات نہ کہے تو بڑا ظلم ہے۔ [4] طاق۔ محراب۔ ایوان۔ شاہی محل۔ فریدون۔ ایران کے ایک بادشاہ کا نام ہے۔ جو ضحاک کو قتل کر کے بادشاہ بنا تھا۔

ؔ۱ جہاں۔ الخ یعنی یہ دنیا کسی کی دوست نہیں۔ لہٰذا دنیا کے بجائے خدا سے دل لگانا چاہیے۔ آہنگ قصد۔ ارادہ چہ برتخت الخ مرتے وقت تخت شاہی اور فرش خاکی یکساں ہے۔ حکایت (۲)ؔ۲۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ حکومت ناپائدار ہے۔ اس پر غرہ کرکے ظلم وستم نہ کرنا چاہیے سلطان محمود۔ غزنی کا بادشاہ تھا جس نے ہندوستان پر بارہ حملے کئے تھے سبکتگین اس کے باپ کا بادشاہت سے پہلے کا نام ہے۔ مرکب ہے سبک یعنی تیز وچالاک اور تگ یعنی کمر یا تگین یعنی قدم سے اس کی چستی وچالاکی کی بنا پر اس کا یہ نام پڑگیا تھا

مثنوی

جہاںؔ۱ اے برادر نماند بکس | دل اندر جہاں آفریں بند وبس
مکن تکیہ بر مُلکِ دنیا و پُشت | کہ بسیار کس چوں تو پرورد و کُشت
چو آہنگِ رفتن کند جانِ پاک | چہ برتخت مردن چہ بر روئے خاک

حکایت (۲)ؔ۲

یکے از ملوکِ خُراساں سلطان محمود سبکتگین را بخواب دید که جملہ وجودِ او ریختہ بود و خاک شدہ مگر چشمانش کہ ہمچناں در چشمخانہ ہمیگردید و نظر میکرد سائرِ حکما از تاویلِ آں فرو ماندند مگر درویشے کہ بجا آورد و گفتؔ۳ ہنوز نگران ست کہ مُلکش بادگران ست

قطعہ

بس نامور بزیرِ زمیں دفن کردہ اند | کز ہستیش بروئے زمیں نشاں نماند
آں پیرؔ۴ لاشہ را کہ سپردند زیرِ خاک | خاکش چناں بخورد کز و استخواں نماند
زندہ است نامِ فرخِ نوشیروانِ عدل | گرچہ بسے گذشت کہ نوشیرواں نماند
خیرے کن اے فلاں وغنیمت شمار عمر | زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند

حکایت (۳)ؔ۵

ملکزادہ را شنیدم کہ کوتاہ بود و حقیر و دیگر برادرانش بلند و خوبروی بارے پدر بکراہت و استحقار در وے نظر ہمیکرد پسر بفراست و

۱۰

اس کی آنکھیں یہ دیکھ رہی ہیں کہ اس کا ملک دوسروں کے قبضہ میں ہے۔ بروئے زمیں بر۔ اگر صحیح نسخہ ہے تو دراصل بر روئے زمین تھا بر کو ضرورت شعر کی وجہ سے مؤخر کردیا ہے اور روئے پر بار زائدہ داخل کردی ہے ورنہ دوسرا نسخہ۔ بروئے زمیں یک۔ بھی ہے ؔ۴ پیر لاشہ۔ سے مراد ممکن ہے کہ وہ عورت ہو جس کے مکان کی وجہ سے نوشیرواں کے محل کی دیوار ٹیڑھی رہی اور نوشیرواں نے جبراً اس سے مکان خالی کرانا پسند نہ کیا۔ یا سلطان محمود مراد لیا جائے۔

ؔ۵ حکایت (۳)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو متعلقین کے باطنی اوصاف پر نظر رکھنی چاہیے۔ ظاہری حالت کو دیکھ کر کوئی رائے قائم نہ کرے۔ استحقار حقیر سمجھنا۔ بارے۔ ایک مرتبہ۔ کراہت۔ ناپسندیدگی۔ فراست سمجھداری۔

[1] استبصار۔ دانائی۔ کہتر۔ زیادہ چھوٹا۔ مہتر۔ زیادہ بڑا۔ نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر۔ اگر صحیح نسخہ ہے تو ترجمہ یہ ہوگا کیا ایسا نہیں ہے کہ جو قد میں چھوٹا اور قدر و قیمت میں بڑا" یعنی یقیناً ایسا ہے۔ بکری ہاتھی سے چھوٹی ہے لیکن حلال و پاک ہے۔ کوہ طور دوسرے پہاڑوں سے چھوٹا ہے۔ لیکن عزت و منزلت میں بڑوں سے بڑا ہے اور اگر کہتر کی بجائے مہتر کا نسخہ صحیح ہے تو ترجمہ یہ ہے" یہ ضروری نہیں کہ جو جثہ کا بڑا ہو۔ قدر و قیمت میں بھی بڑھا ہوا ہو۔ [2] اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَّالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ۔ بکری پاک ہے۔ ہاتھی مردار ہے۔ اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّاِنَّہٗ لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا۔ زمین کے پہاڑوں میں سب سے چھوٹا ہے لیکن قدر و منزلت کے اعتبار سے اللہ کے نزدیک سب سے بڑا ہے۔ طور۔ وہ پہاڑ ہے جس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حق تعالیٰ سے گفتگو ہوئی تھی۔ طویلہ۔ بیائے معروف وہ دراز رسی جس میں چند جانور بیک وقت باندھ دیے جاتے ہیں۔ مجازاً اصطبل۔ [3] بیشہ۔ بن

استبصار دریافت و گفت اے پدر کوتاہِ خردمند بہ کہ نادانِ بلند

نہ ہر چہ بقامت کہتر بقیمت بہتر فقرہ اَلشَّاۃُ نَظِیْفَۃٌ وَّالْفِیْلُ جِیْفَۃٌ

شعر

اَقَلُّ جِبَالِ الْاَرْضِ طُوْرٌ وَّاِنَّہٗ ۔۔۔ لَاَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰہِ قَدْرًا وَّمَنْزِلًا

قطعہ

آں شنیدی کہ لاغرِ دانا ۔۔۔ گفت بارے بابلہ فربہ

اسپِ تازی اگر ضعیف بود ۔۔۔ ہمچناں از طویلۂ خر بہ

پدر بخندید و ارکانِ دولت بپسندیدند و برادراں بجاں برنجیدند

قطعہ

نامرد سخن نگفتہ باشد ۔۔۔ عیب و ہنرش نہفتہ باشد

ہر بیشۂ گماں مبر کہ خالیست ۔۔۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

شنیدم کہ ملکِ را دراں مدت دشمنے صعب روئے نمود چوں لشکر از ہر دو طرف روئے درہم آوردند و قصدِ مبارزت کردند اولِ کسیکہ بمیداں درآمد آں پسر بود و گفت

قطعہ

آں نہ من باشم کہ روزِ جنگ بینی پشتِ من ۔۔۔ آں منم کاندر میانِ خاک و خوں بینی سرے

صعب۔ سخت۔ روئے درہم آوردند یعنی دونوں لشکر آمنا سامنا ہوئے۔ مبارزت مقابلہ کے لئے میدان جنگ میں نکلنا۔ نہ بینی پشت من۔ یعنی میں منہ موڑ کر نہ بھاگوں گا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

کانکہ جنگ آرد بخونِ خویش بازی میکند | ارو زمیداں وانکہ بگریزد بخونِ لشکرے[۱] بازی میکند

ایں بگفت و بر سپاہِ دشمن زد[۲] و چند مردانِ کاری را بکشت چوں بہ پیشِ پدر آمد زمینِ خدمت ببوسید و گفت۔

قطعہ

اے کہ شخصِ[۲] منت حقیر نمود | تا درشتی ہنر نہ پنداری

اسپِ لاغر میاں بکار آید | ارو زمیداں نہ گاؤ پروری

آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بسیار بود و ایناں اندک و جماعتے آہنگِ گریز کردند پسر نعرہ بزد و گفت اے مرداں بکوشید تا جامۂ زناں نپوشید[۳] سواراں را بگفتنِ او تہوّر زیادہ گشت و بیکبار حملہ کردند شنیدم کہ ہمدراں روز بر دشمن ظفر یافتند[۴] پدر سر و چشم را ببوسید و در کنار گرفت و ہر روز نظر بیش کرد تا ولیعہدِ خویش کرد برادرانش حسد بردند و زہر در طعامش کردند خواہرش از غرفہ بدید و دریچہ بر ہم زد پسر بفراست دریافت دست از طعام باز کشید و گفت محالست کہ ہنرمنداں بمیرند و بے ہنراں جائے ایشاں گیرند

شعر

کس نیاید بزیرِ سایۂ بوم | ور ہما از جہاں شود معدوم

پدر را ازیں حال آگہی دادند برادرانش را بخواند و گوشمال بواجب داد پس ہر یکے را از اطرافِ بلاد حصّۂ مرضی معین کرد تا فتنہ فرو نشست

---

[۱] بخون لشکرے۔ یعنی بخون لشکرے بازی میکند۔ ایک کے بھاگنے سے پورا لشکر بزدل بنکر تباہ ہو جاتا ہے۔

[۲] زد۔ یعنی خود را بر سپاہِ دشمن۔ مردانِ کاری جنگی سپاہی۔ [۲] شخصِ منت۔ یعنی وجودِ من ترا۔ تا۔ کلمہ تحذیر بمعنی ہرگز۔ درشتی موٹاپا۔ لاغر میاں۔ نازک کمر۔ پروار۔ جانوروں کا وہ بار جو گرمی کے زمانہ میں جنگل کی کسی سایہ دار جگہ بنا لیتے ہیں۔ تاکہ جانور گرمی کے اثر سے محفوظ رہیں

[۳] تا جامہ زناں نپوشید۔ یعنی ہرگز بزدلی نہ کرو۔ تہور۔ اندھا دھند بہادری۔ [۴] ظفر۔ فتح۔ نظر بیش کرد۔ یعنی روزمرہ شفقت بڑھتی رہی۔ ولی عہد۔ بادشاہ کا قائم مقام۔ غرفہ۔ بالاخانہ فراست۔ ذہانت۔ بوم

---

[۱] جو بخوست میں مشہور ہے۔ ہما۔ ایک پرند کا نام ہے۔ جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اگر کسی کے سر پر گذر جاتا ہے تو وہ بادشاہ بن جاتا ہے

گوشمال بواجب۔ مناسب سزا۔ مرضی۔ پسندیدہ۔

(۱) گلیم۔ کمبلی۔ بذل۔ خرچ کرنا۔ بند۔ فکر۔ حکایت (۴) (۲) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو بروں سے بھلائی کی توقع نہ کرنی چاہیے۔ طائفہ۔ گروہ۔ لفظوں کے اعتبار سے مفرد اور معنی کے اعتبار سے جمع ہے۔ منفذ۔ راستہ۔ بلدان۔ بلد کی جمع۔ شہر۔ مکائد۔ کید کی جمع ہے

وزراع برخاست کہ دہ درویش در کلیمے (۱) بخسپند و دو پادشاہ در اقلیمے نگنجند

قطعہ

نیم نانے گر خورد مردِ خدای | بذلِ درویشاں کند نیمے دگر
ملکِ اقلیمے بگیرد پادشاہ | ہمچناں در بندِ اقلیمے دگر

حکایت (۴)

طائفہ (۲) دزدانِ عرب بر سرِ کوہے نشستہ بود و منفذِ کاروان بستہ و رعیّتِ بلداں (۳) از مکائدِ ایشاں مرعوب و لشکرِ سلطاں مغلوب بحکمِ آنکہ ملاذے (۵) منیع از قلّۂ کوہے گرفتہ بودند و ماوائے و ملجائے خود کردہ مدبّرانِ ممالکِ آں طرف در دفعِ مضرّتِ ایشاں مشاورت کردند کہ اگر ایں طائفہ بریں نسق روزگارے مداومت نمایند مقاومت ممتنع گردد۔

مثنوی

درختے کہ اکنوں گرفت ست پائے (۱) | بہ نیروے شخصے برآید ز جائے
وگر ہمچناں روزگارے ہلی | بگردونش از بیخ برنگسلی
سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل (۵) | چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل

سخن بریں مقرر شد کہ یکے را بتجسّسِ ایشاں برگماشتند و فرصت نگاہ میداشتند تا وقتیکہ بر سرِ قومے راندہ بود و مقام خالی ماندہ تنے چند

(۱) مکر و فریب۔ (۲) ملاذ۔ پناہ گاہ۔ منیع۔ محفوظ۔ قلّہ۔ پہاڑ کی چوٹی۔ ماوی و ملجا۔ ٹھکانا۔ بر ایں نسق اس طریقہ پر۔ مداومت ہمیشگی۔ مقاومت مقابلہ (۱) پائے۔ جڑ۔ نیرو طاقت وقوت۔ ہلی۔ ہشتن یا ہلیدن کا مضارع ہے۔ بگردونش۔ اگر اس کا تعلق مصرع اول سے تو ترجمہ ہوگا اس کو آسمان کی طرف (بڑھتا ہوا) تو چھوڑ دیگا گردوں اس صورت میں آسمان کے معنی میں ہے اور اگر مصرع ثانی سے تعلق ہو تو ترجمہ ہوگا۔ بیل گاڑی کے ذریعہ بھی اس کو جڑ سے نہ اکھاڑ سکے گا۔ درخت اکھاڑنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ ابتداً اس کی جڑ کے ارد گرد زمین کھود دی جاتی ہے۔ اور پھر ایک رسی کے ذریعہ اس کو بیل گاڑی سے باندھ کر بیلوں کو ہنکا دیا جاتا ہے۔ درخت گر پڑتا ہے۔ اس صورت میں گردوں یعنی گاڑی یا جرثقیل ہے۔ (۵) میل۔ بکسر میم سیخ میل۔ ہاتھی۔ تجسّس۔ جاسوسی کرنا۔

مردانِ واقعہ دیدہ و جنگ آزمودہ را بفرستادند تا در شعبِ[1] جبل پنہاں شدند شبانگاہے کہ دزداں باز آمدند سفر کردہ و غارت آوردہ سلاح از تن بکشادند و رختِ غنیمت بنہادند نخستیں دشمنے کہ بر سرِ ایشاں تاخت آورد خواب بود چند انکہ پاسے از شب بگذشت

شعر

قرصِ[2] خورشید در سیاہی شد | یونسِ[3] اندر دہانِ ماہی شد

مردانِ دلاور از کمین گاہ بدر جستند و دستِ یگاں[4] یگاں بر کتف بستند بامداداں بدرگاہِ ملک حاضر آوردند ہمہ را بکشتن فرمود اتفاقاً در آنمیاں جوانے بود کہ میوہ عنفوانِ شباب بش نو رسیدہ و سبزۂ گلستانِ عذار بش نو دمیدہ یکے از وزیراں پائے تختِ ملک را بوسہ داد و روئے شفاعت بر زمیں نہاد و گفت ایں پسر ہمچناں از باغِ زندگانی برخوردہ است و از ریعانِ جوانی تمتع نیافتہ توقع بکرم و اخلاقِ خداوندی آنست کہ ببخشیدنِ خونِ او بر بندہ منّت نہی ملک روی ازیں سخن درہم آورد و موافق رائے بلندش نیامد و گفت

فرد

پرتونیکاں[5] نگیرد ہر کہ بنیادش بدست | تربیت نااہل را چوں گردگان[6] بر گنبدست

---

[1] شعب - بکسر شین - گھاٹی - سلاح - ہتھیار - غنیمت - وہ مال جو لڑائی کے موقع پر ہاتھ لگے - پاس حصہ - [2] قرص - ٹکیہ - حضرت یونسؑ کو مچھلی کے نگل لینے کا قصہ مشہور و معروف ہے - قرص خورشید کو حضرت یونسؑ سے اور رات کی سیاہی کو دہان ماہی سے تشبیہ دی ہے - کمین گاہ گھات میں بیٹھنے کی جگہ - [3] یگاں یگاں - ایک ایک در اصل یک گان ہے تخفیف کے لئے ک حذف کر دیا گان عدد کے آخر میں تعداد متعین کرنے کے لئے لاتے ہیں - جیسے دوگان سہ گان - پرتو - عادت - روشنی و شعاع گردگان - اخروٹ - یعنی جس طرح اخروٹ گنبد پر نہیں ٹھہر سکتا - اسی طرح بدطینت پر نصیحت نہیں ٹکتی

Website:MadarseWale.blogspot.com

نسل[1] وبنیادِ اینان منقطع کردن اولیٰ ترست کہ آتش کشتن واخگر گذاشتن وافعی کشتن وبچہ اش نگاہداشتن کارِ خردمنداں نیست۔

ابر گر آبِ زندگی بارد | ہرگز از شاخِ بید بر نخوری
با فرومایہ روزگار مبر | گر نئے بوریا شکر نخوری

وزیر ایں سخن بشنید وطوعًا وکرہًا بپسندید وبر حسنِ رائے مَلِک آفریں خواند وگفت انچہ خداوند دام مُلکہ فرمود عینِ صوابست ومسئلہ[2] بیجواب کہ اگر در صحبتِ آں بداں تربیت یافتے طینتِ ایشاں گرفتے ویکے از ایشاں شدے امابندہ امیدوارست کہ بہ صحبتِ صالحاں تربیت پذیرد وخوئے خردمنداں گیرد کہ ہنوز طفل ست وسیرتِ بَغی وعنادِ آں قوم در نہادِ او متمکّن نشدہ ودر حدیث ست کُلُّ[3] مَولُودٍ یُولَدُ عَلَی الفِطرَۃِ وَاَبَوَاہُ یُہَوِّدَانِہٖ اَوْ یُنَصِّرَانِہٖ اَوْ یُمَجِّسَانِہٖ

قطعہ

پسرِ نوح با بداں بنشست | خاندانِ نبوّتش گم شد
سگِ[4] اصحابِ کہف روزے چند | پئے نیکاں گرفت مردم شد

ایں بگفت وطائفہ از ندمائے[5] مَلِک با وبشفاعت یار شدند تا مَلِک از

---

[1] نسل۔ اولاد۔ اخگر۔ انگارہ۔ افعیٰ۔ کالاناگ بَر۔ پھل۔ فرومایہ۔ کمینہ طوعًا وکرہًا۔ خوشی وناخوشی یعنی مجبورًا۔ [2] مسئلہ۔ بیجواب۔ یعنی ایسی بات جسے کوئی رد نہ کرسکے۔ طینت۔ اصل۔ عادت۔ بغی۔ سرکشی عناد۔ دشمنی۔ [3] کل مولود۔ ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔ پھر اس کے ماں باپ اُس کو یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنادیتے ہیں۔ [4] سگ۔ اُس کا نام قطمیر تھا۔ کہف۔ غار۔ مردم شد۔ مشہور ہے کہ وہ کتا قیامت میں بلعم باعور (بنی اسرائیل کا مشہور عبادت گذار جس نے حضرت موسیٰ کو بددعا دی تھی) کی صورت میں اٹھایا جائے گا اور جنت میں داخل کردیا جائیگا اصحاب کہف کا قصہ مشہور ہے۔ یہ سات اشخاص تھے ان کے بادشاہ دقیانوس نے ان کو کفر پر مجبور کیا تو بھاگ کر ایک غار میں جا چھپے تھے۔ حضرت حق نے ان کو ایسا سلایا کہ تین سو سال بعد بیدار ہوئے۔ [5] ندماء۔ ندیم کی جمع مصاحب۔ شفاعت۔ سفارش۔

سرِ خونِ او درگذشت وگفت بخشیدم اگرچہ مصلحت ندیدم۔

رباعی

دانی کہ چہ گفت زالؔ[1] بارستمِ گرد | دشمن نتواں حقیر و بیچارہ شمرد
دیدیم بسے کہ آبِ سرچشمۂ خرد | چوں بیشتر آمد شتر و بار ببرد

فی الجملہ پسر را نباز و نعمت برآوردند و اُستادِ ادیب را بتربیتِ او نصب کردند تا حسنِ خطاب و ردِّ جواب و آدابِ خدمتِ ملوکش درآموختند و در نظرِ ہمگناںؔ[2] پسند آمد بارے وزیر از شمائلِ او در حضرتِ سلطان شمّہ میگفت کہ تربیتِ عاقلاں در و اثر کردہ است و جہلِ قدیم از جبلّتِ او بدر بردہ مَلِک را ازیں سخن تبسّم آمد و گفت۔

بیت

عاقبت گرگ زادہ گرگ شود | اگرچہ با آدمی بزرگ شود

سالِ دوبریں برآمد طائفۂ اوباشِ[3] محلّت در پیوستند و عقدِ موافقت بستند تا بوقتِ فرصت وزیر را و ہر دو پسرش را بکُشت و نعمتِ بیقیاس برداشت و در مغارۂ دُزداں بجائے پدر بنشست و عاصی شد مَلِک دستِ تحسّر بدنداں گرفت و گفت۔

[1] زالؔ۔ رستم پہلوان کے باپ کا نام ہے۔ گرد۔ پہلوان۔ شتر و بار بیرد یعنی اونٹ کو مع بوجھ کے بہا لیجاتا ہے۔ برآوردند۔ انھوں نے پالا۔ نصب کردند۔ مقرر کیا۔ [2] ہمگناںؔ۔ سب۔ شمائل۔ اخلاق و عادات۔ حضرت۔ دربار۔ شمّہ۔ تھوڑا سا۔ جبلّت۔ خلقت۔ [3] اوباش محلّت۔ محلّہ کے بدمعاش لوگ۔ مرافقت۔ دوستی۔ بیقیاس۔ بے اندازہ۔ مغارہ۔ غار۔ عاصی۔ نافرمان۔ تحسّر۔ افسوس کرنا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

قطعہ

شمشیرِ نیک ز آہنِ بد چوں کند کسے | ناکس بتربیت نشود اے حکیم کس[1]
باراں کہ در لطافتِ طبعش خلاف نیست | در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس[2]

قطعہ

زمینِ شورہ سنبل بر نیارد | درو تخمِ عمل ضائع مگرداں
نکوئی با بداں کردن چناں ست | کہ بد کردن بجائے نیکمرداں

حکایت[5] سرہنگ[3] زادہ را دیدم بر درِ سرائے اغلمش[4] کہ عقل و کیاست و فہم و فراست زائد الوصف داشت ہم از عہدِ خردی آثارِ بزرگی در ناصیۂ او پیدا۔

فرد

بالائے سرش ز ہوشمندی | می تافت ستارۂ سربلندی

فی الجملہ مقبولِ نظرِ سلطاں آمد کہ جمالِ صورت و معنی[5] داشت و خردمندان گفتہ اند تو انگری بدل ست نہ بمال و بزرگی بعقل ست نہ بسال اتفاقاً جنسِ او بر منصبِ او حسد بردند و بخیانتے متہم کردند و در کشتنِ او سعی بیفائدہ نمودند۔

مصرع

دشمن چہ کند چو مہرباں باشد دوست — ملک پرسید کہ موجبِ خصمی ایشاں

---

[1] کس۔ شریف۔ ناکس۔ کمینہ۔ شورِ بوم۔ شورِ یلی زمین۔ خس۔ گھاس پھونس۔ سنبل۔ ایک بھڑ۔ نکوئی با بداں یعنی جس طرح اچھوں کے ساتھ برائی کرنا برا ہے۔ اسی طرح بروں کے ساتھ اچھائی کرنا برا ہے۔ حکایت[5] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ ہر شکایت کو صحیح نہ سمجھے۔ بسا اوقات کسی کارکن کی خوبیاں ہی دوسروں کو شکایت کرنے پر مجبور کرتی ہیں۔ سرہنگ۔ مرکب ہے سر بمعنی سردار۔ و ہنگ۔ یعنی سپاہ سے یعنی جمعدار یا سپہ سالار۔ اغلمش۔ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ کیاست۔ ذہانت۔ فراست۔ سمجھداری۔ زائد الوصف۔ ناقابلِ بیان۔ ناصیہ۔ پیشانی۔ [5] معنی باطن۔ خصمی۔ دشمنی

درحقِ تو چیست گفت در سایۂ دولتِ خداوندی دائم ملکہ ہمگنان[۱] را راضی کردم مگر حسود ان کہ راضی نمیشوند الا بزوالِ نعمتِ من و دولت و اقبالِ خداوندی باقی باد۔

قطعہ

توانم اینکہ نیازارم اندرونِ کسے | حسود را چہ کنم کو ز خود[۲] برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کیں رنجیست | کہ از مشقتِ او جز بمرگ نتواں رست

قطعہ

شور بختاں بآرزو خواہند | مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم | چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں | کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکایت(۶)[۳] یکے را از ملوکِ عجم حکایت کنند کہ دستِ تطاول برمالِ رعیت دراز کردہ بود و جور و اذیت آغاز تا بجائے کہ خلق از مکائدِ ظلمش بجہاں برفتند و از کربتِ جورش راہِ غربت گرفتند چوں رعیت کم شد ارتفاعِ ولایت نقصان پذیرفت و خزینہ تہی ماند و دشمناں طمع کردند و زور آوردند

قطعہ

ہر کہ فریاد رسِ روزِ مصیبت خواہد | گو در ایامِ سلامت بجوانمردی کوش

---

۱ ہمگناں۔ جمع ہے ہمگیں کی۔ ہمگیں کی اصل ہمرین ہے۔ ی اور ن نسبت کا ہے جب ہمہ اس کی طرف مضاف ہوا تو ہ گ سے بدل گئی یہ لفظ دراصل جمع کی تاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ حسود ان۔ حاسد کی جمع و دولت و اقبال۔ عرض حال کرنے کے بعد یہ بادشاہ کے لئے دعا ہے

۲ کو ز خود۔ کہ او از خود شور بختاں بدنصیب لوگ۔

مقبلاں۔ اصحاب اقبال شپرہ۔ چمگادڑ۔ راست خواہی۔ یعنی اگر تو سچ کہلانا چاہتا ہے۔ کہ۔ نہ حکایت (۶)

۳ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ظلم بادشاہت کو گھن کی طرح کھا جاتا ہے۔ عجم۔ جزیرہ عرب کے علاوہ تمام دنیا پر عجم کا اطلاق ہوتا ہے۔ تطاول۔ ظلم۔ دست درازی۔ اذیت۔ ستانا۔ مکائد۔ مکیدہ کی جمع۔ مکر و فریب۔ کربت۔ مصیبت۔ ارتفاع۔ آمدنی۔ محصول۔ خزینہ۔ خزانہ۔ فریاد رس۔ مددگار جوانمردی۔ مراد سخاوت ہے۔

[1] حلقہ بگوش شدن۔ غلام بنجانا۔ شاہنامہ۔ مشہور شاعر فردوسی طوسی کی وہ منظوم کتاب جو اس نے سلطان محمود غزنوی کے حکم سے تیس سال میں عجمی بادشاہوں کے تذکرے میں لکھی۔ [2] ضحاک۔ ایک بادشاہ کا نام ہے۔ ضحاک کے لغوی معنی زیادہ ہنسنے والے کے ہیں۔

مشہور ہے کہ یہ بادشاہ ماں کے پیٹ میں چار سال تک رہا تھا۔ اور پیٹ ہی میں اس کے دانت بھی نکل آئے تھے۔ پیدائش کے وقت چونکہ ہنستا ہوا پیدا ہوا تھا اس لئے یہ نام پڑ گیا تھا۔ بعض حضرات کی رائے ہے کہ ضحاک دراصل وہ بمعنی دس و آک۔ یعنی عیب سے مرکب ہے۔ چونکہ یہ انتہائی بدخصلت ظالم بادشاہ تھا اس کے دس عیب زبان زد خاص و عام تھے۔ فریدون۔ اس شخص کا نام ہے جس نے ضحاک کو اپنے باپ کے بدلہ میں مار ڈالا اور پھر اس کی گدی کا مالک بن گیا۔

[3] حشم۔ نوکر چاکر۔ تعصب حمایت۔ سرپادشاہی۔ بادشاہی کا خیال۔ ہماں۔ بفتح اول دراصل ہم آن تھا۔ بجان۔ یعنی بجان خود سروری۔ سرداری۔

بندۂ[1] حلقہ بگوش ار نوازی برود | لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

بارے در مجلس او کتاب شاہنامہ میخواندند در زوال مملکت ضحاک[2] و عہد فریدون وزیر ملک را پرسید کہ ہیچ تواں دانستن کہ فریدون کہ گنج و ملک و حشم[3] نداشت چگونہ مملکت برو مقرر شد گفتا چنانکہ شنیدی خلقے برو تعصب گرد آمدند و تقویت کردند پادشاہی یافت گفت اے ملک چوں گرد آمدن خلقے موجب پادشاہی است تو خلق را برائے چہ پریشاں میکنی مگر سر پادشاہی کردن نداری۔

فرد

ہماں بہ کہ لشکر بجاں پروری | کہ سلطاں بہ لشکر کند سروری

ملک گفت موجب گرد آمدن سپاہ و رعیت و لشکر چہ باشد گفت پادشاہ را کرم باید تا بدو گرد آیند و رحمت تا در پناہ دولتش ایمن[4] نشینند و ترا ایں ہر دو نیست۔

مثنوی

نکند جور پیشہ سلطانی | کہ نیاید ز گرگ چوپانی

پادشاہے کہ طرح ظلم فگند | پائے دیوار ملک خویش بکند

ملک را پند وزیر ناصح مشفق | طبع مخالف نیامد و روئے از سخنش درہم

[4] ایمن۔ بے خوف و خطر۔ سلطانی۔ بادشاہت۔ یعنی ظالم شخص بادشاہی نہیں کر سکتا۔ بادشاہی کرنے کے لئے عدل و انصاف ضروری ہے

چوپان۔ چرواہا۔ طرح۔ طرز۔ روش۔ طبع مخالف۔ یعنی بادشاہ کا مزاج جس کو بھلائی سے بیر تھا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

کشید و بزندان فرستاد و بسے برنیامد کہ بنی عمّان[1] سلطاں بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند و مُلکِ پدر خواستند قومے کہ از دستِ تطاول ایں بجاں رسیدہ بودند و پریشاں شدہ بر ایشاں گرد آمدند و تقویت کردند تا مُلک از تصرّفِ ایں بدر رفت و بر آناں مقرر شد

مثنوی

سہ بیت

پادشاہے کورواد[2] اردستم بر زیردست | دوستدارش روزِ سختی دشمنِ زور آور است
بارعیّت صلح کن وز جنگِ خصم ایمن نشیں | زانکہ شاہنشاہِ عادل را رعیّت لشکر است

فرد

غمِ زیردستاں بخور زینہار | بترس از زبردستیِ روزگار

حکایت[3] پادشاہے با غلامے عجمی در کشتی نشست و غلام دیگر دریا ندیدہ بود و محنتِ کشتی نیازمودہ گریہ و زاری آغاز نہاد و لرزہ بر اندامش افتاد مَلِک را عیش ازو منغّص بود کہ طبعِ نازک تحمّلِ امثالِ ایں صورت نہ بندد چارہ ندانستند حکیمے دراں کشتی بود مَلِک را گفت اگر فرماں دہی او را بطریقے خاموش گردانم گفت غایت لطف و کرم باشد بفرمود تا غلام را بدریا انداختند چند نوبت غوطہ خوردہ ازاں پس

---

[1] بنی عم = چچیرے بھائی۔ منازعت = جھگڑا۔ مقاومت = مقابلہ۔ [2] کور = کہ او زیردست۔ ماتحت خصم = دشمن۔ زینہار = اکثر و بیشتر بمعنی ہرگز مستعمل ہوتا ہے کبھی البتہ اور یقیناً کے معنی میں بھی آتا ہے۔ دیگر بمعنی دیگر بار۔ دیگر بار اگرچہ عموماً دوبارہ کے معنی میں آتا ہے۔ لیکن یہاں ایک بار کے معنی میں مستعمل ہے۔ حکایت (۷) [3] حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں کو دانشمندوں کی صحبت اختیار کرنی چاہئے۔ اور زوال ملک سے پہلے اس کی قدر و قیمت پہچانے اور شکر خداوند (ادا کرے۔ کشتی پانی کا جہاز مراد ہے۔ عیش = خوشی۔ منغص = مکدر۔ تحمل = برداشت حکیم = دانشمند۔ غوطہ = بفتح غین زیادہ صحیح ہے۔

مُونِس گرفتند و پیشِ کشتی آوردند و بدو دست در سُکّانِ کشتی آویخت چوں برآمد بگوشہ بنشست و قرار یافت مَلِک را عجب آمد پرسید کہ حکمت چہ بود گفت از اوّل محنتِ غرق شدن ندیدہ بود و قدرِ سلامتِ کشتی ندانستہ ہمچنیں قدرِ عافیت کسی داند کہ بمصیبتے گرفتار آید

قطعہ

اے شیر ترا نانِ جویں خوش ننماید | معشوقِ منست آنکہ بنزدیک تو زشت است
حورانِ بہشتی را دوزخ بود اعراف | از دوزخیاں پرس کہ اعرافِ بہشت است

شعر

فرق ست میانِ آنکہ یارش در بر | با آنکہ دو چشمِ انتظارش بر در

حکایت یکے از ملوکِ عجم رنجور بود در حالتِ پیری و امیدِ زندگانی قطع کردہ کہ سوارے از در درآمد و بشارت داد کہ فلاں قلعہ بدولتِ خداوند بگشادیم و دشمناں اسیر آمدند و سپاہ و رعیتِ آں طرف بجملگی مطیعِ فرماں گشتند مَلِک نفسے سرد برآورد و گفت ایں مژدہ مرا نیست دشمنانم را ست یعنی وارثانِ مملکت

قطعہ

دریں امید بسر شد دریغ عمرِ عزیز | کہ آنچہ در دلم ست از درم فراز آید

جی وہی غلام ہے ۲ سیر۔ پیٹ بھرا۔ جویں جوالی۔ حوران۔ حور اگرچہ حورا کی جمع ہے لیکن فارسی میں اس کو مفرد بنا کر اس کی جمع حوران استعمال کر دیتے ہیں۔ حورا۔ اس خوبصورت عورت کو کہا جاتا ہے جس کی آنکھ کی پتلی کی سیاہی خوب اور سفیدی خوب سفید ہو۔ اعراف۔ جنت و جہنم کے درمیان جگہ ہے جس میں رہنے والوں کو نہ جنت کی سی راحت ہے نہ دوزخ کا سا عذاب

۱۰

حکایت (۸) ۳ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو آخری عمر میں کشور گیری کا خیال چھوڑ کر آخرت کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ رنجور رنجیدہ۔ دراصل رَنج وَر تھا۔ جیسے طاقت ور

بشارت۔ خوشخبری۔ جملگی۔ سب۔ دراصل جملہ میں یار مصدری لگی ہوئی ہے اور جملہ کی ہ۔ گ سے بدل گئی ہے۔ بسر شد۔ ختم ہوئی۔ دریغ۔ ہائے افسوس۔ از درم فراز آید۔ دروازے سے میرے سامنے آئے۔

امیدِ بستہ برآمد ولے چہ فائدہ زانکہ | امید نیست کہ عمرِ گذشتہ باز آید

قطعہ

کوسِ[1] رحلت بکوفت دستِ اجل | اے دو چشم وداعِ سر بکنید
اے کفِ دست و ساعد و بازو | ہمہ تودیعِ یکدگر بکنید
برمنِ او فتادہ دشمن کام | آخر اے دوستاں گذر بکنید
روزگارم بشد بنادانی | من نکردم شما حذر بکنید

حکایت[2] ہرمز را گفتند از وزیرانِ پدر چہ خطا دیدی کہ بند فرمودی گفت گناہے معلوم نکردم ولیکن بیقین دانستم کہ مہابتِ من در دلِ ایشاں بیکرانست و بر عہدِ من اعتمادِ کلی ندارند ترسم کہ از بیم گزندِ خویش آہنگِ ہلاکِ من کنند پس قولِ حکما را کار بستم کہ گفتہ اند

قطعہ

ازاں کز تو ترسد بترس اے حکیم | وگر با چنو صد برائی بجنگ
ازاں مار بر پائے راعی زند | کہ ترسد سرش را بکوبد بسنگ
نہ بینی کہ چوں گربہ عاجز شود | برآرد بچنگال چشمِ پلنگ

حکایت[3] بر بالینِ تربتِ یحییٰ پیغمبر علیہ السلام معتکف بودم در جامع

---

[1] کوسِ رحلت۔ کوچ کا نقارہ۔ وداع۔ رخصت کرنا۔ ساعد۔ پہنچا۔ تودیع رخصت کرنا۔ افتادہ عاجز۔ کام۔ مقصد۔ برمنِ او۔ یعنی دشمنوں کے مدعا کے مطابق اب میں عاجز و درماندہ ہوں۔ اے دوستو! اب پھر میری حالت آکر دیکھو میں کیسا تباہ حال ہوں۔

حذر۔ بچاؤ
من نکردم۔ میں برائیوں سے نہ بچ سکا تم بچو۔

[2] حکایت (۹) اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹے سے چھوٹے دشمن کو حقیر نہ سمجھنا چاہئے۔ بلکہ اس سے ہوشیار رہنا چاہئے

ہرمز۔ نوشیرواں کا لڑکا جس کا بارہ سال روپوش رہا۔ چونکہ ہرمز ستارہ مشتری کا بھی نام ہے۔ اور وہ سعد سمجھا جاتا ہے

اس لئے نوشیرواں نے بیٹے کا یہ نام تجویز کیا تھا۔ مہابت۔ ہیبت۔ بیکراں۔ بے کنارہ یعنی بیحد۔ چنو صد۔ یعنی اس جیسے سو آدمیوں سے۔ راعی۔ چرواہا۔ چنگال۔ پنجہ۔ [3] حکایت (۱۰) اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ مصیبت کے وقت بادشاہ کو اپنے گناہوں سے توبہ کرنی چاہئے اور اولیاء اللہ سے اپنے حق میں دعا کرانی چاہئے۔ بالیں۔ سرہانا۔ تربت۔ قبر۔ معتکف۔ گوشہ نشین۔

دمشق[1] کہ یکے از ملوکِ عرب کہ بہ بے انصافی منسوب بود در آمد نماز و دعا کرد و حاجت خواست۔ فرد

درویش و غنی بندۂ این خاکِ درند | وانانکہ غنی ترند محتاج ترند

آنگاہ مرا گفت از آنجا[2] کہ ہمتِ درویشان ست و صدقِ معاملہ ایشاں خاطرے ہمراہِ من کنید کہ از دشمنے صعب اندیشناکم گفتمش بر رعیتِ ضعیف رحمت کن تا از دشمنے قوی زحمت نہ بینی۔

منظم

بیازوانِ توانا و قوتِ سرِ دست | خطاست پنجۂ مسکینِ ناتواں شکست

نترسد[3] آنکہ بر افتادگاں نبخشاید | کہ گر ز پائے درآید کسش نگیرد دست

ہر آنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت | دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست

ز گوش پنبہ برون آر و دادِ خلق بدہ | وگر تو می ندہی داد روزِ داد دہست

مثنوی

بنی آدم اعضائے یکدیگرند | کہ در آفرینش ز یک جوہرند

چو عضوے بدرد آورد روزگار | دگر عضوہا را نماند قرار

تو کز محنتِ دیگراں بیغمی | نشاید کہ نامت نہند آدمی

---

[1] دمشق۔ بکسر دال و فتح میم مشہور ہے۔ جو ملک شام کا دار السلطنت ہے

[2] آنانکہ غنی ترانند الخ مالدار لوگوں کی ضروریات زیادہ ہوتی ہیں۔ لہذا ان کو پریشانیاں بھی زیادہ لاحق ہوتی ہیں۔

[2] از آنجا۔ چونکہ ہمت و خاطر سے باطنی توجہ مراد ہے۔ اندیشناکم۔ اندیشہ ناک ہم زحمت۔ تکلیف۔۔۔

۱۰

حدیث میں ہے زمین والوں پر رحم کرو۔ آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔ بشکست صیغہ ماضی مصدری معنی میں ہے

[3] نترسد الخ یعنی جو گرے پڑوں کی دستگیری نہیں کرتا اس کو یہ خیال کرنا چاہئے کہ جب وہ گرے گا اس کا بھی کوئی دستگیر نہ ہوگا۔ بیہدہ۔ بیہودہ۔ ز گوش پنبہ الخ۔ یعنی ہوشکر روزِ داد۔ روز قیامت۔ جوہر اصل۔ یہاں آدم علیہ السلام مراد ہیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

(۱۱) حکایت اس حکایت کا مطلب یہ ہے کہ ظالم بادشاہ کو اولیاء اللہ سے دعاء خیر کا متوقع نہ ہونا چاہئے۔ مستجاب الدعوات۔ وہ

حکایت[۱۱] درویشے مستجاب الدّعوات در بغداد پدید آمد حجّاج یوسف را خبر کردند بخواندش و گفت دعائے خیرے برمن کن گفت خدایا جانش بستاں گفت از بہرِ خدا ایں چہ دعاست گفت ایں دعائے خیرست ترا و جملہ مسلماناں را۔

مثنوی

اے زبردست زیردست آزار | گرم تا کے بماند ایں بازار
بچہ کار آیدت جہانداری | مُردنت بہ کہ مردم آزاری

حکایت[۱۲] یکے از ملوکِ بے انصاف پارسائے را پرسید کہ کدام عبادت فاضلترست گفت ترا خوابِ نیمروز تا دراں یک نفَس خلق را نیازاری۔

قطعہ

ظالمے را خفتہ دیدم نیمروز | گفتم ایں فتنہ ست خوابش بُردہ بہ
وانکہ خوابش بہتر از بیداریست | آں چناں بد زندگانی مردہ بہ

حکایت[۱۳] یکے را از ملوک شنیدم کہ شبے در عشرت روز کردہ بود در پایانِ مستی میگفت۔

بیت

مارا بجہاں خوشتر ازیں یکدم نیست | گر نیک و بد اندیشہ و ار کس غم نیست

شخص جس کی دعا مقبول بارگاہ ایزدی ہو۔ بغداد عراق عرب کا مشہور شہر ہے۔ دراصل باغ داد تھا چونکہ نوشیرواں نے اس جگہ مظلوم کی دادرسی کی تھی۔ اس لئے یہ نام پڑ گیا تھا۔ حجاج یوسف۔ یعنی حجاج بن یوسف مروانی خاندان کا مشہور ظالم بادشاہ جس نے ستر ہزار بے گناہوں کو قتل کرایا۔ خیراست ترا الخ۔ یعنی تو ظلم کرنے کے گناہ سے بچ جائیگا اور مسلمان تیرے مظالم سے نجات پا جائیں گے گرم بازاری۔ کاروبار کا پررونق ہونا۔ حکایت (۱۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے لئے انصاف و بخشش بہتر کئی عبادت نہیں۔ پارسا۔ نیک خواب نیم روز۔ دوپہر کا سونا۔ بد زندگانی الخ۔ وہ شخص جس کی زندگی بری ہو اس کا مرنا

بہتر ہے وہ گناہوں سے بچ جائیگا۔ دوسرے اُس کے برائیوں سے محفوظ ہو جائیں گے۔ حکایت (۱۳) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ لالچی لوگوں کو داد و دہش کرنے کے بعد فوراً ہی سختی کا معاملہ نہ کرے۔ نیز بے محل مال صرف کرنا فقراء اور مساکین کا حق تلف کرنا ہے۔ عشرت عیش و نشاط پایان۔ خاتمہ۔ انجام۔

درویشے برہنہ بسر ما خفتہ بود گفت۔ **بیت**

اے آنکہ با قبالِ[1] تو در عالم نیست | اگیرم کہ غمت نیست غمِ ما ہم نیست

مَلِک را خوش آمد صُرّۂ[2] ہزار دینار از روزن بیروں کرد و گفت دامن بدار اے درویش گفت دامن از کجا آرم کہ جامہ ندارم مَلِک را بر ضُعفِ حالِ او رحمت زیادت شد و خلعتی بر آں مزید کرد و پیشِ درویش فرستاد درویش آں نقد و جنس را باندک مدّت بخورد و پریشاں کرد و باز آمد۔ **بیت**

قرار در کفِ[3] آزدگاں نگیرد مال | نہ صبر در دلِ عاشق نہ آب در غربال

در حالتے کہ مَلِک را پروائے او نبود حال بگفتند بہم برآمد و روی ازو در ہم کشید و از نیجا گفتہ اند اصحابِ فِطنت و خُبرت کہ از حدّت وصولتِ پادشاہاں بر حذر باید بودن کہ غالبِ ہمّتِ ایشاں بمظالمِ امورِ مملکت متعلّق باشد و تحمّلِ ازدحامِ عوام نکنند۔

مثنوی

حرامش بود نعمتِ پادشاہ | کہ ہنگامِ فرصت ندارد نگاہ

مجالِ سخن تا نہ بینی زپیش | بہ بیہودہ گفتن مبر قدرِ خویش

---

[1] باقبال تو۔ تیرے اقبال کی برابر۔ گیرم۔ میں مانتا ہوں غمت۔ غم خود۔ صرّہ۔ بضم الصاد۔ ہمیانی تھیلی۔ روزن۔ یعنی کھڑکی خلعت۔ جوڑا۔ پریشان کرد۔ تلف کردیا

[2] کف۔ ہتھیلی آزادگان آزاد منش۔ غربال۔ بکسر الغین چھلنی۔

[1] پروا۔ فرصت فطنت بالکسر دانائی خبرت۔ دانش و آگاہی۔ حدت۔ تیزی صولت۔ دبدبہ۔ حذر۔ خوف و پرہیز۔ ازدحام۔ مجمع۔ مجال۔ گنجایش

گفت ایں گدائے شوخ[1] چشم مُبذّر را کہ چندیں نعمت بچندیں مدّت برانداخت برانید کہ خزینۂ بیت المال لقمۂ مساکین ست نہ طُعمۂ اخوان الشیاطین۔

بیت

ابلہے[2] کو روزِ روشن شمعِ کافوری نہد | زود بینی کش بشب روغن نباشد در چراغ

یکے از وزرائے ناصح گفت اے خداوند مصلحت آن می بینم کہ چنیں کساں را وجہِ کفاف بتفاریق مجرا دارند تا در نفقہ اسراف نکنند اما انچہ فرمودی از زجر و منع مناسبِ اربابِ ہمّت نیست کہ یکے را بہ لطف امیدوار گردانیدن و باز بنومیدی خستہ کردن۔

نظم

بروئے خود درِ طمّاع باز نتوان کرد | کہ چو باز شد بدرشتی فراز نتوان کرد

قطعہ

کس نہ بیند کہ تشنگانِ حجاز | بر لبِ آبِ شور گرد آیند

ہر کجا چشمۂ بود شیریں | مردم و مرغ و مور گرد آیند

حکایت[14] یکے از پادشاہانِ پیشیں در رعایتِ مملکت سستی کردے

---

[1] شوخ چشم۔ بے ادب
مبذر۔ فضول خرچ۔
بیت المال۔ شاہی خزانہ
اخوان الشیاطین شیطانوں کے بھائی بند۔ فضول خرچ قرآن پاک میں ہے۔۔۔۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ ۵ (فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں)

[2] ابلہ۔ بیوقوف۔ کو۔ کہ او۔ شمع کافوری۔ وہ موم بتی جس کے موم میں خوشبو کے لئے کافور ملا ہوا ہو۔
وجہ کفاف۔ قوت لایموت
تفاریق علیحدہ علیحدہ۔
مجرا۔ جاری کردہ شدہ۔
نفقہ۔ خرچ۔ زجر۔ جھڑکنا۔
حجاز۔ مکہ۔ مدینہ۔ طائف وغیرہ کا علاقہ۔ جس میں میٹھا پانی کمیاب ہے۔ آب شور۔ نمکین پانی۔ سمندر کا پانی۔
حکایت[14] اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہوں

کو فوج اور پولیس پر خوب خرچ کرنا چاہئے۔ تاکہ وہ خوشدلی سے بادشاہ کی حمایت کریں۔ پیشین۔ گذشتہ۔

ولشکر را بسختی داشتے لاجرم دشمنے صعب روئے نمود ہمہ پشت دادند[1]

مثنوی

چو دارند گنج از سپاہی دریغ | دریغ آیدش دست بردن بہ تیغ
چہ مردی کند در صفِ کارزار | کہ دستش تہی باشد و کارزار

یکے را از آناں کہ غدر کردند با من دوستی بود ملامت کردم و گفتم دون ست و بے سپاس و سفلہ و ناحق شناس کہ باندک تغیرِ حال از مخدومِ قدیم برگردد و حق نعمتِ سالہا در نوردد گفت اگر بکرم معذور داری شاید کہ اسپم بی جو بود و نمدِ زینم بگرو سلطان کہ بزر با سپاہی بخیلی کند با او بسر جوانمردی نتواں کرد۔

فرد

زر بدہ مردِ سپاہی را تا سر بدہد | ورگرش زر ندہی سر بنہد در عالم

شعر

إِذَا شَبِعَ[2] الْكُمَيُّ يَصُولُ بَطْشًا | وَخَادِي الْبَطْنِ يَبْطِشُ بِالْفِرَارِ

حکایت[15][3] یکے از وزرا معزول شدہ بحلقہ درویشاں در آمد و برکتِ صحبتِ ایشاں در وے سرایت کرد و جمعیتِ خاطرش دست داد و ملک بارِ دیگر با او دل خوش کرد و عمل فرمود قبولش نیامد و گفت

---

[1] ہمہ پشت دادند۔ سب بھاگ کھڑے ہوئے۔ دریغ۔ ممانعت و افسوس کارزار۔ جنگ۔ کارزار۔ یعنی اس کا کام بگڑا ہوا ہو

غدر۔ عہد شکنی۔ بیوفائی۔ دون۔ کمینہ۔ بے سپاس ناشکر گذار۔ سفلہ۔ کمینہ۔ ناحق شناس۔ حق کو نہ پہچاننے والا برگردد۔ نافرمان ہے۔ دون ست الخ۔ خبر مقدم ہے

[10] کہ باندک الخ مبتدا موخر ہے۔

جو۔ جو کا دانہ۔ نمدِ زین۔ زین کے نیچے کا نمدہ۔ سر بنہد در عالم۔ یعنی بھاگ جائیگا

[2] اذا شبع الکمی الخ۔ جب سپاہی پیٹ بھرا ہوتا ہے تو سخت حملہ کرتا ہے اور خالی پیٹ ہو تو جلد بھاگ جاتا ہے

[3] حکایت (۱۵) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کا فرض ہے کہ عہدے اُن آدمیوں کے سپرد کرے جو ان کے لائق ہوں۔ وزرا۔ وزیر کی جمع۔ معزول شدہ۔ برخاست ہوکر۔ وجمعیت خاطرش دست داد۔ یعنی اس کو اطمینان قلبی حاصل ہوگیا۔

معزولی بہ کہ مشغولی۔

رُباعی

آنانکہ بکنجِ[1] عافیت بنشستند | دندانِ سگ و دہانِ مردم بستند
کاغذ بدرند و قلم بشکستند | وز دست و زبانِ حرفگیراں رستند

مَلِک گفت ہر آینہ مارا خردمندے کافی باید کہ تدبیرِ مملکت را بشاید
گفت نشانِ خردمندِ کافی آنست کہ بچنیں کارہا تن درندہد۔

فرد

ہُمای بر سرِ مرغاں ازاں شرف دارد | کہ استخواں خورد و طائرے نیازارد

حکایت[2] سیاہ گوش[3]

راگفتند ترا ملازمتِ شیر بچہ وجہ اختیار افتاد گفت تا فضلۂ صیدش میخورم و از شرِّ دشمناں در پناہِ صولتش زندگانی میکنم گفتند شش اکنوں کہ بہ ظلِّ حمایتش درآمدی و بشکرِ نعمتش اعتراف کردی چرا نزدیک ترنیائی تا بحلقۂ خاصانت درآرد و از بندگانِ مخلصت شمارد گفت از بطشِ وے ہمچناں ایمن نیستم۔

فرد

اگر صد سال گبر آتش فروزد | چو یکدم اندراں افتد بسوزد

افتد کہ ندیمِ حضرتِ سلطاں رازے بیاید و باشد کہ سرِ برود و حکما گفتہ اند

---

[1] کنج۔ گوشہ۔ سگ۔ کتا۔ یہاں ایذا پہنچانے والے مراد ہیں۔ حرف گیر۔ نکتہ چین۔ ہر آئینہ۔ بہر صورت۔ ہما۔ مشہور ہے کہ ہما کسی پرند کو مار کر نہیں کھاتا بلکہ گری پڑی ہڈیوں سے پیٹ بھر لیتا ہے۔

[2] حکایت (۱۶) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ وزراء کو بادشاہوں سے ہمیشہ پرخطر رہنا چاہئے

[3] سیاہ گوش۔ ایک جانور کا نام ہے جو کتے سے چھوٹا بلی سے بڑا ہوتا ہے اور اس کے کان سرخ مائل بسیاہی ہوتے ہیں۔ ہمیشہ شیر کے ارد گرد رہتا ہے۔ ملازمت۔ ساتھ رہنا۔ فضلہ۔ پس ماندہ۔ صید۔ شکار صولت۔ دبدبہ۔ ظل۔ سایہ۔ اعتراف۔ اقرار بطش۔ پکڑ۔ افتد۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

از تلوّنِ[1] طبعِ پادشاہاں بر حذر باید بود کہ وقتے بسلامے برنجند و گاہے بدشنامے خلعت دہند و گفتہ اند ظرافتِ بسیار ہنرِ ندیمان ست و عیبِ حکیماں۔

فرد

تو بر سرِ قدرِ خویشتن باش و وقار | بازی و ظرافت بہ ندیماں بگذار

حکایت[2] یکے از رفیقاں شکایتِ روزگارِ نامساعد نزدِ من آورد کہ کفاف اندک دارم و عیال بسیار و طاقتِ بارِ فاقہ نمی آرم و بارہا در دلم آمد کہ باقلیمے دیگر نقل کنم تا در ہر صورتے کہ زندگانی کنم کسے را بر نیک و بدِ من اطلاع نباشد۔

بیت

بس گرسنہ خفت و کس ندانست کہ کیست | بس جاں بلب آمد کہ بر و کس نگریست

باز از شماتتِ اعدا می اندیشم کہ بطعنہ در قفائے من بخندند و سعیِ مرا در حقِ عیال بر عدمِ مروّت حمل کنند و گویند۔

قطعہ

بہ بیں آں بے حمیّت را کہ ہرگز | نخواہد دید روئے نیکبختی

کہ آسانی گزیند خویشتن را | زن و فرزند بگذارد بسختی

---

[1] تلوّن ۔ رنگ برنگ ہونا۔ تغیّر۔ دشنام۔ گالی گلوچ۔ ظرافت۔ مسخراپن۔ بازی۔ دل لگی۔ تو بر سرِ الخ۔ تو اپنے مرتبہ اور وقار پر قائم رہ۔

[2] حکایت ۱۷ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ حتی الامکان بادشاہوں کی ملازمت اور صحبت سے بچنا چاہئے۔

نامساعد۔ ناموافق۔ کفاف۔ قوت لایموت۔ عیال۔ بال بچے۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ بس۔ بے۔ شماتت۔ دشمن کی خوشی۔ بے حمیت۔ بے عزت۔ کہ ہرگز الخ بیان ہے بے حمیت کا۔

و دریں علمِ محاسبت[1] چنانکہ معلوم ست چیزے دانم اگر بجاہِ شما تشغلے معیّن شود کہ موجبِ جمعیّتِ خاطر باشد بقیّتِ عمر از عہدۂ شکرِ آں بیروں آمدن نتوانم گفتم عملِ پادشاہ اے برادر دو طرف دارد امیدِ نان و بیم جان و خلافِ رائے خردمنداں باشد بدیں امید دراں بیم افتادن

قطعہ

کس نیاید بخانۂ درویش | کہ خراجِ زمین و باغ بدہ
یا بہ تشویش و غصّہ راضی شو | یا جگر بند پیش زاغ بنہ

گفت ایں موافقِ حالِ من نگفتی و جوابِ سوالِ من نیاوردی نشنیدۂ کہ ہر کہ خیانت ورزد دستش از جبانت[2] بلرزد۔

فرد

راستی موجبِ رضائے خداست | کس ندیدم کہ گم شد از رہِ راست

حکما گویند کہ چہار کس از چہار کس بجاں برنجند حرامی از سلطاں و دزد از پاسباں و فاسق از غمّاز و روسپی از مُحتسب آں را کہ حساب پاک ست از محاسبہ چہ باک۔

قطعہ

مکن فراخ روی در عمل اگر خواہی | کہ روزِ رفعِ تو باشد مجالِ دشمن تنگ

[1] علم محاسبت۔ علم حساب۔ جاہ۔ مرتبہ۔ خراج۔ ٹیکس۔ جگر بند۔ مجموعہ کلیجی۔ چوتھے۔ مصرع کا مطلب یہ ہے کہ یا موت پسند کرلے۔

[2] جبانت۔ بزدلی۔ حرامی۔ ڈاکو۔ غماز۔ چغلخور۔ روسپی۔ رنڈی۔ محتسب ایک افسر ہوتا تھا جو بدکاروں کو سزا دیتا تھا۔ فراخ روی۔ حد سے گزرنا۔ روزِ رفع تو۔ ملازمت سے برطرفی کے دن۔ یا پیشی کے دن۔

تو پاک باش برادر مدار از کس باک | زنند جامۂ ناپاک گازراں بر سنگ

گفتم حکایتِ روباہے مناسبِ حالِ تست کہ دیدندش گریزاں و بیخویشتن افتاں و خیزاں کسے گفتش چہ آفت ست کہ مُوجب مخافت است گفتا شنیدم کہ شیر را بسُخرہ میگیرند گفت اے سفیہ ترا با شیر چہ مناسبت ست واورا با تو چہ مشابہت گفت خاموش کہ اگر حسود ان الغرض گویند کہ اینہم بچۂ شیر ست و گرفتار آیم کہ را غمِ تخلیصِ من دارد کہ تفتیشِ حالِ من کند و تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود ترا ہمچنیں فضل ست و دیانت و تقویٰ و امانت ولیکن متغنتاں در کمین اند و مدّعیاں گوشہ نشیں اگر انچہ سیرتِ تست بخلافِ آں تقریر کنند و در معرضِ خطابِ پادشاہ آئی دراں حالت کرا مجالِ مقالت باشد پس مصلحت آں می بینم کہ مُلکِ قناعت را حراست کنی و ترکِ ریاست گوئی۔

قطعہ

بدریا در منافع بیشمار ست | اگر خواہی سلامت بر کنار ست

رفیق چوں ایں سخن بشنید بہم برآمد و روئے از حکایتِ من درہم کشید و سخنہائے رنجش آمیز گفتن گرفت کہ ایں چہ عقل و کفایتست و فہم و

---

[1] گازر - دھوبی - روباہ - لومڑی - بے خویشتن - بے تاب - مخافت - ڈر - سخرہ - بیگار - سفیہ - بے وقوف - غرض - بدخواہی تفتیش - تحقیق - تریاق - زہر اتارنے کی دوا - مار گزیدہ - سانپ کا ڈسا ہوا -

[2] متغنتان - دشمنان - کمین - گھات - مدعیان - یعنی مخالفین - گوشہ نشین - یعنی گھات میں بیٹھے ہیں - معرض - جگہ - خطاب - عتاب - مقالت - گفتگو - قناعت - صبر - ریاست - سرداری - در - زاید ہے در غلط ہے - کفایت - کارگذاری -

Website:MadarseWale.blogspot.com

درایت[1] قولِ حکما درست آمد کہ گفتہ اند دوستاں در زنداں بکار آیند کہ بر سفرہ ہمہ دشمناں دوست نمایند **قطعہ**

دوست مشمار آنکہ در نعمت زند | لافِ یاری و برادر خواندگی
دوست آں دانم کہ گیرد دستِ دوست | در پریشاں حالی و درماندگی

دیدم کہ متغیر میشود و نصیحتِ من بغرض می شنود نزدیکِ صاحبدیوان[2] رفتم بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود صورتِ حالش بگفتم و اہلیت و استحقاقش بیاں کردم تا بکارے مختصرش نصب کردند چندے بریں برآمد لطفِ[3] طبیعتش را بدیدند و حسنِ تدبیرش را بپسندیدند کارش ازاں درگذشت و بمرتبہ بالاتر ازاں متمکن شد ہمچناں نجمِ سعادتش در ترقی بود تا باوجِ ارادت در رسید و مقربِ حضرتِ سلطان و معتمد علیہ گشت بر سلامتِ حالش شادمانی کردم و گفتم۔

فرد

زکارِ بستہ مندیش و دل شکستہ مدار | کہ آبِ چشمہ حیواں درونِ تاریکیست

شعر

اَلَا لَا یُجَاوِرَنَّ اَخُو الْبَلِیَّۃِ | فَلِلرَّحْمٰنِ اَلْطَافٌ خَفِیَّۃٌ

---

[1] درایت - دانشمندی
[2] صاحبدیوان - دفتر کچہری کا کار
[3] لطف - طبیعت کی

منشیں ترش از گردشِ ایّام کہ صبر[1] فرد تلخ ست ولیکن بر شیریں دارد

دراں قُربت مرا با طائفہ یاراں اتّفاقِ سفر افتاد چوں از زیارتِ مکّہ

باز آمدم یکدو منزلم استقبال کرد ظاہرِ حالش را دیدم پریشاں و در ہیات

درویشاں گفتم چہ حالت ست گفت آں چناں کہ تو گفتی طائفہ مسد

بردند و بخیانتم منسوب کردند و مَلِک دَامَ مُلکُہٗ در کشفِ حقیقتِ آں استقصا

نفرمودہ و یارانِ قدیم و دوستانِ حمیم از کلمۂ حق خاموش شدند

و صحبتِ دیریں فراموش کردند۔ قطعہ

نہ بینی کہ پیشِ خداوند جاہ | ستایش کناں دست بر بر نہند

اگر روزگارش درآرد زپای | ہمہ عالمش پای بر سر نہند

فی الجملہ بانواعِ عقوبت گرفتار شدم تا دریں ہفتہ کہ مُژدۂ سلامت

حُجّاج برسید از بندِ گرانم خلاص کرد و مُلکِ موروثم[2] خاص گفتم رواں

نوبت اشارتِ من قبولت نیامد کہ گفتم عملِ پادشاہاں چوں سفرِ

دریاست خطرناک و سود مند یا گنج برگیری یا در طلسم بمیری فرد

یا زر بہر دو دست کند خواجہ در کنار | یا موج روز بے افگندش مردہ بر کنار

مصلحت ندیدم ازیں بیش ریش درویش را بملامت خراشیدن

---

[1] صبر تلخ است۔ مشہور ہے کہ صبر کا پھل میٹھا ہے۔
زیارت۔ حج بیت اللہ۔
استقبال۔ پیشوائی۔
استقصاء۔ کامل تحقیقات
حمیم۔ گرم پانی۔ خالص دوست
یہاں دوسرے معنی مراد ہیں۔
بر۔ اوپر۔
بر۔ سینہ۔
پای بر سر نہند۔ یعنی سروں سے اس کا سر کچل دیں۔ عقوبت۔ سزا۔

[2] ملک موروث۔ باپ دادا کی جائداد۔ تلاطم۔ دریا کی طغیانی۔ طلسم۔ موہوم خیالات جن کی عجیب عجیب شکلیں میں نمودار ہوں۔ بند۔ پیڑی

ونمک بر جراحت پاشیدن بریں کلمہ اختصار کردم **قطعہ**

ندانستی کہ بینی بند بر پای | چو در گوشت نیاید پندِ مردم
دگر رہ[1] گر نداری طاقتِ نیش | مکن انگشت در سوراخِ کژدم

حکایت[2] تنے چند از روندگان[3] در صحبتِ من بودند ظاہرِ ایشاں بصلاح آراستہ و یکے را از بزرگاں درحقِ ایں طائفہ حسنِ ظنے بلیغ بود و ادرارے معیّن کرد تا یکے از ایشاں حرکتے کرد نہ مناسب حالِ درویشاں ظنِ آں شخص فاسد و بازارِ ایناں کاسد خواستم تا بطریقے کفافِ یار آں مستخلص گردانم آہنگِ خدمتش کردم دربانم رہا نکرد و جفا کرد معذورش داشتم کہ لطیفاں گفتہ اند۔

قطعہ

درِ میر و وزیر و سلطاں را | بے وسیلت[4] مگرد پیرامن
سگِ دربان چو یافتند غریب | ایں گریبانش گیرد آں دامن

چند انکہ مقرّبانِ حضرتِ آں بزرگ بر حالِ من وقوف یافتند و باکرام درآوردند و برتر مقامے معیّن کردند اما بتواضع فروتر نشستم و گفتم **فرد**

بگذار کہ بندۂ کمینم | تا در صفِ بندگاں نشینم

گفت اللہ اللہ چہ جائے سخن ست

---

[1] دگرہ - دوسری بار۔ نیش - ڈنک۔ کژدم - بچھو۔ [2] حکایت - اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو علماء و صلحاء کی عزت کرنی چاہیے۔ اور معمولی غلطیوں کی روزینے بند نہ کرنے چاہئیں۔ [3] روندگان - یعنی تصوف کے منازل طے کرنے والے۔ در صحبتِ من - غالباً یہ صاحب شیخ سعدی کے مرید تھے۔ صلاح - تقویٰ طہارت۔ ادرار - روزینہ۔ کاسد - کھوٹا بے رونق۔ کفاف - گذارے کے قابل۔ مستخلص گردانم - یعنی اس کا روزینہ جو ضبط ہو گیا تھا۔ اس کو واگذار کرا دوں۔ جفا - ظلم۔ [4] وسیلت - ذریعہ۔ پیرامن - اردگرد۔ غریب - اجنبی - مسافر۔ مقربانِ حضرتِ آں - اُن صاحب کے خاص لوگ۔ وقوف - اطلاع۔

[1] اللہ اور نون نسبت کا ہے۔ اللہ اللہ - تکرار تعجب کے لئے ہیں۔ چہ جائے سخن است - یعنی آپ کیا فرما رہے ہیں

Website:NewMadarsa.blogspot.com

فرد

گر بر سر و چشمِ من نشینی | نازت بکشم کہ نازنینی

فی الجملہ نشستم و از ہر در سخن پیوستم تا حدیثِ زلّتِ یاران در میان آمد و گفتم۔

قطعہ

چہ جرم دید خداوندِ سابق الانعام | کہ بندہ در نظرِ خویش خوار میدارد

خدائے راست مسلّم بزرگواری و حلم | کہ جرم بیند و ناں برقرار میدارد

حاکم را ایں سخن پسندیدہ آمد و اسبابِ معاشِ یاراں فرمود تا باز بر قاعدۂ ماضی مہیّا دارند و مؤنتِ ایامِ تعطیل وفا کنند شکرِ نعمت بگفتم و زمینِ خدمت ببوسیدم و عذرِ جسارت بخواستم و گفتم۔

چو کعبہ قبلۂ حاجت شد از دیارِ بعید | روند خلق بدیدارش از بسے فرسنگ

ترا تحمّلِ امثالِ ما بباید کرد | کہ ہیچکس نزند بر درختِ بے برسنگ

حکایت (۱۹) ملک زادۂ گنج فراواں از پدر میراث یافت و دستِ کرم بکشاد و دادِ سخاوت بداد و نعمتِ بیدریغ بر سپاہ و رعیّت بریخت

قطعہ

نیاساید مشام از طبلۂ عود | بر آتش نہ کہ چوں عنبر بجوید

لہ از ہر در سخن پیوستم۔ یعنی ہر طرف سے بات گھیر کر لایا۔ زلّت۔ لغزش۔ قصور۔ ناپسندیدہ کام۔ سابق الانعام۔ جو پہلے سے انعام کرتا آئے۔ رعیت بندہ۔ یعنی کہ بندہ را۔ مسلّم۔ ثابت۔ حلم۔ بردباری۔ الطاف۔ مہربانیاں۔ ناں برقرار میدارد۔ روزی جاری رکھتا ہے۔ معاش۔ گذر بسر۔ مہیّا۔ تیار۔ مؤنت۔ خرچ۔ ایام تعطیل۔ موقوفی کے دن۔ جسارت۔ دلیری۔ کعبہ۔ بیت اللہ۔ قبلۂ حاجت۔ جس کی طرف ضرورت میں رخ کریں۔ دیار۔ ملک۔ فرسنگ۔ تین میل۔ تحمّل۔ برداشت۔ بے بر۔ بے ثمر۔ حکایت (۱۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بخیل بادشاہوں کی شایان شان نہیں ہے ان کو دولت اکٹھا کرنے کی فکر نہ کرنی چاہئے داد سخاوت داد۔ خوب بخشش کی۔ بیدریغ۔ بے روک ٹوک۔ نیاساید۔ نہ آسائے۔ مشام۔ یعنی دماغ۔ طبلۂ عود۔ وہ ڈبیہ جو اگر کی لکڑی کی بنی ہوئی ہو۔ یا وہ ڈبیہ جس میں اگر کے ٹکڑے رکھے ہوں۔

بزرگی بایدت بخشندگی کن ؎ | که دانہ تا نیفشانی نروید

یکے از جلسائے[1] بے تدبیر نصیحتش آغاز کرد کہ ملوکِ پیشیں مر ایں نعمت را بہ سعی اندوختہ اند و برائے مصالحتے نہادہ دست ازیں حرکات کوتاہ کن کہ واقعہا در پیش ست و دشمناں از پس نباید کہ بوقتِ حاجت درمانی

قطعہ

اگر گنجے کنی بر عامیان بخش | رسد ہر کدخدائے را برنجے

چرا نستانی از ہر یک جوے سیم | کہ گرد آید ترا ہر روز گنجے

ملک زادہ روئے ازیں سخن درہم آورد و موافقِ مطبعش نیامد و مراورا زجر[2] فرمود و گفت خداوند تعالیٰ مرا مالکِ ایں مملکت گردانیدہ است تا بخورم و بخشم نہ پاسباں کہ نگہدارم۔

بیت

قاروں ہلاک شد کہ چہلخانہ گنج داشت | نوشیرواں[3] نمرد کہ نامِ نکو گذاشت

حکایت[4] (۲۰) آوردہ اند کہ نوشیروانِ عادل را در شکارگاہے صیدے کباب میکردند و نمک نبود غلامے بروستا دوانیدند تا نمک آرد نوشیرواں گفت بہ قیمت بستان تا رسمے نگردد و دہِ خراب نشود

---

[1] جلساء۔ جلیس کی جمع ہمنشیں۔ واقعہا۔ لڑائیاں

عامیان۔ عامی کی جمع عام لوگ۔ بخش مفعول کے معنی میں ہے۔ کدخدائے۔ صاحب خانہ۔ برنج۔ چاول۔ جوے سیم۔ جوہر چاندی۔ [2] زجر۔ سرزنش۔

[3] قارون۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھتیجے کا نام ہے جو بخل میں مشہور ہے۔ چہل۔ اس ہی طرح ہفتاد کبھی ان سے عدد معین مراد ہوتا ہے اور کبھی محض کثرت کے معنی میں آتے ہیں۔ نوشیرواں۔ مشہور بادشاہ کا نام ہے۔ دراصل نوشین رواں ہے چونکہ اس کے باپ قباد نے اس کی پیدائش کی خبر سنکر شراب کے خم لنڈھانیکا حکم دیدیا تھا اس لئے اس کا یہ نام پڑگیا۔ حکایت (۲۰)۔ [4] اس حکایت کا مقصد یہ ہے بادشاہ کو کوئی ایسی بری رسم نہ ڈالنی چاہئے جس سے رعایا کو تکلیف پہنچے۔ روستا۔ گاؤں۔ رسمے نگردد الخ۔ یعنی یہ عادت نہ پڑنی چاہیئے۔ ورنہ ہر آنیوالا بادشاہ نمک وصول کرے گا۔

گفت ازیں قدر چہ خلل زاید گفت بنیادِ ظلم اندر جہاں اول اندک بودہ است و ہر کس کہ آمد بر اں مزید[۱] کرد تا بدیں غایت رسید

قطعہ

اگر ز باغِ رعیت مَلِک خورد سیبے | برآورند غلامانِ او درخت از بیخ
بہ پنج بیضہ کہ سلطاں ستم روا دارد | زنند لشکریانش ہزار مرغ بہ سیخ

حکایت[۲۱] عاملے[۲] را شنیدم کہ خانہ رعیت خراب کردے تا خزینہ سلطاں آباداں کند بیخبر از قولِ حکما کہ گفتہ اند ہر کہ خدائے عزّ و جلّ را بیازارد تا دلِ خلقے بدست آرد خداوند تعالیٰ ہمان خلق بر وی بر گمارد تا دمار از روزگارش برآرد۔

بیت

آتشِ سوزاں نکند با سپند[۳] | انچہ کند دُودِ دلِ مستمند

سر جملہ حیوانات گویند کہ شیر است و اذلِّ جانوراں خر و باتفاق خربا بر بہ کہ شیرِ مردم در

مثنوی

مسکیں خر اگرچہ بے تمیز است | چوں بارہمی برد عزیز است
گاوان و خرانِ بار بردار | بہ زآدمیانِ مردم آزار

باز آمدیم بحکایتِ وزیرِ غافل گویند مَلِک را طرفے از ذمائمِ اخلاقِ او

---

[۱] مزید۔ زیادتی، پنج۔ خاص پانچ کا عدد مراد نہیں ہے بلکہ قلت کو ظاہر کرنے کے لیے ہے۔ ہزار مرغ بسیخ۔ یعنی ہزاروں مرغوں کے سیخ پر کباب بنا ڈالیں گے حکایت[۲۱] ۔ کا مقصود یہ ہے کہ وزیر کو بادشاہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے خیال سے رعایا کو ستانا نہ چاہیے۔ عامل۔ کارندہ۔ خزینہ۔ خزانہ۔ برگمارد۔ متعین کر دیتا ہے۔ دمار۔ ہلاکت۔ انتقام۔ روزگار۔ حال۔ [۳] اسپند۔ کالا دانہ۔ مستمند۔ دردمند۔ یعنی مظلوم کی آہ۔ ظالم کو خاکستر بنانے میں وہ کام کرتی ہے جو آگ بھی کالے دانے پر نہیں کرتی جس کو دھونی کے لئے آگ پر ڈال کر جلایا جاتا ہے اور اس بیچارہ کو دھونی دی جاتی ہے۔ جس کو نظر لگ جاتی ہے۔ اذلِ۔ سب سے ذلیل۔ ذمائم۔ ذمیمہ کی جمع برائی۔ سر۔ سردار۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

بقرائن[۵۱] معلوم گشت در شکنجہ کشید و بانواعِ عقوبت بکشت

قطعہ

حاصل نشود رضائے سلطاں | تا خاطرِ بندگاں نجوئی
خواہی کہ خدای بر تو بخشد | با خلقِ خدای کن نکوئی

آوردہ اند کہ یکے از ستمدیدگاں بر سرِ او بگذشت و در حالِ تباہِ وے تامل کرد و گفت۔

قطعہ

نہ ہر کہ قوتِ بازوئے منصبے دارد | بسلطنت بخورد مالِ مردماں بگزاف
تواں بحلق فرو بردن استخوانِ درشت | وے[۵۲] شکم بدرد چوں بگیرد اندر ناف

بیت

نماند ستمگار بد روزگار | بماند بر و لعنتِ پائیدار

حکایت[۵۳] (۲۲) مردم آزارے را حکایت کنند کہ سنگے بر سرِ صالحے زد درویش را مجالِ انتقام نبود سنگ را نگاہ میداشت تا زمانے کہ ملک را بر اں لشکری خشم آمد و در چاہ کرد درویش اندر آمد و سنگ بر سرش کوفت گفتا تو کیستی و ایں سنگ چرا زدی گفت من فلانم و ایں ہماں سنگ ست کہ در فلاں تاریخ بر سرِ من زدی

---

۵۱ قرائن۔ علامات۔ شکنجہ۔ سزا دینے کا ایک آلہ تھا جس میں مجرم کو کس دیا جاتا تھا۔ ستمدیدگان۔ وہ لوگ جن پر اس نے ظلم کیا تھا۔ تامل۔ غور و فکر۔ سلطنت۔ قہر و غلبہ۔

۵۲ گذاف۔ بیہودہ باتیں وے شکم الخ۔ یعنی جب وہ ہڈی نان میں پہنچیگی جو معدہ کی انتہائی گہرائی ہے تو پیٹ میں درد پیدا کردے گی۔ حکایت ۳۴(۲۲)

۵۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کے مقربین کو بادشاہ کے بھروسہ پر رعایا پر ظلم نہ کرنا چاہئے۔ ورنہ معزولی کے وقت انھیں مظلوموں کے ظلم میں گرفتار ہو جائے گا۔ مجال۔ گنجائش۔ انتقام۔ بدلہ لینا۔ در چاہ کرد۔ مجرم کو اندھے کنویں میں ڈلوا دیا جاتا تھا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

گفت چندیں روزگار کجا بودی گفت از جاہت[1] اندیشہ میکردم
اکنوں کہ در چاہت دیدم فرصت غنیمت دانستم۔

مثنوی

ناسزائے را کہ بینی بختیار | عاقلاں تسلیم کردند اختیار
چوں نداری ناخنِ درندہ تیز | با بداں آں بہ کہ کم گیری ستیز[1]
ہر کہ با فولاد بازو پنجہ کرد | ساعدِ سیمینِ خود را رنجہ کرد
باش تا دستش ببندد روزگار | پس بکامِ دوستاں مغزش برآر

حکایت[2] (۲۳) یکے را از ملوک مرضے ہائل بود کہ اعادتِ ذکرِ آن ناکردن اولےٰ طائفہ از حکمائے یونان متفق شدند کہ مرا ایں درد را دوائے نیست مگر زہرۂ آدمی کہ بچند ایں صفت موصوف باشد بفرمود طلب کردن دہقاں پسرے را یافتند بر اں صورت کہ حکیماں گفتہ بودند پدر و مادرش را بخواندند و بہ نعمتِ بیکراں خوشنود گردانیدند و قاضی فتویٰ داد کہ خونِ یکے از رعیت ریختن سلامتِ نفسِ پادشہ را روا باشد جلاد قصد کرد پسر سر سوئے آسماں برآورد و تبسم کرد ملک پرسید کہ در ینحالت چہ جائے خندیدن ست گفت ناز

---

[1] از جاہت۔ یعنی تیرے مرتبہ سے۔ اندیشہ میکردم۔ میں ڈرتا تھا۔ ناسزا۔ نالائق۔ بختیار۔ اقبال مند یعنی جب تو کسی نالایق کو برسرِ اقتدار دیکھے تو تو بھی اطاعت قبول کرلے۔ اس لئے کہ ایسے موقع پر تقلمند کا یہی کام ہے ستیز۔ جنگ۔ فولاد بازو۔ وہ شخص جس کے بازو فولاد کی طرح مضبوط ہوں۔ ساعدِ سیمیں۔ چاندی کی سی کلائی یعنی نازک۔ رنجہ۔ رنجیدہ کام۔ مقصد۔

[2] حکایت ۲۳ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کو اپنے نفع کی خاطر کسی کو نہ ستانا چاہئے اور مسکینوں پر رحم کھانا خدا کی رضامندی کا سبب ہے۔ ہائل۔ خوفناک اعادت۔ تکرار۔ زہرہ۔ پتہ

بچند۔ تا۔ مثلاً خوب صورت دراز قد ہو۔ بیکراں۔ لاتعداد۔ جلاد۔ وہ شخص جو قتل کرنے پر متعین ہوتا تھا۔

فرزند بر پدر و مادر باشد و دعویٰ پیشِ قاضی برند داد از پادشاہ خواہند
اکنوں پدر و مادر بعلتِ[1] حطامِ دنیا مرا بخوں در سپردند و قاضی
بکشتنم فتویٰ داد و سلطاں مصالحِ خویش اندر ہلاکِ من
می بینند بجز خدائے عزّ و جلّ پناہے نمی بینم۔

بیت

پیشِ کہ برآورم ز دستت فریاد | ہم پیشِ تو از دستِ تو میخواہم داد

سلطاں را دل ازیں سخن بہم برآمد و آب در دیدہ بگردانید و گفت
ہلاکِ من اولیٰ تر کہ خونِ چنیں طفلے ریختن بیگناہ سر و چشمش ببوسید و
در کنار گرفت و آزاد کرد و نعمتِ بے اندازہ بخشید گویند ہمدراں
ہفتہ صحت یافت

قطعہ

ہمچناں در فکرِ آں بیتم کہ گفت | پیلبانے بر لبِ دریائے نیل
زیرِ پایت گر بدانی حالِ مور | ہمچو حالِ تست زیرِ پائے پیل

حکایت[2] یکے از بندگانِ عمرو لیث گریختہ بود کساں در عقبش
برفتند و باز آوردند وزیر را باو غرضے بود اشارت بکشتنش کرد
تا دیگر بندگاں چنیں فعل نیارند بندہ سر پیشِ عمرو لیث بر زمیں نہاد و گفت

[1] علت۔ سبب۔ حطام۔ ریزۂ گھاس۔ یہاں دنیا کا مال مراد ہے۔ دل بہم برآمد۔ یعنی رقتِ قلبی پیدا ہوگئی۔ نیل۔ مصر کا مشہور دریا ہے۔ زیرِ پایت الخ۔ یعنی تیرے پیر کے نیچے آکر چیونٹی کی وہی حالت ہوتی ہے جو تیری کسی ہاتھی کے پیر کے نیچے آکر۔ حکایت (۲۴) ۲۷ ۱۷ حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بادشاہ کو چاہئے کہ محض اہلِ غرض اور حاسدوں کی شکایت پر کسی کو سزا نہ دے بلکہ مجرم کی بھی بات سنے اور پھر فیصلہ کرے۔ عمرو لیث۔ یعنی عمرو بن لیث یا وہ عمرو جو لیث کے لقب سے مشہور ہے۔ یہی وہ بادشاہ ہے جس نے شیراز آباد کیا ہے۔ عقب۔ فتح اول و سکون ثانی۔ دشمنی۔ ایک نسخہ عداوتے کا بھی ہے۔

لہ خداوند یعنی بادشاہ۔ راست۔ یعنی راست۔ قصاص۔ کسی قاتل کو شرعی حکم کے مطابق قتل کرنا۔ کلوخ انداز۔ وہ سپاہی کہلاتے تھے جو قلعہ کے کنگروں کے سوراخوں سے دشمن پر ڈلے برساتے تھے۔ چونکہ وہ خود آڑ میں ہوتے تھے اس لئے دشمن ان کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکتا تھا۔ پیکار۔ جنگ۔ آماجش۔ آماج۔ ریت کا ٹیلہ جس پر نشانہ بازی کی جاتی ہے۔ یعنی اگر تو کسی دشمن پر پتھر برساتا ہے تو یہ سمجھ کہ تو بھی اس کے نشانہ پر ہے

فرد

هر چه رود بر سرم چون تو پسندی رواست | بنده چه دعوی کند حکم خداوند راست[لہ]

لیکن بموجبِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندانم نخواہم کہ در قیامت بخونِ من گرفتار آئی اجازت فرمائی تا وزیر را بکشم پس انگہ بقصاص او بفرمائی خونِ من ریختن تا بحق کشتہ باشی مَلِک را خندہ گرفت وزیر را گفت چگونہ مصلحت می بینی وزیر گفت اے خداوندِ جہاں مصلحت آں می بینم کہ از بہرِ خدا و صدقۂ گورِ پدر او را آزاد کنی تا مرا نیز در بلائے نیفگند گناہ از من ست و قولِ حکیماں معتبر کہ گفتہ اند۔

قطعہ

چو کردی با کُلوخ انداز پیکار | سرِ خود را بنادانی شکستی
چو تیر انداختی بر روئے دشمن | چناں داں کاندر آماجش نشستی

حکایت[۲۵] مَلِکِ زَوزَن را خواجہ بود کریم النفس نیکمحضر کہ ہمگناں را

در مواجہ حرمت داشتے و در غَیبت نکو گفتے اتّفاقاً از وحرکتے در نظرِ مَلِک ناپسند آمد مصادرت فرمود و عقوبت کرد و سرہنگانِ پادشاہ بسوابقِ نعمتِ او معترف بودند و بشکرِ آں مُرتہن در مدّتِ

حکایت[۲۵] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ وفادار نمک خوار کی معمولی معمولی بات پر گرفت نہ کرے بلکہ ان کے معاملہ میں کچھ چشم پوشی سے کام لے۔ زوزن۔ بروزن سوزن ہرات اور نیشاپور کے درمیان ایک شہر کا نام ہے یا اس شہر کے بسانے والے بادشاہ کا نام ہے۔ کریم النفس۔

خریف طبیعت۔ مواجہت۔ روبرو۔ حرمت۔ عزت۔ غیبت۔ پیٹھ پیچھے۔ مصادرت۔ ضبطی۔ ڈانڈ۔ سرہنگان۔ سپاہی۔ معترف مقر۔ مرتہن۔ گروی۔

توکیلِ[1] او رفق و مُلاطفت کردندے وزجر و مُعاقبت روا نداشتندے

قطعہ

صلح با دشمن اگر خواہی ہر گہ کہ ترا | در قفا عیب کند در نظرش تحسیں کن
سخن آخر بدہاں میگذرد موذی را | السخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کن

انچہ[2] خطابِ مَلِک بود از عہدۂ بعضے بیروں آمد و بہ بقیتے در زنداں بماند آوردہ اند کہ یکے از مُلوکِ نواحی در خفیہ پیغامش فرستاد کہ مُلوکِ آں طرف قدرِ چناں بزرگوار ندانستند و بیعزّتی کردند اگر رائے عزیزِ فلاں[3] احسن اللہ خلاصہٗ بجانبِ ما التفاتے کند در رعایتِ خاطرش ہر چہ تمامتر سعی کردہ آید و اعیانِ[4] ایں مملکت بدیدارِ او مفتقرند و جوابِ ایں حروف را منتظر خواجہ چوں بریں وقوف یافت از خطر اندیشید در حال جوابے مختصر کہ اگر بر ملا افتد فتنہ نباشد بر قفائے ورق نوشت و روانہ کرد یکے از متعلّقاں کہ بریں واقف بود مَلِک را اِعلام کرد کہ فُلاں را کہ حبس فرمودہ با ملوکِ نواحی مراسلت دارد مَلِک بہم برآمد و کشفِ ایں خبر فرمود قاصد را بگرفتند و رسالت برخواندند بنشتہ بود کہ حسنِ ظنِ بزرگاں بیش از فضیلتِ ماست و تشریفِ قبولے کہ فرمودند بندہ را امکانِ

---

[1] توکیل - سپردگی - رفق - نرمی - ملاطفت - مہربانی - زجر - سرزنش - معاقبت - سزا - در قفا عیب کند - تیرے پیٹھ پیچھے تیری عیب جوئی کرے - موذی - تکلیف رسان - سخن آخر الخ - یعنی تمہارا دشمن مجبور ہو کر بالآخر بدگوئی پر اتر آتا ہے اگر تم اس کی تلخ گفتگو سننا نہیں چاہتے تو مٹھائی سے اس کا منہ میٹھا کر دو - پھر اس کے منہ سے میٹھی بات نکلے گی - [2] انچہ خطاب الخ - یعنی بادشاہ کی ناراضی کے جو اسباب تھے ان میں سے کچھ سے تو وہ بری ثابت ہو گیا لیکن کچھ باتوں کی وجہ سے جیل خانہ میں پڑا رہا

[3] نواحی - ناحیہ کی جمع طرف و جانب - التفات - توجہ - رعایت - نگہداشت - ہر چہ تمامتر - یعنی جو بھی ممکن رعایتیں ہوں گی -

[4] اعیان - بڑے لوگ مفتقر - محتاج - وقوف بفتحتین آگاہی - در حال - فوراً - بر ملا افتد - یعنی ظاہر ہو جائے - قفا - پشت - اعلام - اطلاع کرنا - مراسلت - خط و کتابت - کشف - کھولنا - حقیقت معلوم کرنا - رسالت - خط - پیغام - امکان اجابت - قبول کرنے کا امکان -

اجابتِ آں نیست بحکمِ آنکہ پروردۂ نعمتِ ایں خاندان ست و باندک مایۂ تغیرِ خاطرے باؤلیِ[1] نعمتِ قدیم بیوفائی نتواں کرد۔

فرد

آں را کہ بجائے تست ہر دم کرمے | عذرش بنہ ار کند بعمرے ستمے

مَلِک را سیرتِ حق شناسیِ او خوش آمد و خلعت و نعمت بخشید و عذر خواست کہ خطا کردم کہ ترا بجرم و خطا بیازردم گفت اے خداوند بندہ دریں حالت مرخداوند را خطائے نمی بیند بلے تقدیرِ خداوند تعالیٰ چنیں بود کہ مرا ایں بندہ را مکروہے رسد پس بدستِ تو اولیٰ ترکہ حقوقِ سوابقِ نعمت بریں پندہ داری و ایادیِ[2] مِنّت و حکما گفتہ اند

مثنوی

گر گزندت رسد ز خلق مرنج | کہ نہ راحت رسد ز خلق نہ رنج

از خدا داں خلافِ دشمن و دوست | کہ دلِ[3] ہر دو در تصرّفِ اوست

گرچہ تیر از کماں ہمی گذرد | از کماں دار بیند اہلِ خرد

حکایت[4] (۲۶) یکے را از ملوکِ عرب شنیدم کہ با متعلّقانِ دیواں میگفت کہ مرسومِ فلاں را چند انکہ ہست مضاعف کنید کہ ملازم

---

[1] ولی نعمت۔ محسن۔ بجائے۔ برائے۔ ار کند۔ اگر کند۔ سیرت۔ عادت بندہ دریں حالت الخ۔ یعنی اس میں جناب کی کوئی خطا نہیں یہ تو تقدیر کا لکھا تھا جو پورا ہوا۔ مکروہ۔ ناپسندیدہ

[2] ایادی جمع ایدی کی جو جمع ہے ید کی بمعنی انعمت

[3] کہ دل الخ۔ حدیث میں آیا ہے بندہ کا دل اللہ کے قبضہ میں ہے جس طرف چاہے اس کو پلٹ دے۔ گرچہ الخ یعنی اگرچہ تیر کمان سے اگر لگتا ہے لیکن سمجھدار لوگ پھینکنے والے پر دھیان کرتے ہیں۔

[4] حکایت (۲۶) اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ بادشاہوں کو وفا کیش خدمت گذاروں پر مہربانیاں زیادہ کرنی چاہئیں متعلقان دیوان۔ کارکنان دفتر۔ مرسوم۔ تنخواہ۔ مضاعف دوگنا۔ ملازم۔ حاضر باش

Website:NewMadarsa.blogspot.com

درگاہ است و مترصّدِ فرماں و دیگر خدمتگاراں بلہو و لعب مشغول و در ادائے خدمت متہاون صاحبدلے بشنید فریاد و خروش از نہادش برآمد پرسیدندش کہ چہ دیدی گفت مراتبِ بندگاں بدرگاہِ خدائے تعالیٰ ہمیں مثال دارد۔

نظم

دو بامداد گر آید کسے بخدمتِ شاہ | سوم ہر آینہ دردے کند بلطف نگاہ
امید ہست پرستندگانِ مخلص را | کہ ناامید نگردند ز آستانِ الٰہ

مثنوی

مہتری در قبولِ فرماں ست | ترکِ فرماں دلیلِ حرماں ست
ہر کہ سیمائے راستاں دارد | سرِ خدمت بر آستاں دارد

حکایت (۲۷) ظالمے را حکایت کنند کہ ہیزمِ درویشاں خریدے بحیف و تونگراں را دادے بہ طرح صاحبدلے برو گذر کرد و گفت۔

بیت

ماری تو کہ ہر کرا بہ بینی بزنی | یا بوم کہ ہر کجا نشینی بکنی

قطعہ

زورت ار پیش میرود با ما | با خداوندِ غیب داں نرود

---

۱ مترصّد۔ منتظر۔ لہو و لعب۔ کھیل کود۔ متہاون۔ سست۔ خروش۔ بضمتین یعنی آہ و بکا۔ نہاد۔ بدن۔ ۲ دو۔ بامداد۔ یعنی دو روز۔ سوم۔ یعنی تیسرے روز۔ ہر آینہ۔ بالضرور۔ پرستندگان۔ عبادت گذار۔ مخلص۔ بے ریا۔ الٰہ۔ خدا۔ حرماں۔ بدنصیبی۔ سیمار۔ علامت و نشان۔ یہاں مراد پیشانی ہے۔ (۲۷) حکایت ۳ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ بادشاہ کو ظلم و ستم ڈھا کر رعایا کا مال نہ چھیننا چاہیے۔ اور پبلک کو ستانے سے احتراز کرنا چاہیے۔ ہیزم۔ لکڑیوں کا گٹھر۔ حیف۔ بالفتح ظلم۔ طرح۔ بالفتح کسی چیز کی قیمت بڑھا کر کسی کے ہاتھ جبراً فروخت کرنا یعنی یہ ظالم بادشاہ غریبوں کو ڈرا دھمکا کر کم قیمت پر لکڑیاں خرید لیتا تھا اور پھر مالداروں کے ہاتھ زیادہ قیمت پر جبراً فروخت کرتا تھا۔ بوم۔ الو جس کا خاصہ ہے کہ جہاں بیٹھتا ہے وہ جگہ ویران ہو جاتی ہے۔ بکنی۔ یعنی تو ویران کر دیتا ہے۔

۵۱ التفات - توجہ - اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ - اُس کو اس کے مرتبہ کے غرور نے گناہ پر مجبور کر دیا - از بستر نرمش بر خاکستر گرم نشاند - یعنی اس آگ نے اس کو نرم بستر پر سے گرم بھوبل پر لا بٹھایا - اہل ذوق سعدی کے اس جملہ پر سر دھنتے ہیں اور فصاحت و بلاغت کا

زور مندی مکن بر اہلِ زمیں | تا دعائے بر آسماں نرود

حاکم از گفتنِ او برنجید و روی از نصیحتش درہم کشید و بدو التفات[۵۱] نکرد اَخَذَتْہُ الْعِزَّۃُ بِالْاِثْمِ تا شبے آتشِ مطبخ در انبارِ ہیزم افتاد و سائرِ املاکش بسوخت و از بسترِ نرمش بر خاکستر نشاند اتفاقاً ہماں شخص بروے بگذشت دیدش کہ بایاورانِ[۵۲] ہمی گفت ندانم کہ ایں آتش از کجا در سرائے من افتاد گفت از دودِ دلِ درویشاں

قطعہ

حذر کن ز دود و دمِ دوزخِ ریش | کہ ریشِ دروں عاقبت سر کند
بہم بر مکن تا توانی دلے | کہ آہے جہانے بہم بر کند

لطیفہ بر طاقِ کیخسرو نوشتہ بود۔

قطعہ

چہ سالہائے فراواں و عمرہائے دراز | کہ خلق بر سرِ ما بر زمیں بخواہد رفت
چنانکہ دست بدست آمد ست ملک ما | بدستہائے دگر ہمچنیں بخواہد رفت

حکایت[۵۳] (۲۸)

یکے در صنعتِ کشتی گرفتن سرآمدہ بود سہ صد و شصت بندِ فاخر دانستے و ہر روز ازاں بنوعے کشتی گرفتے مگر گوشۂ خاطرش باجمالِ یکے از شاگرداں میلے داشت سہ صد و پنجاہ و نہ بندش در

اعلیٰ ترین نمونہ بتاتے ہیں ابو الفضل نے باوجود اپنے علم و فضل کے یہ اعتراف کیا ہے کہ میں اس جیسا ایک جملہ بھی نہیں لکھ سکتا۔ ۵۲ یاوراں - مددگار - دوست - دود - دھواں - حذر - پرہیز - دردہائے ریش - زخمی دل - سر کند - ظاہر ہوتا ہے - لطیفہ پر لطف بات کیخسرو - ایران کا مشہور عظیم الشان بادشاہ - طاق - دروازہ کی محراب - چہ سالہا - یعنی ہمارے مرنیکے بعد عرصہ دراز تک لوگ ہماری قبروں پر چلیں پھریں گے - حکایت (۲۸) ۵۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو چھوٹوں کے بلند بانگ دعووں کی بنا پر بڑوں کی تحقیر نہ کرنی چاہیئے - بلکہ چھوٹوں کو ان کی اس حرکت پر سرزنش کرنی چاہیئے - صنعت - پیشہ - سرآمدہ بود - انتہائی کمال کو پہنچا ہوا تھا - فاخر - قیمتی - مگر - پیر - میل - عشق - بند - داؤں -

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

آموخت مگر یک بند[1] کہ در تعلیم آں دفع انداختے و تاخیر کردے
فی الجملہ پسر در قوّت و صنعت سر آمد و کسے را در زمانِ او با او امکانِ
مقاومت نبودے تا بحدّیکہ پیشِ مَلِکِ آں روزگار گفتہ بود کہ اُستاد
را فضیلتے کہ بر من ست از روئے بزرگیست و حقِ تربیت و گرنہ بقوت
از و کمتر نیستم و بصنعت با او برابرم مَلِک را ایں سخن دشوار آمد فرمود تا
مصارعت کنند مقامے متّسع ترتیب کردند و ارکانِ دولت و اعیانِ
حضرت و زور آورانِ روئے زمیں حاضر شدند پسر چوں پیلِ مست در
آمد بصد متے کہ اگر کوہِ روئیں بودے از جائے برکندے استاد دانست
کہ جواں بقوّت از و برتر ست بداں بندِ[2] غریب کہ از وے پنہاں داشتہ
بود باو درآویخت پسر دفعِ آں ندانست بہم برآمد استاد از
زمیں شِ بدو دست بالائے سر بُرد و بر زمین زد غریو از خلق برخاست
مَلِک فرمود استاد را خلعت و نعمت دادن و پسر را زجر فرمود و ملامت
کرد کہ با پروردۂ خویش دعویٰ مقاومت کردی و بسر نبردی گفت اے
پادشاہِ روئے زمیں بزور آوری بر من دست نیافت بلکہ مرا از علمِ
کشتی دقیقہ ماندہ بود و ہمہ عمر از من دریغ می داشت امروز بداں دقیقہ

[1] بند۔ داؤں۔ دفع انداختے۔ ٹال مٹول کرتا رہا۔ مقاومت۔ برابری۔ مقابلہ۔ از و کمتر نیستم۔ بلکہ اس سے بڑھا ہوا ہوں۔ دشوار۔ ناگوار۔ مصارعت۔ کشتی لڑنا۔ متّسع وسیع۔ زور آوراں۔ پہلوان۔ صدمت۔ حملہ۔ کوہِ روئیں کانسی کا پہاڑ۔

[2] بندِ غریب۔ یعنی وہی داؤں جو شاگرد کو نہ سکھایا تھا۔ غریو۔ بکسر تین شور و غل۔ زجر۔ سرزنش۔ مقاومت۔ مقابلہ۔ و بسر نبردی۔ اس کو پورا نہ کر سکا۔ دقیقہ۔ نکتہ مراد وہی داؤں جو شاگرد کو نہ سکھایا تھا۔

بر من غالب آمد گفت از بہرِ چنیں روزے نگہ میداشتم کہ زیرکاں گفتہ اند دوست را چنداں قوّت مدہ کہ اگر دشمنی کند تواند[1] نشنیدۂ کہ چہ گفت آنکہ از پروردۂ خویش جفا دید۔

قطعہ

یا وفا خود نبود در عالم | یا مگر کس دریں زمانہ نکرد
کس نیاموخت علمِ تیر از من | کہ مرا عاقبت نشانہ نکرد

حکایت[2] (۲۹) درویشے مجرّد بگوشۂ صحرائے نشستہ بود پادشاہے بر وے بگذشت درویش از انجا کہ فراغِ مُلکِ قناعت ست بدو التفات نکرد سلطاں از انجا کہ سطوتِ سلطنت ست برنجید و گفت ایں طائفہ خرقہ پوشاں امثالِ بہائم اند اہلیّت و آدمیّت ندارند وزیر نزدیکش آمد و گفت اے جوانمرد سلطانِ روئے زمیں بر تو گذر کرد خدمتے نکردی و شرائطِ ادب بجا نیاوردی گفت سلطاں را بگوی تا توقّعِ خدمت از کسے دارد کہ توقّع بہ نعمتِ او دارد و دیگر بدانکہ ملوک از بہرِ پاسِ رعیّت اند نہ رعیّت از بہرِ طاعتِ ملوک۔

قطعہ

پادشہ پاسبانِ درویش ست | اگرچہ رامش بفرّ و دولتِ اوست

---

[1] تواند۔ یعنی دشمنی کر سکے

یا وفا خود الخ۔ یعنی یا تو وفا اس دنیا میں موجود ہی نہیں ہے یا شاید کوئی اس زمانہ میں کرنا پسند نہیں کرتا۔

[2] حکایت (۲۹) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہ کا فرض ہے کہ وہ درویشوں اور نیکوں کو آداب شاہی بجالانے پر مجبور نہ کرے اور اپنے آپ کو رعایا کا نگہبان سمجھے

۱۰

مجرّد۔ تنہا۔ بے علاقہ۔

فراغ۔ مالداری۔

قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔ سطوت۔ دبدبہ۔ قہر۔ خرقہ۔ کفنی۔ خدمت۔ تعظیم و تکریم۔ شرائط۔ ضروری باتیں۔ پاس۔ حفاظت۔ اعانت۔ رامش۔ یا مرکب ہے رام بمعنی مطیع۔ اور اش ضمیر ہے جو بادشاہ کی طرف لوٹتی ہے۔ یا آرامش بمعنی آرایش کا مخفف ہے۔ فرّ۔ شان و شوکت۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

گوسپند از برائے چوپاں نیست | بلکہ چوپاں برائے خدمتِ اوست

قطعہ

گر یکے را تو کامراں بینی | دیگرے را دل از مجاہدہ ریش
روز کے چند باش تا بخورد | خاک مغزِ سرِ خیال اندیش
فرقِ شاہی و بندگی برخاست | چوں قضائے نہشتہ آمد پیش
گر کسے خاکِ مردہ باز کند | نشناشد توانگر از درویش

مَلِک را گفتنِ درویش استوار آمد گفت از من چیزے بخواہ گفت آں ہمی خواہم کہ دگر بارہ زحمت بمن ندہی گفت مرا پندے دہ گفت

بیت

دریاب کنوں کہ نعمت ہست بدست | کیں دولت و مُلک میرود دست بدست

حکایت (۳۰)

یکے از وزرا پیشِ ذوالنّونِ مصری رفت و ہمّت خواست کہ روز و شب بخدمتِ سلطاں مشغول می باشم و بخیر شش امید وار واز عقوبتش ترساں ذوالنّون بگریست و گفت اگر من خدائے عزّ و جلّ را چناں ترسیدمے کہ تو سلطاں را از جملہ صدّیقاں بودمے

قطعہ

گر نبودے امیدِ راحت و رنج | پائے درویش بر فلک بودے

لہ چوپاں - چرواہا - خدمت - نگہبانی - کامراں - کامیاب - مجاہدہ - محنت و مشقت - روزک - روز کی تصغیر - خاک - بدوں اضافت کے بخورد کا فاعل ہے اور مغزِ سر الخ مفعول ہے - نہشتہ - نوشتہ - باز کند - پھیلائے - دگر بارہ - دوبارہ - زحمت - تکلیف - دریاب - فائدہ حاصل کرلے - حکایت (۳۰)

لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو دیگر قوی بادشاہوں کی بہ نسبت خدا سے زیادہ ڈرنا چاہئے ذوالنّون - مچھلی والا - یہ ایک مشہور بزرگ کا لقب ہے مشہور ہے کہ وہ ایک کشتی میں سفر کر رہے تھے اُس کشتی میں کسی امیر کی ہیرے کی انگوٹھی گم گئی - تمام کشتی والوں نے ان پر شبہ کیا انھوں نے ہر چند اپنی برأت ظاہر کی لیکن کوئی نہ مانا مجبوراً اپنی برأت کے لئے انھوں نے دعا کی تو دریا میں سے ایک مچھلی اپنے منہ میں انگوٹھی لئے ہوئے نمودار ہوئی اور اس طور پر وہ گم شدہ انگوٹھی برآمد ہوگئی - اس لئے اُس دن سے ان کا لقب ذوالنّون پڑ گیا - ہمّت - توجہ - صدّیقاں صدّیق بہت زیادہ سچے کو کہتے ہیں لیکن صوفیا کی اصطلاح میں ولایت کا انتہائی مرتبہ ہے -

گر وزیر از خدا بترسیدے | ہمچناں کز مَلِک مَلَک بودے

حکایت (۳۱) پادشاہے بکُشتنِ اسیرے اشارت کرد گفت اے مَلِک موجبِ خشمے کہ ترا بر من ست آزارِ خود مجوی کہ ایں عقوبت بر من بیک نَفَس سر آید و بزہِ آں بر تو جاوید بماند

قطعہ

دورانِ بقا چو بادِ صحرا بگذشت | تلخی و خوشی و زشت و زیبا بگذشت
نداشت ستمگر کہ جفا بر من کرد | بر گردنِ او بماند و بر ما بگذشت

مَلِک را نصیحتِ او سود مند آمد و از سرِ خونِ او در گذشت۔

حکایت (۳۲) وزرائے نوشیرواں در مُہمّے از مصالحِ مملکت اندیشہ ہمیکردند و ہر یک از ایشاں دگر گونہ رائے ہمے زدند و مَلِک ہمچناں، تدبیرے اندیشہ کرد بزرجمہر را رائے مَلِک اختیار آمد وزیراں در نہانش گفتند رائے مَلِک را چہ مزیّت دیدی بر فکرِ چندیں حکیم گفت بموجبِ آنکہ انجامِ کار معلوم نیست و رائے ہمگناں در مشیّت ست کہ صواب آید یا خطا پس موافقتِ رائے مَلِک اولیٰ ترست تا اگر خلافِ صواب آید بعلّتِ متابعت از معاتبت ایمن باشم کہ گفتہ اند۔

بخت۔ توفیق۔ حکیم۔ دانا۔ مشیّت۔ یعنی خدائی ارادہ۔ صواب۔ درست۔ علّت۔ سبب۔ متابعت۔ پیروی۔

مقصد یہ ہے کہ بادشاہوں کو مسافروں اور غریبوں کے

مثنوی

خلافِ رای سلطاں رای جستن | بخونِ خویش باشد دست شستن
اگر شہ روز را گوید شب ست ایں | بباید گفت اینک ماہ و پروین

حکایت (۳۳) شیّادے گیسو بافت یعنی علویست و با قافلۂ حجاز بشہر درآمد و چناں نمود کہ از حج می آید و قصیدۂ نیکو پیشِ مَلِک بُرد و دعویٰ کرد کہ وے گفتہ است مَلِک نعمتش داد و اکرام کرد و نوازش بیکراں فرمود نا یکے از ندمائے حضرتِ پادشاہ کہ دراں سال از سفرِ دریا آمدہ بود گفت من اورا عیدِ اضحیٰ در بصرہ دیدم معلوم شد کہ حاجی نیست دیگر گفت من اورا شناسم و پدرش نصرانی بود در ملاطیہ بدانستند کہ شریف نیست و شعرش را در دیوانِ انوری یافتند مَلِک فرمود تا برزندش و نفی کنند تا چندیں دروغ درہم چرا گفت گفت اے خداوندِ روئے زمیں سخنے ماندہ است در خدمت بگویم اگر راست نباشد بہر عقوبت کہ خواہی سزاوارِ آنم گفت آں چیست گفت۔

قطعہ

غریبے گرت ماست پیش آورد | دو پیمانہ آب ست و یک چمچہ دوغ

بیت المقدس کے پاس ناصرہ قصبہ میں پیدا ہوئے تھے اس لئے ان کا ایک نام ناصری بھی ہے اب اُن کے مذہب کے ما۔ نسبت سے نصرانی کہا جاتا ہے لیکن اس نسبت میں ناصری کا الف گرا دیا گیا ہے اور آخر میں الف نون کا اضافہ کر دیا گیا ہے جیسے میں حقانی کہا جاتا ہے۔ ملاطیہ۔ اور ملطیہ۔ روم کے ایک شہر کا نام ہے جسمیں اُس وقت صرف نصرانی آباد تھے۔ انوری۔ خر

اگر راست میخواہی از من شنو | جہاندیدہ بسیار گوید دروغ

مَلِک را خندہ گرفت گفت ازیں راست تر سخن تا عمر او باشد نہ گفتہ است فرمود تا انچہ ماموں اوست مہیا دارند و بدلخوشی او را کُشل کنند

حکایت (۳۴) یکے از پسرانِ ہارون[۲] الرشید پیشِ پدر آمد خشم آلودہ کہ مرا فُلاں سرہنگ زادہ دُشنامِ مادر داد ہارون الرشید ارکانِ دولت را گفت جزائے چنیں کسے چہ باشد یکے اشارت بکشتن کرد و یکے بزباں بریدن و دیگرے بمصادرت و نفی ہارون گفت اے پسر کرم آنست کہ عفو کنی و اگر نتوانی تو نیز شش دُشنامِ مادردہ چندانکہ از حد در نگذرد پس آنگہ ظلم از طرفِ تو باشد و دعویٰ از قبلِ خصم۔

قطعہ

نمردست[۳] آں بنزدیکِ خردمند | کہ با پیلِ دماں پیکار جوید

بلے مرد آں کس ست از روئے تحقیق | کہ چوں خشم آیدش باطل نگوید

حکایت (۳۵) با طائفہ بزرگان بکشتی نشستہ بودم زورقے در پئے ما غرق شد دو برادر بگرد اب در افتادند یکے از بزرگاں گفت ملاح را کہ بگیر ایں ہر دو اں را کہ بہر یکے پنجاہ دینار بدہم ملاح در آب رفت

لہ ازیں راست ترالخ۔ یعنی اس نے اپنی ساری عمر میں اس سے زیادہ سچی بات نہ کہی ہوگی۔ ماموں۔ مقصود۔ کُشل۔ بضم اوّل رخصت کرنا

حکایت (۳۴)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ مجرم کو اس کے جرم کے مطابق ہی سزا دینی چاہئے۔ معمولی جرم پر سخت سزا مناسب نہیں بلکہ معاف کر دینا بہرحال بہتر ہے۔

۲ ہارون الرشید۔ مشہور عباسی خلیفہ جس کی کنیت ابو جعفر ہے۔ دشنام مادر۔ ماں کی گالی۔ مصادرت۔ جائداد کی ضبطی۔ نفی۔ شہر بدر کرنا۔ از حد نگذرد الخ یعنی بدلہ حد سے زیادہ نہ ہو کہ تو ظالم قرار دیا جائے اور وہ مدعی بنے۔ دماں۔ اس میں الف نون فاعلی علامت ہے۔

۱۰ ادرد مضارع بمعنی سانس سے بنا ہے۔ یعنی لمبے لمبے سانس لینے والا مراد تیز دوڑنے والا غیضبا ک۔

۳ نمردست الخ۔ یعنی عقلمندوں کے نزدیک پہلوان وہ نہیں ہے جو ہاتھیوں سے کشتی لڑتا پھرے بلکہ حقیقتاً بہادری تو یہ ہے کہ انسان اپنے غصہ پر غالب آجائے اور بے قابو نہو۔

حکایت (۳۵)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عام انسانوں کو علی العموم اور بادشاہوں کو خصوصاً مردم آزاری نہ کرنی چاہیئے اور مظلوموں کے انتقام سے غافل نہ ہونا چاہیئے۔ طائفہ۔ گروہ۔ بزرگان بڑے لوگ۔ زورق۔ چھوٹی کشتی۔ ملاح۔ کشتی کھینے والا۔

تا یکے را بر ہانید و آں دیگر ہلاک شد گفتم بقیتِ عمرش نماندہ بود ازیں سبب در گرفتنِ او تاخیر کردی و دراں دیگر تعجیل ملّاح بخندید و گفت انچہ تو گفتی یقین ست و سببے دیگر ست گفتم آں چیست گفت میلِ خاطرِ من بر ہانیدنِ ایں یکے بیشتر بود کہ وقتے در بیابان ماندہ بودم مرا بر شترے نشاند و از دستِ آں دگر تازیانہ[1] خوردہ بودم در طفلی گفتم صَدَقَ اللّٰہُ تَعَالٰی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِہٖ وَمَنْ اَسَاءَ فَعَلَیْہَا۔

قطعہ

تا توانی درونِ کس مخراش | کاندریں راہ خارہا باشد
کارِ درویشِ مستمند برآر | کہ ترا نیز کارہا باشد

حکایت[36][2] دو برادر بودند یکے خدمتِ سلطاں کردے و دیگرے بسعیِ بازو خوردے بارے ایں توانگر گفت درویش را کہ چرا خدمت نہ کنی تا از مشقّتِ کار کردن برہی گفت تو چرا کار نکنی تا از مذلّتِ خدمت رستگاری یابی کہ خردمندان گفتہ اند کہ نانِ جو خوردن و نشستن بہ کہ کمرِ زرّیں بستن و بخدمت استادن

بیت

بدست آہکِ تفتہ کردن خمیر | بہ از دست بر سینہ پیشِ امیر

---

[1] تازیانہ۔ کوڑا چابک صدق اللہ الخ۔ اللہ نے سچ فرمایا ہے جو نیک کام کرتا ہے اپنے ہی لئے کرتا ہے اور جو برائی کرتا ہے اس کا نقصان اس ہی کو پہنچتا ہے۔ مستمند۔ مرکب ہے مست بمعنی حاجت اور مند بمعنی صاحب۔ حکایت (۳۶) [2] اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بادشاہوں اور دیگر انسانوں کو چاہئے کہ قناعت سے کام لیں۔ اور دولت جمع کرنے کی حرص میں سرگرداں نہ ہوں۔ سعی بازو۔ گئے کی کمائی۔ برہی تو چھٹکارا پائے۔ مذلّت۔ ذلّت کمرِ زرّیں۔ سنہری پیٹی۔ آہک۔ بالمد۔ چونہ تفتہ۔ گرم۔ خمیر گوندھنا۔ پیشِ امیر۔ یعنی تعظیم کیلئے۔

قطعہ

عمرِ گرانمایہ دریں صرف شد | تا چہ خورم صیف[1] و چہ پوشم شتا
اے شکمِ خیرہ بنانے بساز | تا نکنی پشت بخدمت دوتا

حکایت[37] کسے مژدہ پیشِ نوشیروانِ عادل بردو گفت شنیدم کہ فلاں دشمنِ ترا خدائے تعالیٰ برداشت گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

فرد

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست | کہ زندگانیٔ ما نیز جاودانی نیست

حکایت[38] گروہے[2] حکما در بارگاہِ کسریٰ[3] بہ مصلحتے در سخن ہمی گفتند و بزرجمہر کہ مہترِ ایشاں بود خاموش بود سوال کردندش کہ با ما دریں بحث چرا سخن نگوئی گفت وزیراں بر مثالِ اطبا اند و طبیب دارو ندہد مگر بہ سقیم پس چوں بینم کہ رائے شما بر صواب ست مرا بر سرِ آں سخن گفتن حکمت نباشد۔

مثنوی

چو کارے بے فضولِ من برآید | مرا در وے سخن گفتن نشاید
وگر بینم کہ نابینا و چاہ است | اگر خاموش بنشینم گناہ است

حکایت[39] ہارون الرشید را چوں ملکِ مصر مسلم شد گفتا بخلافِ

---

[1] صیف۔ گرمیاں۔ شتا۔ جاڑا۔ جاڑوں میں کھانے سے زیادہ پہننے کا فکر ہوتا ہے۔ شکم خیرہ۔ وہ شخص جس کا کبھی پیٹ نہ بھرے۔ بسا۔ صبر کر۔ حکایت (۳۷)۔ اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی کو اپنے دشمن کے مرنے پر خوش نہ ہونا چاہیئے۔ دشمن ترا الخ تیرے دشمن کو خدا نے اٹھا لیا اس نے جواب دیا کہ تو نے کبھی یہ بھی سنا ہے کہ وہ مجھے چھوڑے رہیگا اور میں کبھی نہ مرونگا۔ عدو۔ دشمن اعدا جمع۔ جاودانی ہمیشہ رہنے والی۔ حکایت (۳۸)

[2] اس حکایت کا خلاصہ یہ ہے کہ بدوں ضرورت کسی بات میں دخل نہ دینا چاہیئے۔ کسریٰ۔ شاہانِ فارس کا لقب ہے۔ جیسے قیصر شاہان روم کا نجاشی۔ شاہان حبش کا خاقان شاہان ترک کا اور فرعون شاہان مصر کا۔ بزرجمہر۔ نوشیرواں کا وزیر اعظم۔ دارو۔ دوا۔ سقیم۔ بیمار۔ حکمت۔ دانائی۔ فضول۔ بکواس۔ گناہ است۔ وہ اندھا کوئیں میں گر جائے گا تو اس پر مواخذہ آئیگا۔ حکایت (۳۹)

[3] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ رزق رسانی صرف خدا ہی کا کام ہے۔ رزق کا معاملہ عقل و ہنر پر موقوف نہیں۔ ہارون الرشید۔ مشہور عباسی خلیفہ۔ مسلم۔ یعنی حق تعالیٰ نے ملک مصر اس کے سپرد کر دیا۔

آں طاغی[1] کہ بغرورِ مُلکِ مصر دعویٰ خدائی کرد نہ بخشم ایں مُلک را الّا بخسیس ترینِ بندگاں سیاہے داشت خصیب نام مُلکِ مصر بوے ارزانی داشت آوردہ اند کہ عقل و درایتِ او تا بجائے بود کہ طائفہ حُرّاثِ مصر شکایت آوردند کہ پنبہ کاشتہ بودیم بر کنارِ نیل باراں بے وقت آمد و تلف شد گفت پشم بایستے کاشت تا تلف نشدے صاحبدلے ایں کلام بشنید و گفت۔

مثنوی

اگر روزی[2] بدانش در فزودے | ز ناداں تنگ روزی تر نبودے
بناداں آں چنار روزی رساند | کہ دانا اندراں حیراں بماند

مثنوی

بخت و دولت بکاردانی نیست | جز بتائیدِ آسمانی نیست
کیمیا گر بغصّہ مردہ بہ رنج | ابلہ اندر خرابہ یافتہ گنج
او فتادہ است در جہاں بسیار | بے تمیز ارجمند و عاقل خوار

حکایت[3] (۴۰) یکے را از ملوک کنیزکِ چینی آوردند خواست در حالتِ مستی با وے جمع آید کنیزک ممانعت کرد ملک درخشم شد و مرا و را بسیاہے

---

[1] طاغی۔ سرکش۔ مراد فرعون ہے۔ خسیس۔ ترین۔ ذلیل ترین۔ سیاہ۔ کالا۔ مراد حبشی چونکہ اس کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ درایت۔ سمجھ حرّاث۔ حارث کی جمع، کاشتکار۔ پنبہ۔ روئی نیل۔ مصر کا مشہور دریا۔ تلف شد۔ یعنی کھیتی برباد ہو گئی ہے۔ لہذا لگان معاف کر دیا جائے پشم۔ اون صاحبدل اللہ والا۔

[2] اگر روزی الخ۔ یعنی اگر روزی کا مدار عقل پر ہوتا تو بیوقوف سے زیادہ تنگدست کوئی نہ ہوتا۔ کاروانی۔ ہنرمندی۔ تائید آسمانی۔ یعنی خدا کی مدد۔ خرابہ۔ ویرانہ۔ گنج۔ خزانہ۔ ارجمند۔ مرکب ہے ارج یعنی مرتبہ و مند یعنی والا سے یعنی صاحب مرتبہ۔

[3] (۴۰) حکایت اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو بلا سوچے سمجھے کسی کو سزا نہ دینی چاہیے۔ ورنہ شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ نیز بادشاہ کو چاہیے کہ غصہ اور غضب کی حالت میں بھی نصیحت سننے سے گریز نہ کرے۔ کنیزک۔ نوعمر باندی۔ ک تصغیر کا ہے۔ سیاہ۔ حبشی غلام۔

بخشید کہ لبِ[1] زبرینش از پرّہ بینی در گذشتہ بود و زیرینش بگریبان فرو ہشتہ ہیکلے کہ صخرِ جنّی از طلعتِ او برمیدے و عینُ القطر از بغلش بچکیدے

فرد

تو گوئی تا قیامت زشت روئی | بر و ختم ست بر یوسف نکوئی

قطعہ

شخصے نہ چناں کریہ منظرا | کز زشتیِ او خبر تواں داد
وانگہ بغلش نعوذ باللہ | مُردار بآفتاب[2] مرداد

آوردہ اند کہ دراں مدت سیاہ را نفس طالب بود و شہوت غالب مہرش[3] بجنبید مُہرش برداشت بامدادان کہ مَلِک کنیزک را بجست و نیافت حکایت بگفتند شش خشم بگرفت و فرمود تا سیاہ را بکنیزک استوار بہ بندند و از بامِ جوسق بقعرِ خندق در اندازند یکے از وزرائے نیک محضر روئے شفاعت بر زمین نہاد و گفت سیاہ بیچارہ را دریں خطائے نیست کہ سائرِ بندگان بنوازشِ خداوندی مُتعوّد اند گفت اگر در مفاوضتِ او شبے تاخیر کردے چہ شدے کہ من او را افزون تر از بہائے کنیزک بدادمے گفت اے خداوند انچہ فرمودی

---

[1] لب زبریں - اوپر کا ہونٹ - پرّہ - بتشدید الراء کنارہ - لب زیریں - نچلا ہونٹ ہیکل - جسم شکل صخر - اس دیو کا نام ہے جس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری چرالی تھی - جنّی - جن کا واحد طلعت - شکل وصورت - عین القطر - تارکول کا چشمہ - بغل کے پسینہ کو سیاہی اور بدبو کی وجہ سے تارکول سے تشبیہ دی ہے تو گوئی الخ - یعنی اس پر بدصورتی ختم ہوگئی ہے دنیا میں اس سے زیادہ کوئی بدصورت نہیں - کریہ منظر - بدصورت - کز زشتی او - یعنی اس کی بدصورتی بیان سے باہر ہے - نعوذ باللہ - خدا کی پناہ - آفتاب مرداد - یعنی مرداد کے مہینہ کا سورج

مرداد کے مہینہ میں ایران میں ایسی ہی گرمی پڑتی ہے جیسی ہندوستان میں بھادو کے مہینہ میں کہ ہر چیز جھٹ سڑ جاتی ہے - [3] مہر - بکسر المیم - محبت - مہر - بضم المیم - اس لڑکی کا پردۂ بکارت مراد ہے - استوار بہ بندند - مضبوط باندھ دیں - جوسق - کوشک کا معرب ہے - قلعہ - قعر - گہرائی - خندق - کندہ کا معرب ہے - کھائی - نیک محضر - نیک خصلت - متعوّد - خوگر - عادی - مفاوضت - لین دین - مراد ہم بستری ہے - بہا - قیمت -

معلوم ست لیکن نشنیدی کہ حکما گفتہ اند دریں معنیٰ

قطعہ

تشنہ سوختہ بر چشمۂ حیواں[1] چو رسد | تو مپندار کہ از پیلِ دماں اندیشد
مُلحِدِ گرسنہ در خانۂ خالی برخواں | عقل باور نکند کز زمضاں اندیشد

مَلِک را ایں لطیفہ پسند آمد و گفت اکنوں سیاہ را بتو بخشیدم کنیزک را چہ کنم گفت کنیزک را ہم بسیاہ بخش کہ نیم خوردۂ سگ ہم او را شاید

قطعہ

ہرگز اورا بدوستی پسند | کہ رود جائے ناپسندیدہ
تشنہ را دل نخواہد آبِ زُلال | نیم خوردہ دہانِ گندیدہ

حکایت(۴۱)[2] اسکندرِ رومی را پرسیدند کہ دیارِ مشرق و مغرب را بچہ گرفتی کہ ملوکِ پیشیں را خزائن و عمر و مُلک و لشکر بیش ازیں بود و چنیں فتحے میسّر نشد گفت بعونِ اللہ عزّ و جلّ ہر مملکتے را کہ بگرفتم رعیتش را نیازردم و رسومِ خیراتِ گذشتگاں باطل نہ کردم و نام پادشاہاں جز بہ نکوئی نبردم **بیت**

بزرگش نخوانند اہلِ خرد | کہ نامِ بزرگاں بزشتی برد

---

[1] چشمۂ حیواں۔ آبِ حیات کا چشمہ جس کے متعلق مشہور ہے کہ اس کا پانی پی لینے والا کبھی نہیں مرتا۔ پیلِ دماں۔ لمبے لمبے سانس لینے والا ہاتھی۔ یعنی غضبناک ہاتھی۔ مُلحِد۔ بد دین جس کو شریعت کا کوئی خیال نہو۔ نیم خوردۂ سگ۔ یعنی کتے کا جھوٹا کتے کے لئے ہی مناسب ہے۔ آبِ زلال۔ نیر پانی۔



گندیدہ۔ گندہ دہن۔ جس کے منہ سے بدبو آتی ہو۔ تشنہ را الخ۔ یعنی گندہ دہن کا جھوٹا پانی پیاسا بھی پینا پسند نہیں کرتا۔

[2] حکایت (۴۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بادشاہ کو ملک فتح کرینے کے بعد رعایا کو پامال نہ کرنا چاہئے اور پہلے بادشاہوں کا تذکرہ ادب و احترام سے کرنا چاہئے۔ دیارِ مشرق و مغرب۔ مشرقی اور مغربی ممالک۔ میسّر۔ حاصل۔ عونِ اللہ۔ خدا کی مدد۔

قطعہ

ایں[1] ہمہ ہیچ ست چوں می بگذرد | بخت و تخت و امر و نہی و گیر دار
نامِ نیکِ رفتگاں ضائع مکن | تا بماند نامِ نیکت برقرار

بابِ دوم در اخلاقِ درویشاں

حکایت[2] (۱) یکے از بزرگاں گفت پارسائی را چہ گوئی در حقِّ فلاں عابد کہ دیگراں در حقِّ وے بطعنہ سخن ہا گفتہ اند گفت بر ظاہرش عیب نمی بینم و در باطنش غیب نمی دانم۔

قطعہ

ہر کہ را جامہ پارسا بینی | پارسا دان و نیکمرد انگار
ورندانی کہ در نہانش چیست | محتسب را درونِ خانہ چہ کار

حکایت[3] (۲) درویشے را دیدم کہ سر بر آستانِ کعبہ می مالید و می نالید و می گفت کہ یا غفور و یا رحیم تو دانی کہ از ظلوم و جہول چہ آید

قطعہ

عذرِ تقصیرِ خدمت آوردم | کہ ندارم بطاعت استظہار

---

[1] ایں سے مراد دوسرے مصرع کی باتیں ہیں۔ گیر دار۔ لینا۔ رکھنا۔ مراد حکومت۔ حکایت[1] ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کسی پر بدگمانی نہ کرنی چاہئے۔ خواہ دوسرے بدگمانی کریں۔ پارسائی۔ پرہیزگاری مرکب ہے پارس یعنی پاس و نگہداشت اور دا

الف سے جو علامت فاعلی ہے لہٰذا مجموعہ کے معنی پاسدار کے ہوئے چونکہ پرہیزگار انسان اپنے نفس کی دیکھ بھال رکھتا ہے لہٰذا اس کو پارسا کہا جاتا ہے۔ دربا طنش یعنی اس کی ڈھکی چھپی باتیں نگاہوں سے غائب ہیں اور میں غیب داں نہیں ہوں جامہ پارسا۔ یعنی جامہ کہ پارسایان را باشد یا اضافتِ مقلوبی ہے یعنی پارسا جامہ (وہ شخص جس کا لباس پارساؤں کا سا ہو) ورنہ دانی۔ کی جزا محذوف ہے۔ یعنی کھود کرید نہ کرو۔ محتسب۔ خلاف شرع کاموں پر لوگوں سے مواخذہ کرنیوالا۔ حکایت[2] ۳ اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ زاہد کی عبادت محض رضائے خداوندی حاصل کرنے کے لئے ہونی چاہئے۔ جنت کا

حصول مقصد نہ ہونا چاہئے۔ آستان۔ چوکھٹ۔ ظلوم۔ سب سے زیادہ ظالم۔ جہول۔ بہت زیادہ نادان۔ ظلوم و جہول سے آیت۔ انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنہا واشفقن منہا وحملہا الانسان انہ کان ظلوماً جہولاً۔ (ہم نے آسمانوں زمینوں۔ پہاڑوں پر امانت پیش کی انھوں نے اس کو برداشت کرنے سے انکار کر دیا، اور ڈر گئے۔ انسان نے اس کو اٹھایا۔ بیشک یہ بڑا ظالم و جاہل ہے) کا طرف اشارہ ہے۔ عبادت بغیر معرفت از استظہار بعضاً از ہیچ۔

عاصیاں[1] از گناہ توبہ کنند | عارفاں از عبادت استغفار

عابداں جزائے طاعت خواہند و بازرگاناں بہائے بضاعت من بندہ امید آوردہ ام نہ طاعت بدریوزہ آمدہ ام نہ بتجارت فقرہ اِصْنَعْ[2] بِنَا مَا اَنْتَ اَہْلُہٗ وَلَا تَفْعَلْ بِنَا مَا نَحْنُ بِاَہْلِہٖ

بیت

گر کشی ورحم بخشی روی و سر بر آستانم | بندہ را فرمان نباشد ہر چہ فرمائی برانم

قطعہ

بر درِ کعبہ سائلے دیدم | کہ ہمی گفت و میگریست خوش

می نگویم کہ طاعتم بپذیر | قلم عفو بر گناہم کش

حکایت[3] عبدالقادر گیلانی را دیدند رحمۃ اللہ علیہ در حرم کعبہ روی بر حصاہا نہادہ بود و میگفت اے خداوند بخشای و اگر مستوجب عقوبتم مرا روزِ قیامت نابینا برانگیز تا در روئے نیکاں شرمسار نباشم

قطعہ

روی بر خاکِ عجز میگویم | ہر سحر گہ کہ باد می آید

اے کہ ہرگز فرامشت نکنم | ہیچت از بندہ یاد می آید

---

[1] عاصیان الخ۔ یعنی گنہگار تو اپنے گناہوں کی معافی چاہتے ہیں لیکن اولیاء اللہ عبادت کرکے اپنی عبادت کو ناقص تصور کرتے ہوئے معافی کے خواستگار ہوتے ہیں۔ بازرگانان۔ بازرگان کی جمع سوداگر۔ بہا قیمت بضاعت۔ سرمایہ۔ دریوزہ۔ بھیک۔ اصنع بنا الخ۔ ہمارے ساتھ وہ کچھ کر جو تیری شایان شان ہے۔ اور وہ نہ کر جس کے ہم مستحق ہیں سائل۔ سوال کرنے والا بھکاری۔ میگریست خوش۔ خوب روتا تھا۔ خوش۔ بفتح الخاء و واؤ معدولہ خاء کے فتح کو اس طرح پڑھا جائیگا کہ ضمہ کی بو آئے ضمہ پڑھنا غلط ہے اس ہی لئے اس کا قافیہ کش۔ سرکش وغیرہ آئے گا۔ ہمش قافیہ میں لانا غلط ہوگا حکایت (۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عابد کو اپنی عبادت پر گھمنڈ نہ کرنا چاہئے بلکہ ہمیشہ فضل خداوندی کا طالب رہنا چاہئے۔ گیلان بغداد کے قریب اس گاؤں کا نام ہے جس میں شیخ عبدالقادر رحمۃ اللہ پیدا ہوئے تھے۔ حرم۔ کعبۃ اللہ کے ارد گرد ایک معین زمین کو کہتے ہیں۔ حصا۔ کنکریاں مستوجب۔ مستحق۔ در روئے نیکاں۔ نیکوں کے سامنے۔ اے کہ الخ۔ یعنی میں تو تجھے کسی وقت نہیں بھولتا۔ تو بھی کسی وقت یاد کرتا ہے۔ شیخ عبدالقادر رح

حکایت[۴] دُزدے بخانۂ پارسائے درآمد چند انکہ طلب کرد چیزے نیافت دل تنگ شد پارسا را خبر شد گلیمے کہ برآں خفتہ بود در راہِ دُزد انداخت تا محروم نشود

قطعہ

شنیدم کہ مردانِ راہِ خدا | دلِ دشمناں را نکردند تنگ
ترا کے میسّر شود ایں مقام | کہ با دوستانت خلافست و جنگ

مودّتِ اہل صفا چہ در روی و چہ در قفا نہ چناں کہ از پست عیب گیرند و در پیشت میرند

فرد

در برابر چو گوسپندِ سلیم | در قفا ہمچو گرگِ مردم دَر

فرد

ہر کہ عیبِ دگراں پیشِ تو آورد و شمرد | بیگماں عیبِ تو پیشِ دگراں خواہد بُرد

حکایت[۵] تنے چند از روندگاں متفقِ سیاحت بودند و شریکِ رنج و راحت خواستم کہ مرافقت کنم موافقت نکردند گفتم ایں از کرمِ اخلاقِ بزرگاں بدیع ست روی از مصاحبتِ درویشاں بگردانیدن و فائدہ دریغ داشتن کہ من در نفسِ خویش ایں قدر قوّت و شرعت ہمی شناسم کہ در خدمتِ مردماں یارِ شاطر باشم نہ بارِ خاطر

---

[۴] حکایت (۴) - اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویش کو دشمنوں کے ساتھ بھی نیکی سے پیش آنا چاہیئے اور غیبت کرنے اور سننے سے پرہیز کرنا چاہیئے۔ دل تنگ شد - رنجیدہ ہوا۔ گلیم - کمبلی۔ با دوستانت - یعنی تیرا تو دوستوں سے بھی جھگڑا ہے۔ مودّت - محبت۔ اہل صفا - روشن دل

۱۰

چہ در روی - چہ در قفا - یعنی آمنے سامنے اور پیٹ پیچھے یکساں ہے۔ در برابر - سامنے گوسپند سلیم - غریب بکری مردم در - مردم خور - آورد و شمرد - یعنی لایا اور بیان کیا۔ حکایت (۵)۔

[۵] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کا دستور یہ ہے کہ جس کا ظاہر نیکوں کا سا ہوتا ہے اس کو نیک سمجھتے ہیں۔ اور درویش ہمیشہ اصلاح باطن کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ ظاہر کے زیادہ درپے نہیں ہوتے۔ سیاحت سیر و سفر کرنا۔ مرافقت - ہم سفری - بدیع - نادر۔ شاطر - چست۔

[1] مواشی - ماشیہ کی جمع چوپایہ - غواشی - غاشیہ کی جمع زین پوش - ان لم اکن الخ - میں اگرچہ سواریوں کا سوار نہیں ہوں - زین پوشوں کو لادھ کر ہی تمہاری خدمت کروں گا - سلک - لڑی - جامہ سے خط رکھنے کی تھیلی مراد ہے - یعنی دوسروں کو کیا معلوم

شعر

اِنْ لَمْ اَکُنْ رَاکِبَ الْمَوَاشِیْ | اَسْعٰی لَکُمْ حَامِلَ الْغَوَاشِیْ

یکے ازاں میاں گفت ازیں سخن کہ شنیدی دلتنگ مدار کہ دریں روزہا دُزدے بصورتِ درویشاں برآمدہ بود خود را در سلکِ صحبتِ ما منتظم کرد

شعر

چہ دانند مردم کہ در جامہ کیست | نویسندہ داند کہ در نامہ چیست

ازانجا کہ سلامت حالِ درویشان ست گمانِ فضولش[2] نبردند و بیاری قبولش کردند

مثنوی

صورتِ حالِ عارفاں دلق ست | اینقدر بس چہ روی در خلق ست

در عملِ[3] کوش ہرچہ خواہی پوش | تاج بر سر نہ و عَلَم بر دوش

ترکِ دنیا و شہوت ست مہوس | پارسائی نہ ترکِ جامہ و بس

در قزاگند مرد باید بود | برِ مخنّث سلاحِ جنگ چہ سود

روزے تا بشب رفتہ بودیم و شبانگہ در پائے حصارے خفتہ کہ دُزدِ بے توفیق ابریقِ رفیق برداشت کہ بطہارت میروم و بغارت برفت فرد

پارسا بیں کہ خرقہ در بر کرد | جامۂ کعبہ را جُلِ خر کرد

تھیلی میں کیا ہے جس شخص نے وہ خط لکھا ہے وہ ہی اس کے مضمون سے واقف ہے - [2] فضولش نبردند اس کو بیہودہ نہ خیال کیا - عارفاں - اولیاء اللہ - دلق - گدڑی ظاہر احوال یعنی اولیاء اللہ کی ظاہری علامت دلق پوشی ہے - ایں قدر بس الخ یعنی جس کا مقصود رضائے خالق ہے نہیں بلکہ مخلوق کو فریب دینا منظور نظر ہے اس کے مکر کے لئے گدڑی کا کافی ہے اب آئندہ اشعار میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ درویش کو گدڑی کی چنداں حاجت نہیں بلکہ نیک کردار ضروری ہے اگر درویش لباس سے مکر و فریب کی بو آئے تو اس کا ترک ہی بہتر ہے - عَلَم - نیزہ - [3] در عمل الخ - نیکی کی کوشش کرو - اور جو چاہے لباس پہنو اگر بادشاہ ہو سر پر تاج رکھو اگر سپاہی ہو تو سپاہیانہ وضع اختیار کرو - کندھے پر نیزہ رکھو - دنیا - یعنی دنیا سے دل لگانا - شہوت - جملہ لذتوں کی تلاش - ہوس - جاہ و مال کی تلاش - قز اگند - مرکب ہے قز یعنی ریشم و اگند یعنی پُر سے یعنی وہ لباس جو ریشم کا موٹا موٹا بنا ہو اجنگ کے موقع پر پہنا جاتا ہے تاکہ تلوار اور نیزہ اُس پر اثر نہ کرے - مخنث - ہیجڑا - بزدل - سلاح - ہتھیار - حصار - شہر پناہ - ابریق - مرتب ہے

Website:NewMadarsa.blogspot.com

چندانکہ از درویشاں غائب شد بر[1] سرِ برج برفت و دُرجے بدزدید تا روز روشن شد آں تاریک رُو مبلغے راہ رفتہ بود و رفیقانِ بیگناہ خفتہ بامداد ایں ہمہ را بہ قلعہ درآوردند و بزندان کردند و در زندان کردند ازاں تاریخ ترکِ صحبت گفتیم و طریقِ عُزلت گرفتیم اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ

قطعہ

چو از قومے یکے بیدانشی کرد | نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را
نمی بینی[2] کہ گاوے در علف زار | بیالاید ہمہ گاوانِ دہ را

گفتم سپاس و منّت خدائے عزّ و جلّ را کہ از فوائدِ درویشاں محروم نماندم اگرچہ بصورت از صحبت جدا افتادم بدیں حکایت کہ گفتی مستفید گشتم و امثالِ مرا ہمہ عمر ایں نصیحت بکار آید

مثنوی

بیک ناتراشیدہ در مجلسے | بر نجد دلِ ہوشمنداں بسے
اگر بر کہ پُر کنند از گلاب | سگے در وے افتد کند منجلاب

حکایت[3]

زاہدے مہمانِ پادشاہے بود چوں بطعام بنشستند کمتر ازاں خورد کہ ارادتِ او بود و چوں بنماز برخاستند بیشتر ازاں

---

[1] برج - یعنی شہر پناہ کا گنبد - درج - ڈبہ ...
تاریک رو - روسیاہ یعنی وہی چور - مبلغ - مقدار زندان - قید خانہ - عزلت یکسوئی - اَلسَّلَامَۃُ فِی الْوَحْدَۃِ تنہائی میں سلامتی ہے - کہ - کہتر چھوٹا - مہ - مہتر بڑا - منزلت - رتبہ - علف - گھاس - علف زار سے یہاں کھیت مراد ہے -

[2] نمی بینی یعنی گاؤں کی اگر ایک گائے کھیت کھا بھاگتی ہے تو سب ہی تہمت میں ملوث ہو جاتی ہیں - فوائد مفید چیزیں - مستفید - فائدہ حاصل کرنیوالے - ناتراشیدہ غیر مہذب - برکہ - حوض منجلاب - چوپچہ - حکایت (۶)

[3] اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو ریاکاری نہ کرنی چاہئے - ورنہ دنیا کی رسوائی اور آخرت کا عذاب بھگتنا پڑے گا - ارادت - ارادہ -

دوگانہ۔ یعنی دو رکعت نماز۔ لفظ گانہ اعداد کے آخر میں تعداد ظاہر کرنے کے لئے بڑھا دیتے ہیں۔ گوئی مردہ اند۔ جیسے مرے پڑے ہیں۔
پوستین خلق افتی۔ دوسروں کی عیب جوئی کرے۔

گذارد کہ عادتِ او بود تا ظنِ صلاح[1] در حقِ وے زیادت کنند

فرد

ترسم نرسی بہ کعبہ اے اعرابی | کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

چوں بمقامِ خود آمد سفرہ خواست تناول کند پسرے داشت صاحبِ فراست گفت اے پدر چرا در مجلسِ سلطاں طعام نخوردی گفت در نظرِ ایشاں چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز را ہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید

قطعہ

اے ہنر ہا نہادہ بر کفِ دست | عیب ہا بر گرفتہ زیرِ بغل

تا چہ خواہی خریدن اے مغرور | روزِ درماندگی بسیمِ دغل

حکایت[2] یاد دارم کہ در ایامِ طفولیت متعبد بودم و شب خیز و مُولع زہد و پرہیز تا شبے در خدمتِ پدر رحمۃ اللہ علیہ نشستہ بودم و ہمہ شب دیدہ بر ہم نہ بستہ و مُصحفِ عزیز در کنار گرفتہ و طائفہ گردِ ما خفتہ پدر را گفتم ازیں جماعت یکے سر بر نمی دارد کہ دوگانہ بگذارد چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند گفت اے جانِ پدر اگر تو نیز بخفتی ازاں بہ کہ در پوستینِ خلق افتی۔

[1] صلاح۔ نیکی۔ اعراب۔ عرب کے بدو بترکستان است۔ یعنی یہ راستہ تو ترکستان کو جاتا ہے اور کعبہ حجاز میں ہے۔ مطلب یہ ہے کہ بے راہ روی مقصود کو فوت کر دیتی ہے۔ سفرہ۔ دسترخوان۔ تناول۔ لینا۔ کھانا۔ فراست۔ دانائی۔ بکار آید۔ یعنی جس کچھ کھانے سے بادشاہ کا اعتقاد بڑھیگا جو میرے لئے مفید ہوگا۔ چیزے نہ کردی کہ بکار آید۔ یعنی تو نے ایسی نماز نہیں پڑھی جو آخرت میں کار آمد ہو سکے گی۔ اے ہنرہا۔ یعنی بھلائیوں کو دکھاتا پھرتا ہے اور برائیوں کو چھپائے ہوئے ہے۔ مغرور۔ جو دھوکہ میں مبتلا ہو۔ سیم دغل۔ کھوٹی چاندی۔

[2] حکایت۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو اپنی عبادت پر گھمنڈ کر کے دوسروں کو کمتر نہ سمجھنا چاہئے۔ طفولیت۔ بچپنا۔ متعبد۔ عبادت گذار۔ شب خیز۔ تہجد گذار۔ مُولع۔ فریفتہ۔ پدر رحمۃ اللہ علیہ۔ شیخ سعدی کے والد ماجد کا نام شیخ عبداللہ ہے۔ دیدہ بر ہم نہ بستہ۔ آنکھ نہ جھپکائی تھی۔ مصحف۔ قرآن پاک۔

قطعہ

نہ بیند مدعی جز خویشتن را | کہ دارد پردۂ پندار در پیش
گرت چشمِ خدا بینی بیا بخشند | نہ بینی ہیچکس عاجز تر از خویش

حکایت یکے را از بزرگان بمحفلے اندر ہمی ستودند و در اوصافِ جمیلش مبالغت ہمیکردند سر برآورد و گفت من آنم کہ من دانم۔

شعر

کُفِیتَ اَذًی یَا مَنْ یَعُدُّ مَحَاسِنِی | عَلَانِیَتِی ہٰذَا وَلَم تَدرِ بَاطِنِی

قطعہ

شخصم بچشمِ عالمیاں خوب منظر است | وز خُبثِ باطنم سرِ خجلت فگندہ پیش
طاؤس را بہ نقش و نگارے کہ ہست خلق | تحسین کنند و خجل از زشتیِ پائے خویش

حکایت یکے از صلحائے کوہِ لبنان کہ مقامات او در دیارِ عرب مذکور بود و کرامت او مشہور بجامعِ دمشق درآمد بر کنارِ برکۂ کلاسہ طہارت ہمی ساخت پایش بلغزید و بحوض درافتاد بمشقتِ بسیار ازاں جایگہ خلاص یافت چوں از نماز بپرداختند یکے از جملۂ اصحاب گفت مرا مشکلے ہست گفت آں چیست گفت یاد دارم کہ شیخ بر روئے

بلکہ اپنے عیبوں کی طرف دھیان کرلینا چاہیے۔ من آنم کہ من دانم۔ یعنی جیسا کچھ میں ہوں اس کو میں ہی خوب جانتا ہوں۔ کُفِیتَ۔ اے وہ شخص جو میری خوبیاں گنا رہا ہے تو نے ستانے میں حد اور بس کردی۔ یہ تو میرا ظاہر ہے تجھے میرے باطن کی کیا خبر۔ سرِ خجلت الخ یعنی میں تو شرمندگی سے اودھا ہوا ہوں

۱۰

طاؤس۔ یعنی مور کے نقش و نگار پر دنیا اس کی تعریف کرتی ہے اور وہ اپنے پیروں کی بدنمائی کو دیکھ کر شرمندہ ہوتا ہے۔ مور کے پیر بدنمائی میں ضرب المثل ہیں مشہور ہے مور نا چاہے اور پیروں کو دیکھ کر روتا ہے۔ حکایت (۹) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو دنیا میں کبھی کچھ کمی محسوس ہو تو غمگین نہ ہونا چاہیے۔ صلحاء۔ صالح کی جمع نیک انسان۔ لبنان۔ شام کا مشہور پہاڑ ہے۔ جو فقرا کا مسکن رہا ہے۔ مقامات۔ یعنی روحانی مراتب۔ کرامات۔ کرامت کی جمع بزرگی۔ برکہ۔ حوض۔ کلاسہ۔ بکسر اول کلس سے ماخوذ جو چونہ اور گچ کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے لہٰذا کلاسہ چونہ و گچ کی بنی ہوئی چیز کو

دریائے مغرب برفت وقدمش ترنشد امروز چہ حالت بود کہ دریں قامتے آب از ہلاک چیزے نماند شیخ سر بجیب تفکر فرو بردہ پس از تأمل بسیار سر آورد و گفت نشنیدہ کہ سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم گفت لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُقَرَّبٌ وَلَا نَبِیٌّ مُرْسَلٌ ونگفت علی الدوام وقتے چنیں بودے کہ بجبرئیل ومکائیل نپرداختے ودیگر وقت باحفصہ وزینب درساختے مُشَاہَدَۃُ الْاَبْرَارِ بَیْنَ التَّجَلِّیْ وَالْاِسْتِتَارِ می نمایند ومی رُبایند۔

فرد

دیدار می نمائی وپرہیز میکنی | بازارِ خویش وآتشِ ما تیز میکنی

قطعہ

اُشَاہِدُ مَنْ اَہْوٰی بِغَیْرِ وَسِیْلَۃٍ | فَیَا لَحُقْنِیْ شَانٌ اَضَلُّ طَرِیْقًا
یُؤَجِّجُ نَارًا ثُمَّ یُطْفِیْ بِرَشَّۃٍ | اِذَاکَ تَرَانِیْ مُحْرِقًا وَّغَرِیْقًا

مثنوی

یکے پرسید ازاں گم کردہ فرزند | کہ اے روشن گہر پیرِ خردمند
زمصرش بوئے پیراہن شنیدی | چرا در چاہِ کنعانش ندیدی

الابرار۔ یعنی اولیاء اللہ کے لئے حضرت حق کا دیدار نمودار ہونے اور مستور ہونے میں دائر رہتا ہے یعنی کبھی حضرت حق تجلی فرما کر دیدار کرا دیتے ہیں کبھی پوشیدہ ہو کر محروم کر دیتے ہیں۔

دیدار مینمائی الخ۔ یعنی جلوہ بھی دکھلاتے ہو اور پھر بچتے بھی ہو۔ اپنے بازار کو اور ہماری آتش محبت کو تیز کرتے ہو۔

۱۰

۲ اشاہد الخ۔ میں اپنے معشوق کا بدوں واسطے نظارہ کرتا ہوں تو میرے اوپر ایک ایسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے جو مجھے راستہ سے بھٹکا دیتی ہے وہ محبوب کبھی آتش عشق کو بھڑکا دیتا ہے۔ کبھی وصال کا ایک چھینٹا ڈال کر اس کو بجھاتا ہے۔ اس ہی بنا پر تم مجھے جلا بھنا اور ڈوبا ہوا دیکھتے ہو یعنی آتش عشق میں جلا ہوا ہوں اور وصال کے چھینٹے میں غرق ہوں۔ ۳ گم کردہ فرزند۔ یعنی یعقوب علیہ السلام جنھوں نے اپنے فرزند یوسف علیہ السلام کو گم کر دیا تھا۔ روشن گہر۔ روشن دل۔ زمصرش یعنی یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو تو مصر سے تجھے پہنچ گئی۔ لیکن کنعان کے کنوئیں میں تو اس کو نہ دیکھ سکا۔

بگفت احوالِ ما برقِ جہان ست | دمے پیدا و دیگر دم نہان ست
گہے بر طارمِ اعلیٰ نشینم | گہے بر پشتِ پائے خود نہ بینم
اگر درویش بر حالے بماند | سرِ دست از دو عالم برفشاند

حکایت (۱۰) در جامعِ بعلبک وقتے کلمۂ چند ہمیگفتم بطریقِ وعظ با جماعتے افسردہ دل مردہ راہ از عالمِ صورت بعالمِ معنیٰ نبردہ دیدم کہ نفسم در نمی گیرد و آتشم در ہیزمِ تر اثر نمی کند دریغ آمدم تربیتِ ستوراں و آئینہ داری در محلّتِ کوراں ولیکن در معنیٰ باز بود و سلسلۂ سخن دراز در معنیٰ ایں آیت کہ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْہِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ سخن بجائے رسانیدہ بودم کہ می گفتم

قطعہ

دوست نزدیکتر از من بمن ست | وریں عجب ترکہ من از وے دورم
چہ کنم باکہ تواں گفت کہ او | در کنارِ من و من مہجورم

من از شرابِ ایں سخن مست بودم و فضالۂ قدح در دست کہ روندۂ بر کنارِ مجلس گذر کرد و دورِ آخر دے اثر نعرۂ بزد کہ دیگراں بموافقتِ وے در خروش آمدند و حاضرانِ مجلس در جوش گفتم سبحان اللہ دورانِ باخبر در حضور و نزدیکانِ بے بصر دور

---

۱ مقصد یہ ہے کہ اگر مرید کسی وقت متاثر نہ ہوں تو پیر کو بددل نہ ہونا چاہئے اس لئے کہ تاثیر اوقات پر موقوف ہے اور مریدوں کو چاہئے کہ ریاضت کے ذریعہ اپنے باطن کا تصفیہ کریں۔ تاکہ پیر کے اثرات قبول کر سکیں

۱۰ بعلبک۔ شام میں ایک مشہور شہر ہے۔ افسردہ دل۔ یہ جماعت کی پہلی صفت ہے۔ مردہ راہ یہ دوسری صفت ہے از عالم صورت الخ۔ یہ تیسری صفت ہے۔ نفسم۔ یعنی میری بات۔ در نمی گیرد۔ اثر نہیں کرتی۔ ہیزم۔ لکڑیوں کا گٹھا۔ ستور۔ بضمتین واؤ مجہول چارپایہ۔ ۱۲ نحن اقرب الیہ الخ۔ ہم اُس بندے سے اُس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ از وے دورم۔ باوجود قرب کے بہت سے حجاب حائل ہیں۔ فضالہ۔ بچا ہوا۔ قدح۔ پیالہ۔ ۱۳ خروش۔ آہ و بکا۔ دورانِ باخبر در حضور۔ جان کار دور ہوتے ہوئے بھی قریب ہے۔ و نزدیکانِ بے بصر دور۔ یعنی دل کا اندھا قریب ہوتے ہوئے بھی دور ہے۔

(۱) فہم سخن - یعنی اگر سننے والا بات نہیں سمجھتا تو پھر کہنے والے کی طبیعت بجھ جاتی ہے۔ فسحت - کشادگی - سخنگوی - بات کہنے والا۔

قطعہ

فہمِ سخن گر نکند مستمع | قوتِ طبع از متکلم مجوی
فسحتِ میدانِ ارادت بیار | تا بزند مردِ سخنگوئے گوی

حکایت (۱۱) شبے در بیابانِ مکہ از بیخوابی پائے رفتنم بماند سر بنہادم، شتربان را گفتم دست از من بدار

قطعہ

پائے مسکیں پیادہ چند رود | کز تحمل شتر شود بختی
تا شود جسمِ فربہے لاغر | لاغرے مردہ باشد از سختی

گفت اے برادر حرم در پیش ست و حرامی از پس اگر رفتی بردی و اگر خفتی مردی نشنیدہ کہ گفتہ اند

بیت

خوش ست زیرِ مغیلاں براہِ بادیہ خفت | شبِ رحیل ولے ترکِ جاں بباید گفت

حکایت (۱۲) پارسائے را دیدم بر کنارِ دریا کہ زخمِ پلنگ داشت، و بہیچ دارو بہ نمی شد مدت ہا دراں رنجور بود و شکرِ خدائے عزّ و جلّ علی الدوام گفتے پرسیدندش کہ شکرِ چہ میگوئی گفت شکرِ آنکہ بمصیبتے گرفتارم نہ بمعصیتے۔

(۱) گوی - گیند - حکایت (۱۱) - ۲ حکایت - ہے کہ درویش کو ساتھیوں کی نصیحت سے منہ نہ موڑنا چاہئے۔ از بیخوابی الخ - صحراء عرب میں گرمی کی وجہ سے عموماً رات کو سفر کرتے ہیں اور دوپہر کو کھانے پینے اور سونے کے لئے قیام کرتے ہیں۔ اس سفر میں غالباً شیخ پیادہ پا تھے اور قافلہ کا شتربان کوئی دوست تھا۔ پائے رفتنم بماند - پیر چلنے سے عاجز آ گئے۔ سر بنہادم - میں سو گیا۔ دست از من بدار - یعنی مجھے نہ جگانا اب مجھے ہاتھ دھو لو تحمل - بوجھ اٹھانا۔ ستوہ - عاجز۔ بختی - وہ اونٹ جس کے دو کوہان ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ نسل بخت نصر بادشاہ نے تیار کی تھی۔ لہذا اس نسل کے اونٹوں کو بختی کہ جاتا ہے۔ باشد - گردد - حرم - یعنی بیت اللہ - حرامی - چور ڈاکو - مغیلان - ببول - کیکر - بادیہ - بیابان - شب رحیل - کوچ کی رات۔

حکایت (۱۲) اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ راضی برضا رہنا چاہئے۔ اور مصیبت پر صبر کرنا درویشوں کے لئے از حد ضروری ہے زخم پلنگ داشت۔ یعنی چیتے کے کاٹے کا زخم تھا۔ علی الدوام - ہمیشہ معصیت - گناہ - تا - ہرگز۔

ف اگر الخ۔ یعنی اگر وہ دوست مجھ مزور کو قتل کرڈالنے کا بھی حکم دیگا تو اس وقت بھی ہرگز مجھے اپنی جان کا غم نہ ہوگا۔ بلکہ میں یہی عرض کرونگا کہ مجھ مسکین سے ایسی کیا خطا سرزد ہوئی جس کی وجہ سے جناب کو دلی تکلیف پہنچی بس مجھے تو اس ہی کا غم ہے۔ قال الخ۔

قطعہ

اگر مرا زار بکشتن دہد آں یارِ عزیز | تا نگویم کہ دراں دم غمِ جانم باشد
گویم از بندۂ مسکیں چہ گنہ صادر شد | کہ دل آزردہ شد از من غمِ آنم باشد

بلے مردانِ خدا مصیبت را بر معصیت اختیار کنند نہ بینی کہ یوسف صدیق دراں حالت چہ گفت قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْ اِلَیْہِ **حکایت** (۱۳) درویشے را ضرورتے روئے نمود گلیمے از خانہ یارے بدزدید و نفقہ کرد حاکم فرمود کہ دستش ببرید صاحبِ گلیم شفاعت کرد کہ من او را بحلّ کردم گفتا بشفاعتِ تو حدِّ شرع فرو نگذارم گفت انچہ فرمودی راست ست ولیکن ہر کہ از مالِ وقف چیزے بدزدد قطعش لازم نیاید کہ اَلْفَقِیْرُ لَا یَمْلِکُ ہر چہ درویشاں را ست وقفِ محتاجاں ست حاکم ازوے دست بداشت و ملامت کردن گرفت کہ جہاں بر تو تنگ آمدہ بود کہ دزدی نکردی اِلّا از خانہ چنیں یارے گفت اے خداوند نشنیدۂ کہ گفتہ اند خانۂ دوستاں بروب و درِ دشمناں مکوب

شعر

چوں فرومانی بہ سختی تن بعجز اندر مدہ | دشمناں را پوست برکن دوستاں را پوستیں

حضرت یوسفؑ نے فرمایا، اے خدا مجھے قید (کی مصیبت) اس (گناہ) سے زیادہ پسند ہے جس کی یہ مجھے دعوت دے رہی ہیں۔ حکایت (۱۳) ۲ اس حکایت کا مفاد یہ ہے کہ درویش کو بدمعاملہ دوستوں کے ساتھ بھی نبھانے کی کوشش کرنی چاہئے اور ان کی بدمعاملگی سے درگذر کرنا چاہئے۔ گلیم۔ کملی۔ نفقہ کرد۔ خرچ میں لے آیا۔ دستش ببرید شریعت کا حکم ہے کہ چور کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ شفاعت۔ سفارش۔ بحلّ۔ بکسر ہا معاف کردینا۔ حدّ۔ وہ سزا جو شریعت نے مقرر کی ہے وقف۔ کسی چیز کو اپنی ملک سے نکال کر اللہ کے لئے کردینا ۳ الفقیر لا یملک۔ فقیر کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ دست بداشت۔ معاف کردیا۔ اِلّا۔ مگر۔

خانۂ دوستاں بروب۔ یعنی دوستوں کا گھر سمیٹ لا در بر دشمناں مکوب۔ دشمن کا دروازہ نہ کھٹکھٹا۔ پوستین۔ وہ لباس جو کسی جانور کی کھال سے بنایا جائے۔ پوست برکن چمڑی کھینچ لے۔

حکایت (۱۴) ۵۱ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کے لئے بادشاہوں کا تقرب خدا سے دوری کی علامت ہے ہیچت از مایا دمی آید۔ یعنی تمھیں کبھی ہمارا خیال بھی آتا ہے۔ ہر سود و دانے جس کو خدا اپنے در سے بھگا دیتا ہے وہ ہر طرف بھاگا پھرتا ہے اور جس کو

اللہ اپنے دروازہ پر بلاتا ہے اس کو کسی دوسرے کے دروازہ پر نہیں دوڑاتا۔

حکایت (۱۴) ۵۱ یکے از پادشاہاں پارسائے را دید گفت ہیچت از مایا دمی آید گفت بلے وقتے کہ خدای را فراموش میکنم

فرد

ہر سود و دانکش ز درِ خویش براند | واں را کہ نخواند بدرِ کس ندواند

حکایت (۱۵) ۵۲ یکے از صالحاں بخواب دید پادشاہے را در بہشت و پارسائے را در دوزخ پرسید کہ موجب درجاتِ ایں چیست و سببِ درکاتِ آں چہ کہ مردم بخلافِ آن می پنداشتند ندا آمد کہ ایں پادشاہ بارادتِ درویشاں در بہشت ست و ایں پارسا بتقربِ پادشاہاں در دوزخ

اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشو کو درویشانہ لباس کو بادشاہوں کے تقرب کا ذریعہ نہ بنانا چاہئے بلکہ عوام کے لباس میں اپنے آپ کو مخفی رکھنا چاہئے۔

درجات۔ درجۃ کی جمع بلندی کا مرتبہ۔

درکات۔ درکۃ کی جمع پستی کا مرتبہ۔ دلق۔ کمبل کا وہ لباس جس میں بال لگے ہوئے ہوتے ہیں۔ مرقع۔ پیوند لگی گدڑی۔ علہائے نکوہیدہ۔ برے کام۔ برک۔ یونانی فلک ایک قسم کا اونی موٹا کپڑا اکثر درویش جس کا کرتہ اور ٹوپی بناتے ہیں۔ تتری تاتاری۔ تاتار ترکستان

قطعہ

دلقت بچہ کار آید و تسبیح و مرقع | خود را ز عملہائے نکوہیدہ بری دار
حاجت بکلاہِ برکی داشتنت نیست | درویش صفت باش و کلاہِ تتری دار

حکایت (۱۶) ۵۳ پیادہ سر و پا برہنہ با کاروانِ حجاز از کوفہ بدر آمد و ہمراہِ ما شد نظر کردم کہ معلومے نداشت خراماں ہمی رفت و میگفت۔

قطعہ

نہ با شتر بر سوارم نہ چو اشتر زیر بارم | نہ خداوندِ رعیتم نہ غلامِ شہریارم

کے ایک علاقہ کا نام ہے۔ تاتاری ٹوپی سپاہی اوڑھتے تھے۔ نیز تاتاریوں کی ٹوپی بیش قیمت ہوتی تھی۔ حکایت (۱۶) ۵۳ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو دنیاوی معاملات میں اسباب کی طرف زیادہ دھیان نہ دینا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بدون اسباب ظاہری کے بھی مقاصد پورے کر دیتا ہے کاروان۔ قافلہ۔ حجاز۔ عرب کا ایک حصہ جس میں مکہ و مدینہ بھی ہے۔ کوفہ۔ عراق کا مشہور شہر۔ معلوم۔ یعنی روپیہ پیسہ۔ خراماں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

غم موجود پریشانی نے معدوم ندارم | نفسے میزنم[1] آسودہ وعمرے میگزارم

اشتر سوارے گفتش اے درویش کجا میروی برگرد کہ بہ سختی بمیری نشنید و قدم در بیاباں نہاد و برفت چوں بہ نخلہ محمود برسیدیم تو انگر را اجل فرا رسید درویش ببالینش فرود آمد و گفت مصرع

ما بہ سختی نہ بمردیم و تو بر نخبت بمردی بیت

شخصے ہمہ شب بر سر بیمار گریست | چوں روز آمد بمرد و بیمار بزیست

قطعہ

اے بسا اسپِ تیز رو کہ بماند | کہ خرِ لنگ جاں بمنزل بُرد

بسکہ در خاک تندرستاں را | دفن کردیم و زخم خوردہ نمرد

حکایت[17]

عابدے[2] را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ دارو ئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حقِ من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ دارو ئے قاتل بود بخورد و بمرد

قطعہ

آنکہ چوں پستہ دیدمش ہمہ مغز | پوست بر پوست بود ہمچو پیاز

پارسایانِ روئے در مخلوق | پشت بر قبلہ میکنند نماز

---

[1] نفسے میزنم آسودہ۔ چین کا سانس لیتا ہوں

نخلہ محمود۔ محمود کا کھجورستان۔ مکہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ کا نام ہے۔ فرا۔ پہلے۔ اجل۔ موت آجال جمع۔ بالین۔ سرہانہ۔ نخبت۔ اُس نسل کا اونٹ جو نخبت نصر نے تیار کی تھی۔ حکایت (۱۷)

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ریاکاری تصوف میں شرک کے مرادف ہے لہٰذا درویشوں کو بڑی احتیاط کی ضرورت ہے

عابد۔ عبادت گذار۔ دارو۔ دوا۔ مگر۔ شاید آنکہ۔ یعنی جس کو میں نے پستہ خیال کیا تھا جو مغز ہی مغز ہوتا ہے وہ تو پیاز نکلا جس میں چھلکا ہی چھلکا ہے پارسائے ریا۔ یعنی وہ ریاکار عابد جو دنیا دکھاوے کو عبادت کرتا ہے۔ دراصل اس کی نماز قبلہ رو نہیں ہے بلکہ قبلہ سے منہ موڑ کر مخلوق کے لئے سجدہ کرتا ہے۔

فرد

چوں[1] بندہ خدائے خویش خواند | باید کہ بجز خدا نداند

حکایت[18] کاروانے[2] را در زمینِ یونان بزدند و نعمتِ بیقیاس بردند بازارگاناں گریہ و زاری بسیار کردند و خداوندِ پیمبر را بشفاعت آوردند فائدہ نبود

شعر

چو بیروز شد دزدِ تیرہ روان | چہ غم دارد از گریۂ کاروان

تقمان حکیم اندراں کاروان بود یکے گفتش از کاروانیاں اینناں را مگر نصیحتے کنی و موعظت گوئی باشد کہ برخے از مال ما دست بدارند کہ دریغ باشد چندیں نعمت کہ ضائع شود گفت دریغ باشد کلمۂ حکمت بایشاں گفتن

قطعہ

آہنے را کہ موریانہ[3] بخورد | نتواں برداز و بہ صیقل زنگ

باسیہ دل چہ سود گفتنِ وعظ | نرود میخِ آہنی در سنگ

قطعہ

بروزگارِ سلامت شکستگاں دریاب | کہ جبرِ خاطرِ مسکیں بلا بگرداند

چو سائل از تو بزاری طلب کند چیزے | بدہ وگرنہ ستمگر بزور بستاند

---

[1] چوں بندہ الخ۔ یعنی جب انسان خدا کو پکارے (نماز پڑھے) تو اُس کے دل میں بھی ماسوا کا گذر نہونا چاہیئے۔ حکایت[18]

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو اُس ہی آدمی کو نصیحت کرنی چاہیئے جس سے قبولیت کی کچھ توقع ہو۔ کاروان۔ قافلہ۔ دزدان بزدند۔ ڈاکوؤں نے لوٹ مار کی۔ بازرگانان۔ سوداگران۔۔

بیروز۔ فیروز۔ کامیاب تیرہ روان۔ سیاہ باطن کاروانیاں۔ قافلہ والے موعظت۔ نصیحت۔ مگر۔ شاید۔ برخے۔ تھوڑا سا دریغ۔ افسوس۔ ظلم۔ موریانہ۔ زنگ۔ صیقل۔ مانجھنا۔ نرود میخ الخ۔ یعنی پتھر میں کیل نہیں ٹھکتی روزگار۔ زمانہ۔ دریاب۔ مدد کر۔ جبرِ خاطر۔ دل کی شکستگی دور کرنا۔ بزاری۔ رو کر

حکایت (۱۹) چند انکہ مرا شیخ اجل ابو الفرج بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ بترکِ سماع فرمودے و بخلوت و عُزلت اشارت کردے عنفوانِ شبابم غالب آمدے و ہوا و ہوس طالب ناچار بخلافِ رای مربّی قدمے چند برفتے و از سماع و مخالطت خلقے برگرفتے و چوں نصیحتِ شیخم یاد آمدے گفتمے۔ فرد

قاضی ار با ما نشیند برفشاند دست را | محتسب گر مے خورد معذور دارد مست را

شبے بمجمعے برسیدم و دراں میاں مُطربے دیدم

بیت

گوئی رگِ جاں میگسلد زخمہ ناسازش | ناخوشتر از آوازۂ مرگِ پدر آوازش

گاہے انگشتِ حریفاں از در گوش و گہے بر لب کہ خاموش

شعر

نَہاجُ اِلیٰ صَوتِ الْاَغَانِی ظَرِیبَۃً | وَاَنْتَ مُغَنٍّ اِنْ سَکَتَّ نَطِیبُ

بیت

نہ بیند کسے در سماعت خوشی | مگر وقتِ رفتن کہ دم درکشی

چوں باواز آمد آں بربط سرای | کہ خدارا گفتم از بہرِ خدای

مثنوی

۱؎ سہروردی رحمۃ اللہ علیہ میں

اجل۔ بڑا۔ سماع۔ یعنی گانا

سننا۔ خلوت و عزلت۔

تنہائی۔ گوشہ نشینی۔ عنفوان

شباب۔ نوجوانی۔ مربّی۔

تربیت کرنیوالا۔ مخالطت۔

گھول میل۔ ار۔ اگر۔ برفشاند

دست را ہتھیلیاں بجانے

لگے۔ محتسب۔ خلاف شرع

کاموں پر محاسبہ کرنے والا

مست۔ شرابی۔

۲؎ قاضی ار الخ

یعنی قاضی

جو ہمیں گانے

کی محفل سے روکتا ہے

اگر ایک دفعہ بھی شریک

محفل ہو جائے تو روکنے

کی بجائے خود رقص کرنے لگے

محتسب دراصل شراب

کی لذت سے ہی واقف

نہیں ہے ورنہ وہ میخوار کو

میخواری میں معذور سمجھنے

لگے۔ مطرب۔ گویا۔ قوال۔

گوئی رگِ جان۔ گویا کہ اُس

کی نامناسب مضراب شہرگ

کو ہی توڑے ڈالتی ہے۔ باپ کے مرنے پر واویلا کی آواز سے بھی زیادہ اُس کی آواز ناخوشگوار ہے۔ حریفان۔ شریک محفل۔ ۳؎ نہاج الیٰ۔ یعنی ہم گانوں کی آواز پر خوشدلی سے لپکتے ہیں۔ اور تو ایسا گویا ہے کہ اگر خاموش ہو جائے تو ہم خوش ہوں۔ نہ بیند الخ یعنی گانا سننے میں کوئی بھی خوشی محسوس نہیں کرتا۔ خوشی اسوقت محسوس ہوگی جبکہ تو رخصت ہو اس لئے کہ تیری آواز تو بند ہو جائے گی۔ چوں باواز۔ یعنی جب سارنگی کا گویا گاتا آیا میں نے میرا سا لگے

[1] میرے کانوں میں روئی ٹھونس دو۔ تاکہ میں سن نہ سکوں۔ یا گھر کا دروازہ کھول دو کہ میں چلا جاؤں۔ کدخدا۔ یعنی خدائے کدہ۔ صاحب خانہ

فی الجملہ۔ خلاصہ کلام۔ پاسِ خاطر یاران۔ دوستوں کی خاطر۔ بچندیں محنت۔ بڑی مصیبت سے۔ بانگ۔ یعنی اذان۔

پنبہ[1] ام در گوش کن تا نشنوم | یا درم بکشای تا بیروں روم

فی الجملہ پاسِ خاطرِ یاراں را موافقت کردم و شبے بچندیں محنت بروز آوردم

قطعہ

مؤذنِ بانگ بے ہنگام برداشت | نمیداند کہ چند از شب گذشت ست

درازیِ شب از مژگانِ من پرس | کہ یکدم خواب در چشمم نہ گشت ست

بامدادان بحکمِ تبرک دستارے از سر و دنیارے از کمر بکشادم و پیشِ مُغنّی بنہادم و در کنار گرفتم و بسے شکر گفتم یاراں ارادتِ من در حقِ وے خلافِ عادت دیدند و بر خفّتِ عقلم نہفتہ نخندیدند یکے از آنمیاں زبانِ تعرّض دراز کرد و ملامت کردن آغاز کہ ایں حرکت مناسبِ رائے خردمنداں نکردی خرقۂ[2] مشائخ بچنیں مُطربے دادن کہ ہمہ عمرش درمے در کف نبودہ است و قُراضۂ در دُرد

مثنوی

مُطربے دور[3] از ایں خجستہ سرائے | کس دوبارش ندید در یکجائے

راست چوں بانگش از دہن برخاست | خلق را موئے بر بدن برخاست

مرغِ ایواں ز ہولِ او بر مید | مغزِ ماخورد و حلقِ خود بدرید

بے ہنگام۔ بے وقت۔ یعنی مؤذن نے سوتے سے اٹھ کر اذان دے ڈالی اس کو یہ بھی معلوم نہیں کہ کیا وقت ہوا ہے۔ بامدادان۔ صبح کا وقت۔ تبرک۔ برکت حاصل کرنا۔ از کمر۔ یعنی ہمیانی سے درکنار گرفتم۔ میں بغل گیر ہوا بسے شکر گفتم۔ اس کا بہت شکریہ ادا کیا۔ بر خفّتِ عقلم۔ بے وقوفی پر۔ تعرّض۔ طعنہ زنی۔

[2] خرقۂ مشائخ۔ یعنی وہ دستار جو بزرگوں سے منتقل ہوتی آئی ہے۔ قاعدہ ہے کہ پیر جب مرید کو خلیفہ بناتا ہے تو اس کو اپنا خرقہ و دستار تبرکاً دیدیتا ہے۔ درمے۔ یہ کاوہ سکہ جو عرب میں رائج ہے جس کا وزن ساڑھے تین ماشہ ہوتا ہے۔ قراضہ چاندی سونے کا کترا ہوا ریزہ۔ مراد پیسہ کوڑی۔ دُرد۔ گردیوں کا قاعدہ ہے کہ ان کو محفل میں جو کچھ ملتا ہے وہ ڈھولک میں ڈالتے رہتے ہیں۔

[3] دور از ایں خجستہ سرائے۔ خدا کرے وہ گویا اس مبارک مکان سے دور رہے کس دوبارش۔ یعنی جو شخص ایک بار گانا سن لیتا ہے۔ کبھی دوبارہ بلانا پسند نہیں کرتا۔ موی بر بدن برخاست۔ ہیبتناک آواز سے بدن کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ مرغِ ایوان۔ وہ پرندے جو اکثر قلعہ کے دروازوں اور فصیل میں گھونسلے بنالیتے ہیں۔ یا پرندوں کی وہ تصویریں جو قلعہ میں منقش ہوتی ہیں

گفتم زبانِ تعرّض مصلحت آنست کہ کوتاہ کنی بحکمِ آں کہ مرا کرامت[۱] ایں شخص ظاہر شد گفت مرا بر کیفیّتِ آں واقف گردان تا ہمچنیں تقرّب نمایم و بر مُطایبت کہ کردم استغفار کنم گفتم بعلّتِ آں کہ شیخِ اجلّ بارہا بترکِ سماع فرمودہ است و مواعظِ بلیغ گفتہ و در سمعِ قبولِ من نیافتہ تا امشب کہ مرا طالعِ میمون و بختِ ہمایوں بدیں بُقعہ رہبری کرد و بدستِ ایں توبہ کردم کہ بقیّتِ زندگانی گردِ سماع و مخالطت نگردم

قطعہ

آوازِ خوش از کامِ دہانِ لبِ شیریں | گر نغمہ کند ور نکند دل بفریبد
ور پردۂ عُشّاق و نہاوند و حجاز[۲]ست | از خنجرۂ مُطربِ مکروہ نزیبد

حکایت[۲۰] لقمان را گفتند کہ ادب از کہ آموختی گفت از بے ادباں ہر چہ از ایشاں در نظرم ناپسند آمد از فعلِ آں پرہیز کردم۔

قطعہ

نگویند از سرِ بازیچہ حرفے | کز ان ہندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیشِ ناداں | بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

حکایت[۲۱] عابدے را حکایت کنند کہ بشب دہ من بخورد ے و تا سحر

---

[۱] کرامت۔ کسی بزرگ کا وہ کارنامہ جس کو دوسرے نہ کر سکیں۔ تقرّب۔ نزدیکی۔ مطایبہ۔ مذاق۔ دل لگی۔ طالعِ میمون۔ نیک نصیبہ۔ بختِ ہمایوں۔ بابرکت مقدر۔ سماع۔ یعنی گانا سننا۔ مخالطت۔ گھل ملنا۔ کام۔ حلق۔ نغمہ۔ گانا۔ عشاق۔ موسیقی کے بارہ پردوں میں سے ایک پردہ کا نام ہے۔ جو تیسرے پہر چھیڑا جاتا ہے۔ نہاوند۔ وہ پردہ جس کو آدھی رات میں چھیڑا جاتا ہے۔ حجاز۔ وہ پردہ جس کو دوپہر میں چھیڑا جاتا ہے۔ خنجرہ۔ گلا

[۲۰] حکایت ۲۰ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کا فرض ہے کہ نادانوں کے انجام بد سے عبرت حاصل کریں۔ کہ۔ کدامیہ۔ ہر چہ از ایشان۔ یعنی اُن کا جو کام مجھے برا معلوم ہوا۔ اس کو میں نے چھوڑ دیا۔

نگویند۔ یعنی مردمان۔ از سر۔ بطور۔ بازیچہ۔ مرکب ہے باز ی یعنی کھیل کود۔ وچہ علامت تصغیر سے صاحب ہوش۔ عقلمند۔ یعنی عقلمند ہر اُس بات سے بھی نصیحت حاصل کر لیتا ہے جو بطور مذاق و دل لگی کے کہی جائے۔ حکمت۔ دانائی۔

[۲۱] حکایت ۲۱ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ کم کھانا درویشوں کا فرض ہے

ختمے بکردے[1] صاحبدلے بشنید و گفت اگر نیمۂ نان بخوردے و بخفتے بسیار ازیں فاضلتر بودے۔

قطعہ

اندروں از طعام خالی دار | تا درو نورِ معرفت بینی
تہی از حکمتی بعلّتِ آن | کہ پُری از طعام تا بینی

حکایت[2] (۲۲) بخشایش الٰہی گم شدہ را در مناہی چراغِ توفیق فرا راہ داشت تا بحلقۂ اہلِ تحقیق درآمد بیُمنِ درویشاں و صدقِ نفسِ ایشاں ذمائمِ اخلاقِ او بحمائدِ مُبدّل گشت دست از ہوا و ہوس کوتاہ کرد و زبانِ طاعناں در حقِ وے ہمچناں دراز کہ بر قاعدۂ اول ست و زُہد و صلاحش بے مُعوّل[3]۔

فرد

بعذر و توبہ تواں رستن از عذابِ خدای | ولیک نتواں از زبانِ مردم رست

طاقتِ جورِ زبانہا نیاورد و شکایت پیشِ پیرِ طریقت برد و گفت از زبانِ مردم برنجم جوابش داد کہ شکرِ ایں نعمت چگونہ گذاری کہ بہتر ازانی کہ می پندارندت

قطعہ

چند گوئی کہ بد اندیشد و حسود | عیب گویانِ منِ مسکین
گہ بخوں رنجیتنم برخیزند | گہ بہ بدخواستنم بنشینند

---

[1] ختمے بکردے۔ یعنی پورے قرآن کی تلاوت کر لیتا۔ مَن۔

[2] بہتر تولہ کا ہوتا ہے۔ نور معرفت۔ خدا کی معرفت کا نور۔ تہی۔ خالی۔ بینی۔ ناک یعنی چونکہ تو ناک تک پیٹ بھر لیتا ہے اس لئے دانائی سے تو خالی ہے۔ حکایت (۲۲)

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا داروں کے لعن طعن پر درویشوں کو رنجیدہ خاطر نہ ہونا چاہئے۔ بخشایش۔ مغفرت۔ مناہی۔ وہ باتیں جو حرام ہیں۔ چراغ توفیق۔ شمع ہدایت۔ فرا۔ آگے۔ داشت۔ نہا دیعنی اللہ کی مہربانی نے ایک گنہگار کے سامنے ہدایت کے راستہ کو روشن فرمادیا۔ حلقہ۔ جماعت اہل تحقیق۔ درویش۔ بیمن قدم۔ یعنی اُن کے دم قدم کی برکت سے۔ ذمائم۔ ذمیمہ کی جمع۔ برائی۔ حمائد۔ حمیدہ کی جمع۔ تعریف کے قابل بات۔ طاعنان۔ طاعن کی جمع۔ طعنہ زن۔

[3] بے معوّل۔ ناقابل اعتماد۔ رست۔ اگرچہ ماضی کا صیغہ ہے لیکن توان اور تواند اور توانست کے بعد ماضی مصدر کے معنی دیتی ہے۔ جور۔ ظلم۔ طریقت۔ تصوف۔ گزاری۔ ادا کنی۔ حسود۔ حاسد۔ گہ۔ گاہ۔

نیک باشی و بدت گوید خلق | به که بد باشی و نیکت بینند

لیک مرا کہ حُسنِ ظنِ خلائق درحقِ من بکمال[1] ست و من درعینِ نقصان

روا باشد اندیشہ کردن و تیمار خوردن

شعر

اِنِّی لَمُسْتَتِرٌ مِنْ عَیْنِ جِیْرَانِیْ | وَاللّٰہُ یَعْلَمُ اِسْرَارِیْ وَاِعْلَانِیْ

قطعہ

دَر بستہ بروئے خود ز مردم | تا عیب نگسترند مارا

دَر بستہ چہ سود عالم الغیب | دانائے نہان و آشکارا

حکایت[2] (۲۳) پیشِ یکے از مشائخِ کبار گلہ کردم کہ فلاں درحقِ من بفساد گواہی دادہ است گفت بصلاحش خجل کن۔

رباعی

تو نیکو روش باش تا بدسگال | بنقصِ تو گفتن نیابد مجال

چو آہنگِ بربط بود مستقیم | کے از دستِ مُطرب خورد گوشمال

حکایت[3] (۲۴) یکے را از مشائخ پرسیدند کہ حقیقتِ تصوّف چیست گفت ازیں پیش طائفہ بودند درجہاں بصورت پراگندہ و بمعنیٰ جمع و اکنوں خلقے اند بظاہر جمع و بدل پراگندہ۔

۱۰

پڑوسیوں کی نگاہ سے چھپا ہوا ہوں اور خدا میرے باطن اور میرے ظاہر کو جانتا ہے تاعیب نہ گسترند۔ یعنی میرا راز فاش نہ کردیں۔

حکایت (۲۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو دوسروں کے اعتراضوں سے اپنی اصلاح حال کرلینی چاہئے اور اعتراض کرنیوالے سے آمادہ پیکار نہ ہونا چاہئے۔ مشائخ شیخ کی جمع۔ کبار۔ بڑے بفساد گواہی دادہ است۔ مجھے مفسد کہا ہے بصلاحش شرمندہ کن۔ اس کو اپنی نیکی کے ذریعہ شرمندہ کردے۔ یعنی اپنے آپ کو نیک بنالے وہ اپنی غلط گوئی پر خود شرمندہ ہوجائے گا۔ بدسگال۔ برائی سوچنے والا۔ نقص۔ عیب۔ مجال گنجائش۔ آہنگ۔ آواز بربط۔ سارنگی۔ مطرب۔ گویا۔ گوشمال۔ کان اینٹھنا۔

حکایت (۲۴) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشی محض ترک دنیا کا نام نہیں ہے بلکہ باطن کو مکمل درویشوں کی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا چاہئے۔ مشائخ۔ شیخ کی جمع۔ بزرگ۔ پیر۔ تصوّف۔ لغوی معنیٰ اون کے کپڑے پہننا۔ اصطلاحی معنیٰ دل کو غیر اللہ سے پاک رکھنا۔ طائفہ۔ گروہ۔ بصورت پراگندہ یعنی بظاہر پریشان چونکہ گذر بسر کے اسباب ظاہری ان کے پاس نہ ہوتے تھے۔

قطعہ

چو ہر ساعت[1] از تو بجائے رود دل | بہ تنہائی اندر صفائے نہ بینی
ورت مال و جاہ است و زرع و تجارت | چو دل باخدا ایست خلوت نشینی

حکایت[2] (۲۵) یاد دارم کہ شبے در کاروانے ہمہ شب رفتہ بودم و سحر برکنارِ بیشہ خفتہ شوریدہ کہ دراں سفر ہمراہِ ما بود سحر گاہاں نعرہ بزد و راہِ بیاباں گرفت و یک نفس آرام نیافت چوں روز شد گفتمش آں چہ حالت بود گفت بُلبلاں را دیدم کہ بنالش در آمدہ بودند از درخت و کبکاں از کوہ و غوکاں از آب و بہائم از بیشہ اندیشہ کردم کہ مروت نباشد ہمہ در تسبیح و من در غفلت خفتہ کجا روا باشد۔

قطعہ

دوش مرغے بصبح مینالید | عقل و صبرم ببرد و طاقت و ہوش
یکے از دوستانِ مخلص را | مگر آوازِ من رسید بگوش
گفت باور نداشتم کہ ترا | بانگِ مرغے چنیں کند مدہوش
گفتم ایں شرطِ آدمیت نیست | مرغ تسبیح خوان و من خاموش

حکایت[3] (۲۶) وقتے در سفرِ حجاز طائفہ جوانانِ صاحب دل ہمراہِ ما

---

[1] چو ہر ساعت۔ یعنی جب تیرا دل بھٹکتا پھرتا ہے تو خلوت نشینی میں بھی دل مصفا نہ ہوگا۔ ورت۔ اگر ترا۔ زرع۔ کھیتی۔ دل باخدا ایست۔ خدا سے لو لگی ہوئی ہے۔ حکایت (۲۵)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو ذکر خداوندی کے ذریعہ دل میں نرمی پیدا کرنی چاہئے تاکہ تھوڑی تحریک سے لذت شوق خداوندی پیدا ہو سکے

[2] کاروان۔ قافلہ سحر۔ صبح۔ بیشہ بن۔ بیشہ۔ شوریدہ۔ عاشق مزاج۔ سحر گاہان۔ صبح کے وقت۔ نالش۔ گریہ۔ کبک۔ چکور۔ غوکاں۔ مینڈکیں۔ بہایم۔ چوپائے مروت۔ آدمیت۔ دوش۔ یعنی آخری رات۔ طاقت و ہوش۔ اے ببرد۔ مگر۔ شاید۔ بانگ۔ آواز۔ تسبیح۔ سبحان اللہ سبحان اللہ

[3] پڑھنا۔ حکایت (۲۶)۔ اس حکایت کا مقصود بھی وہی ہے جو حکایت ۲۵ کا ہے۔

بودند ہمدم و ہمقدم وقتہا زمزمہ[1] بکردندے و بیتے محققانہ برگفتندے وعارفے درسبیل منکرِ حالِ درویشاں بود و بیخبر از دردِ ایشاں تا برسیدیم بنخیلِ بنی ہلال کودکِ سیاہ از حیِّ عرب بدر آمد و آوازے برآورد کہ مرغ از ہوا در آورد شترِ عابد را دیدم کہ برقص اندر آمد و عابد را بینداخت و راہِ بیاباں گرفت و برفت گفتم اے شیخ در حیوانے اثر کرد و ترا ہمچناں تفاوت نمی کند

نظم

دانی چہ گفت مرا آن بُلبلِ سحری | تو خود چہ آدمئی کز عشق بیخبری
اشتر بشعرِ عرب در حالتست و طرب | گر ذوق نیست ترا کشتر طبع جانوری

شعر

وَعِنْدَ[2] ہُبُوْبِ النَّاشِرَاتِ عَلَی الرُّبٰی | تَمِیْلُ عُصُوْنٌ مِنْ لُبَانٍ لَا الْجَرَا الصَّلَدُ

مثنوی

بذکرش ہر چہ بینی در خروش ست | ولے داند دریں معنیٰ کہ گوش ست
نہ بُلبل بر گلش تسبیح خوانیست | کہ ہر خارے بہ تسبیحش زبانیست

حکایت[3] (۲۷) یکے را از ملوک مدّتِ عمر سپری شد و قائم مقامے نداشت

---

[1] زمزمہ۔ گنگنانا۔ عارف یعنی شریعت کو جاننے والا اور طریقت سے بے خبر۔ بخیل بنی ہلال۔ مکہ میں ایک جگہ کا نام ہے۔ کودک۔ نابالغ بچہ سیاہ۔ عموماً کالوں کی آواز اچھی ہوتی ہے۔ حیّ۔ قبیلہ۔ رقص۔ ناچ۔ تفاوت۔ تغیر۔ چہ آدمئی۔ یعنی تو بھی کیا آدمی ہے۔ حالت۔ حال کھیلنا طرب۔ مستی۔ ذوق۔ یعنی گانیکا چسکہ۔ کشت۔ طبع۔ کج طبیعت نادان۔ [2] وعند الخ۔ سبزہ زار میں تیز ہوا کے چلنے کے وقت بان کی شاخیں جھومتی ہیں نہ کہ سخت پتھر۔ بذکرش۔ یعنی خدا کی یاد میں۔ ولے۔ لیکن۔ نہ بلبل۔ یعنی نہ طرب بلبل۔ حکایت (۲۷) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ فقیر کو دنیاوی دولت کی طرف متوجہ نہ ہونا چاہئے

[3] یا سے کبھی سیری نہیں ہوتی اور نہ مال و دولت سے حقیقی سکون میسر آتا ہے۔ سپری شد۔ ختم شد۔

وصیّت[۱] کرد کہ بامداداں نخستیں کسے کہ از شہر در آید تاجِ شاہی بر سرِ وے نہید و تفویضِ مملکت بوے کنید اتّفاقاً اوّل کسے کہ در آمد گدائے بود ہمہ عمرِ او لقمہ اندوختہ و رقعہ بر رقعہ دوختہ ارکانِ دولت و اعیانِ حضرت وصیّتِ مَلِک بجا آوردند و تسلیمِ مفاتیحِ قِلاع و خزائن[۲] بدو کردند و مدّتے مُلک راند تا بعضے امرائے دولت گردن از اطاعتِ او بپیچانیدند و ملوک از ہر طرف بمنازعت برخاستند و بمقاومت لشکر آراستند فی الجملہ سپاہ و رعیّت بہم برآمدند و بر ہر طرفِ بلادِ از قبضۂ تصرّفِ او بدر رفت درویش ازیں واقعہ خستہ خاطری بود تا یکے از دوستانِ قدیمش کہ در حالتِ درویشی قرینِ او بود از سفر باز آمد و در چناں مرتبہ دیدش گفت مِنّت خدائے را عزّ و جل کہ بختِ بلندت یاوری کرد و اقبال و دولت رہبری تا گُلت از خار و خارت از پا برآمد اِنَّ مَعَ[۳] الْعُسْرِ یُسْرًا

شعر

شگوفہ گاہ شگفت ست و گاہ خوشیدہ | درخت وقت برہنہ ست و وقت پوشیدہ

گفت اے عزیز تعزیتم گوی کہ جائے تہنیت نیست انگہ کہ تو دیدی غمِ نانے داشتم و امروز غمِ جہانے۔

---

[۱] وصیت۔ موت کے وقت کی باتیں۔ بامداداں۔ صبح کا وقت۔ نخستیں۔ ابتدا۔ تفویض۔ سپرد کرنا۔ مملکت۔ حکومت۔ لقمہ اندوختہ۔ یعنی ایک ایک لقمہ بھیک مانگ کر جمع کرتا تھا۔ رقعہ۔ پیوند۔ اعیان۔ بڑے لوگ۔ حضرت۔ دربار۔ مفاتیح۔ مفتاح کی جمع۔ چابی۔ قلاع۔ قلعہ کی جمع ہے۔ [۲] خزائن۔ خزینہ کی جمع۔ خزانہ۔ بدو۔ باد۔ ناعدہ ہے کہ جب با۔ این۔ آن۔ او۔ پر داخل کرتے ہیں تو الف کو دال سے بدل دیتے ہیں۔ منازعت۔ لڑائی جھگڑا۔ مقاومت۔ مقابلہ۔ بہم برآمدند۔ ناراض ہو گئے۔ برخ۔ کچھ۔ بلاد۔ بلد کی جمع شہر۔ قرین۔ ساتھی۔ گلت از خار برآمد۔ تیرا پھول کانٹے سے نکل گیا۔ یعنی تو مصیبت سے چھوٹ گیا۔ یاوری۔ مدد۔ [۳] اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ بیشک ہر مصیبت کے ساتھ راحت ہے۔

شگوفہ۔ کلی۔ خوشیدہ۔ خشک۔ تعزیت۔ پرسا دینا۔ تہنیت۔ مبارکبادی۔

مثنوی

اگر دنیا بنا شد دردمندیم | وگر باشد بہرش[1] پائے بندیم
بلائے زینہاں آشوب تر نیست | کہ رنجِ خاطرست ارہست ورنیست

قطعہ

مطلب گر توانگری خواہی | جز قناعت کہ دولت است ہنی[2]
گر غنی زر بدامن افشاند | تا نظر در ثوابِ او نہ کنی
کز بزرگاں شنیدہ ام بسیار | صبرِ درویش بہ کہ بذلِ غنی

فرد

اگر بریاں کند بہرام[3] گورے | نہ چوں پائے ملخ باشد زمورے

حکایت[4] (۲۸) ابوہریرہ[5] رضی اللہ عنہ ہر روز بخدمت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمدے گفت یا اباہریرۃ زُرْ غِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا یعنی ہر روز میا تا محبت زیادہ شود صاحبدلے را گفتند بدیں خوبی کہ آفتاب ست نشنیدہ ایم کہ کسے او را دوست گرفتہ است و عشق آوردہ گفت از برائے آنکہ ہر روز می توانش دید مگر در زمستاں کہ

محجوب ست و محبوب

---

[1] بہر۔ محبت۔ جہاں آشوب۔ دنیا کو پریشان کرنیوالا۔ ار۔ اگر۔ مطلب۔ نہ چاہ۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔ ہنی۔ خوشگوار۔ غنی۔ مالدار۔ تا۔ ہرگز۔ کہ۔ بمعنی از۔ بذل غنی۔ مالدار کا خرچ کرنا۔ [2] بہرام عراق کا مشہور بادشاہ جس کو گورخر کے شکار کا بہت شوق تھا۔ گور۔ گورخر۔ ملخ۔ ٹڈی۔ مور۔ چیونٹی۔

۱۰

[4] اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو کثرت ملاقات سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

[5] ابوہریرۃ۔ آنحضور کے مشہور صحابی آپ کا نام عبدالرحمان ہے چونکہ ہریرہ۔ بلی کے بچے کو کہتے ہیں اور ان کو بلی کا بچہ پالنے کا شوق تھا اس لئے یہ لقب پڑ گیا تھا۔۔۔ زرنی غبا الخ۔ کبھی کبھی ملا کرو محبت بڑھیگی۔ محجوب۔ پردہ پوش۔

حکایت (۲۹) ۱۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کسی دوسرے کی ایسی حرکت پر مذاق نہ اڑانا چاہئے جو خود اُن سے سرزد ہونی ضروری ہے اور اضطراری حرکت معافی کے قابل ہوتی ہے

شعر

بدیدارِ مردم شدن عیب نیست | ولیکن نہ چندانکہ گویند بس
اگر خویشتن را ملامت کنی | ملامت نیاید شنیدن ز کس

حکایت (۲۹) ۱۲ یکے از بزرگاں بادے مخالف در شکم پیچیدن گرفت و طاقت ضبطِ آں نداشت پس بے اختیار از وے صادر شد گفت اے درویشاں مرا در نیچہ کردم اختیارے نبود و بزۂ وے بر من ننوشتند و راحتے بدرونِ من رسید شما نیز بکرم معذور دارید۔

شعر

شکم زندانِ بادست اے خردمند | ندارد ہیچ عاقل باد در بند
چو باد اندر شکم پیچد فرو ہل | کہ باد اندر شکم باریست بر دل

شعر

حریفِ گرانجانِ ناسازگار | چو خواہد شدن دست پیشش مدار

حکایت (۳۰) ۱۲ از صحبتِ یارانِ دمشقم ملالتے پدید آمدہ بود سر بریاباں قدس نہادم و با حیوانات اُنس گرفتم تا وقتے کہ اسیرِ قیدِ فرنگ شدم و در خندقِ طرابلس با جہودانم بکارِ گل داشتند یکے از رؤسائے

۱۰ جس کا طبیعت پر بوجھ ہو ناسازگار۔ ناموافق۔ دست پیش مدار۔ یعنی اس کو نہ روک۔ حکایت (۳۰) ۱۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو خانگی رنجشوں پر صبر سے کام لینا چاہئے۔ دمشق۔ ملک شام کا مشہور شہر ملال۔ رنج۔ قدس۔ ... بیت المقدس کے اطراف فرنگ۔ غالباً فرانس سے بنا ہے۔ تمام یورپ کے عیسائیوں پر فرنگی کا اطلاق ہوتا ہے۔ طرابلس۔ یہاں مراد شام کا مشہور شہر ہے۔ جہودان۔ یعنی عیسائی کفار۔ کارِ گل۔ مٹی اٹھانے کا کام

حلب[1] کہ سابقہ معرفتے درمیانِ ما بود گذر کرد و بشناخت گفت اینچہ حالتست کہ موجبِ ملالتست گفتم چگویم۔

قطعہ

ہمیگریختم از مردماں بکوہ و بدشت | کہ از خدای نبودم بدیگرے پرداخت
قیاس کن کہ چہ حالم بود دریں ساعت | کہ در طویلۂ نامردمم بباید ساخت

فرد

پائے در زنجیرِ پیشِ دوستاں | بہ کہ بابیگانگاں در بوستاں

بر حالتِ من رحمت آورد و بدہ دینار از قیدِ فرنگم باز خرید و باخویشتن بحلب برد دخترے داشت بنکاح من درآورد بکابینِ صد دینار چوں مدتے برآمد بدخوئی[2] و ستیزہ روئی آغاز کرد و زباں درازی کردن گرفت وعیشِ مرا منغص میکرد

شعر

زنِ بد در سرائے مردِ نیکو | ہمہ دریں عالم ست دوزخ او
زنیہار از قرینِ بد زنہار | وَقِنَا رَبَّنَا عَذَابَ النَّارِ

بارے زبانِ تعنت دراز کردہ ہمیگفت تو آں نیستی کہ پدرم ترا از قیدِ فرنگ بدہ دینار باز خرید گفتم بلے من آنم کہ بدہ دینار از قیدِ

[1] حلب۔ شام کا مشہور شہر جس کے آئینے مشہور تھے۔ ملالت۔ تکلیف۔ کوہ۔ پہاڑ۔ دشت۔ جنگل پرداخت۔ مشغول۔ طویلہ۔ طبل۔ بیاید ساخت۔ موافقت کرنی پڑے۔

[2] بدخوئی۔ کج خلقی ستیزہ روئی۔ جھگڑالو پن۔ منغص۔ مکدر سرائے مردِ نیکو۔ نیک آدمی کا گھر۔ زنہار وزنہار۔ پناہ۔ الحذر۔ وَقِنَا الخ۔ خدا ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔ بارے ایک مرتبہ۔ تعنت۔ سرکشی

۵۱ بدست تو گرفتار کرد۔ یعنی مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ تیرا مہر نشان درہم ادا کر کے طلاق دے سکوں۔ گوسفند۔ بکری۔ گرگ۔ بھیڑیا۔
۵۲ کارد بر حلقش بمالید۔ اس کے گلے پر چھری چلادی۔ روان۔ بالفتح جان۔ چنگال۔ پنجہ۔ عاقبت خود گرگ بودی۔ انجام کار تو

فرنگم باز خرید و بصد دینار بدستِ تو گرفتار کرد۔

اشعار

شنیدم گوسپندے را بزرگے | رہانید از دہان و دستِ گرگے
شبانگہ کارد بر حلقش بمالید | رَوانِ گوسفند از وے بنالید
کہ از چنگالِ گرگم در ربودی | چو دیدم عاقبت خود گرگ بودی

حکایت (۳۱) یکے از پادشاہاں عابدے را پرسید کہ عیال داشت اوقات عزیزت چوں میگذرد گفت ہمہ شب در مناجات و سحر در دعائے حاجات و ہمہ روز در بندِ اخراجات مَلِک را مضمونِ اشارتِ عابد معلوم گشت فرمود تا وجہِ کفافِ او معیّن دارند تا بارِ عیال از دلِ او برخیزد

مثنوی

اے گرفتار پائے بندِ عیال | دگر آزادگی مبند خیال
غمِ فرزند و نان و جامہ و قُوت | بازت آرد ز سیر در ملکُوت
ہمہ روز اتفاق میسازم | کہ بشب با خدای پردازم
شب چو عقدِ نماز بر بندم | چہ خورد بامداد فرزندم

حکایت (۳۲) یکے از متعبّداں در بیشہ زندگانی کردے و برگِ درختاں

۵۱ خود بھیڑیا ثابت ہوا۔
حکایت (۳۱) ۵۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقراء کو حتی الامکان خانہ داری سے بچنا چاہئے۔ اس سے معنوی کمال میں فرق پڑتا ہے۔ عابد۔ عبادت گذار۔ عیال۔ وہ لوگ جن کے اخراجات برداشت کرنے پڑیں۔ مناجات۔ سرگوشی بند اخراجات۔ اخراجات کا فکر۔ مضمون اشارت۔ اشارہ کا مطلب کفاف۔ وہ مال جو ضروریات کے لئے کافی ہو۔ دگر۔ پھر۔ ملکوت۔ یعنی عالم بالا۔ اتفاق می سازم۔ پختہ ارادہ کرتا ہوں شب چو عقد نماز بر بندم۔ رات کو جب نماز کی نیت باندھتا ہوں۔ اس کی جزا محذوف ہے یعنی۔ ایں خطرہ بخاطر میگذرد۔ مصرع ثانی اس جزاء کا بیان ہے

حکایت (۳۲) ۵۳ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو زر اور زر پرستوں سے احتراز چاہئے۔ ورنہ دنیا اور آخرت کی رسوائی اٹھانی پڑتی ہے۔ متعبد۔ بتکلف عبادت گذار۔ بیشہ۔ بن۔

خوردے پادشاہے بحکمِ زیارت[۱] نزدیک وے رفت گفت اگر مصلحت بینی بشہر از برائے تو مقامے بسازم کہ فراغِ عبادت ازیں بہ دست دہد و دیگراں ہم ببرکاتِ انفاسِ شما مستفید گردند و بمصالحِ اعمالِ شما اقتدا کنند زاہد را ایں سخن قبول نیامد روی برتافت یکے وزیراں گفتش پاس خاطرِ ملک رارواباشد کہ دوسہ روزے بشہر آئی و کیفیتِ مکان معلوم کنی پس اگر صفائیِ وقتِ عزیزاں را از صحبتِ اغیار کدورتے باشد اختیار باقیست آوردہ اند کہ عابد بشہر درآمد و بستانسرائے خاص ملک بدو پرداختند مقامے دلکشای روان آسای چوں بہشت۔

مثنوی

گلِ سُرخش[۲] چو عارضِ خوباں | سنبلش ہمچو زُلفِ محبوباں
ہمچناں از نہیبِ بردِ عجوز | شیر ناخوردہ طفلِ دایہ ہنوز

شعر

وَ اَفانِینُ[۳] عَلَیہَا جُلَّنَارٌ | عُلِّقَتْ بِالشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارٌ

ملک در حال کنیزکِ ماہرو پیشِ او فرستاد کہ وصفش اینست

شعر

ازیں مہ پارۂ عابد فریبے | ملایک صورتے طاؤس زیبے

۱؎ بحکم زیارت۔ بنا بر ملاقات۔ فراغ۔ یکسوئی۔ انفاس۔ سانس۔ اقتدا۔ پیروی۔ وقت عزیزاں۔ آنجناب کا وقت۔ اغیار۔ غیر لوگ۔ بستانسرائے۔ وہ محل جو باغ میں ہو۔ رواں آسای۔ روح کے لئے باعث سکون۔

۲؎ گل سرخ۔ گلاب کا پھول۔ عارض۔ رخسار۔ خوباں۔ حسین۔ سنبل۔ بالچھڑ۔ نہیب۔ لوٹ مار۔ برد۔ ٹھنڈک۔ عجوز۔ جاڑے کے چلے میں ایک ہفتہ جو سخت جاڑے کا آتا ہے۔ اس کو ایام عجوز کہا جاتا ہے ہم چناں الخ۔ یعنی اس باغیچہ کا گلاب و سنبل باوجود ایام عجوز کی سردی کے (جو کہ خزاں کا موسم ہے) ویسا ہی تھا جیسا کہ موسم بہار میں اُن کی نزاکت اس نرم نازک بچہ کی طرح تھی جس نے ابھی دایہ کا دودھ بھی نہ پیا ہو

۳؎ وَ اَفانِین الخ۔ درختوں کی وہ شاخیں۔ جن پر گلِ انار لگا ہوا ہے۔ (ایسی معلوم ہوتی ہیں جیسے کہ) سبز درخت پر آگ لٹکا دی گئی ہو۔ گلِ انار کو آگ سے تشبیہ دی گئی ہے بلہ دی۔ چاند جیسے مکھڑے والی۔ ازیں مہ پارہ الخ۔ اس چاند کے ٹکڑے سے زاہد بھی۔ فریب میں مبتلا ہو جائے۔ فرشتہ صورت۔ مور جیسی زینت والی۔

کہ بعد از دیدنش صورت نہ بندد | اوجودِ پارسایاں را شکیبے

ہمچناں در عقبش غلامے بدیع الجمال لطیف الاعتدال۔

قطعہ

ہلک الناس حولہ عطشاً | وہو ساقٍ یری ولا یسقی

زیدہ از دیدنش نگشتے سیر | ہمچنان کز فرات مستسقی

عابد از طعامہائے لذیذ خوردن گرفت و کسوتہائے لطیف پوشیدن و از فواکہ و مشموم و حلاوات تمتع یافتن و در جمالِ غلام و کنیزک نظر کردن کہ خردمنداں گفتہ اند زلفِ خوباں زنجیر پائے عقل ست و دامِ مرغِ زیرک

بیت

در سرِ کارِ تو کردم دل و دین با ہمہ دانش | مرغِ زیرک بحقیقت منم امروز تو دانے

فی الجملہ دولتِ وقتِ مجموعش بزوال آمد چنانکہ گفتہ اند

قطعہ

ہر کہ ہست از فقیہ و پیر و مرید | وز زباں آوراں پاک نفس

چوں بہ دنیائے دوں فرود آمد | بعسل در بماند ہمچو مگس

بار دیگر ملک بدیدنِ او رغبت کرد عابد را دید از ہیاتِ نخستین بگردیدہ

مناسب اعضاء والا۔ ہلک الناس الخ۔ دنیا اس کے اردگرد پیاسی مری ہے، وہ ایسا ساقی ہے جو دیکھ رہا ہے اور کسیکو نہیں پلاتا۔ فرات کوفہ کی مشہور نہر مستسقی۔ وہ شخص جسکو استسقاء کی بیماری ہو۔ جو پانی پینے سے کبھی سیراب نہیں ہوتا۔ کسوت۔ لباس لطیف۔ پاکیزہ۔ فواکہ۔ فاکہۃ کی جمع۔ پھل مشموم۔ خوشبو۔ حلاوات۔ حلوے۔ دام۔ جال۔ مرغ زیرک۔ چالاک پرند۔ سر کار۔ خواہش۔ دانش۔ سمجھ۔ وقت مجموع۔ حالتِ اطمینان قلبی۔ (جو عبادت و ریاضت سے حاصل تھی) زباں آوراں۔ اہل سخن۔ پاک نفس۔ پاک کلام۔ مگس۔ مکھی۔ عسل۔ شہد۔ ہیئت نخستین۔ پہلی حالت۔

وسرخ وسفید برآمدہ وفربہ شدہ وبر بالشِ[1] دیبا تکیہ زدہ وغلامِ پری پیکر
بمروحۂ طاؤسی بربالائے سر ایستادہ بر سلامتِ حالش شادمانی کرد
واز ہر دے سخن گفتند تا مَلِک با نجامِ سخن گفت چنانکہ من ایں
ہر دو طائفہ را دوست میدارم کس ندارد یکے علماء و دیگر زُہّاد وزیر
فیلسوفِ جہاندیدہ حاذق کہ با وبود گفت اے خداوندِ روئے زمیں
شرطِ دوستی آنست کہ باہر دو طائفہ نکوئی کنی علمارا زبدہ تا دیگر بخوانند
وزاہداں را چیزے مدہ تا زاہد بمانند

قطعہ

خاتونِ خوبصورت وپاکیزہ روی را | نقش ونگار وخاتمِ فیروزہ گو مباش
درویشِ نیک سیرت وفرخندہ روی را | نانِ رباط ولقمۂ دریوزہ گو مباش

فرد

تا[2] مراہست دیگرم باید | اگر نخوانند زاہدم شاید

فرد

نہ زاہد را درم باید نہ دینار | چو بستد زاہدے دیگر بدست آر

قطعہ

آں را کہ سیرتِ خوش وسرّیست با خدا | بے نانِ وقف ولقمۂ دریوزہ زاہد است

[1] بالش - تکیہ - تکیہ زدن - ٹیک لگانا - پری پیکر - پری جیسے جسم والا - مروحہ طاؤسی - مور کے پروں کا بنا ہوا پنکھا - زہاد - زاہد کی جمع - پاکدامن - فیلسوف - دانا - حاذق - ماہر - تا دیگر بخوانند یعنی پڑھنے لکھنے کا کمال حاصل کرلیں - گو مباش - کہدو کہ نہو یعنی کوئی ضرورت نہیں - فرخندہ - مبارک - رباط - مسافر خانہ - دریوزہ - بھیک - [2] تا مرا ہست الخ یعنی جب تک میرے اندر "اور چاہیئے" کا مضمون باقی ہے - تو میں اس قابل ہوں کہ مجھے درویش نہ کہیں - چو بستد الخ - یعنی اگر کوئی زاہد وصول کرنے لگے تو وہ حقیقتاً زاہد نہیں ہے - کسی دوسرے زاہد کی تلاش کرو -

سرّیست باخدا - خدا کے ساتھ راز ونیاز ہے - وقف - خیرات - دریوزہ - بھیک -

انگشت خوبروی و بنا گوش دلفریب | بے گوشوار و خاتم فیروزہ شاہد ست

حکایت[۳۳] **مطابقِ ایں سخن** ہمچنیں پادشاہے را لہمے پیش آمد گفت اگر انجامِ ایں حالت بمرادِ من برآید چندیں درم دہم زاہداں را چوں حاجتش برآمد و تشویشِ خاطرش برفت وفائے نذرش بوجودِ شرط لازم آمد یکے را از بندگانِ خاص کیسۂ درم داد تا بزاہداں صرف کند گویند غلامے عاقل و ہشیار بود ہمہ روز بگردید و شبانگہ باز آمد و درہم را بوسہ داد و پیشِ ملک نہاد و گفت زاہداں را چندان کہ طلب کردم نیافتم گفت ایں چہ حکایت ست انچہ من دانم دریں چہار صد زاہد ست گفت اے خداوندِ جہاں آنکہ زاہد ست نمی ستاند و آنکہ می ستاند زاہد نیست ملک بخندید و ندیماں را گفت چندانکہ مراد حق درویشاں و خداپرستاں ارادت ست و اقرار ایں شوخ دیدہ را عداوت ست و انکار حق بجانبِ اوست

شعر

زاہد کہ درم گرفت و دینار | زاہد ترازو یکے بدست آر

حکایت[۳۴] یکے از علمائے راسخ را پرسیدند چہ گوئی در نانِ وقف

حکایت[۳۳] ۱۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو مال و زر قبول کرنے سے احتراز چاہیئے ہم۔ دشوار کام۔ تشویش۔ پریشانی۔ نذر۔ منت۔ کیسہ۔ تھیلی۔ درہم را بوسہ داد۔ چونکہ درہموں پر بادشاہ کا نام کندہ تھا اس لئے ان کو چوما۔

ایں چہ حکایت است

یہ کیا قصہ ہے

ندیمان۔ ندیم کی جمع۔ مصاحب۔ شوخ دیدہ۔ بے حیا۔ زاہد ترازو۔ یعنی حقیقی زاہد کو تلاش کرو۔ حکایت[۳۴] ۵۲ اس حکایت کا منشاء یہ ہے کہ درویشوں کا فرض ہے کہ خیرات کا روپیہ پیسہ بقدر ضرورت حاصل کریں۔ راسخ۔ کامل۔ نان وقف۔ خیراتی روٹی۔

گفت اگر نان از بہرِ جمعیّتِ[1] خاطر می ستانند حلال ست و اگر جمع از بہرِ نان می نشیند حرام۔ **بیت**

نان از برائے کُنجِ عبادت گرفتہ اند | صاحبدلاں نہ کُنجِ عبادت برائے نان

حکایت[35] درویشے بمقامے درآمد کہ صاحبِ آں بُقعہ کریم النّفس بود طائفۂ اہلِ فضل در صحبتِ او ہر یکے بذلہ و لطیفہ ہمی گفتند و درویش راہِ بیاباں قطع کردہ بود و ماندہ شدہ و چیزے نخوردہ یکے ازاں میاں بطریقِ ظرافت گفت ترا ہم چیزے بباید گفت مرا چوں دیگراں فضل و ادبے نیست و چیزے نخواندہ ام بیک بیت از من قناعت کنید ہمگناں برغبت گفتند بگو گفت **شعر**

من گُرسنہ دربرابرِ سُفرۂ ناں | ہمچو عزبم بر درِ حمّامِ زناں

یاراں نہایتِ عجز او بدانستند و سُفرہ پیشِ او آوردند صاحبِ دعوت گفت اے یارِ زمانے توقّف کن کہ پرستارانم کوفتہ بریاں ہمی سازند درویش سر برآورد و بخندید و گفت **شعر**

کوفتہ بر سُفرۂ من گو مباش | کوفتہ رانانِ تہی کوفتہ است

حکایت[36] مریدے گفت پیر را چہ کنم کز خلائق برنج اندرم ازبس کہ

---

[1] جمعیت خاطر۔ سکون قلبی۔ کنج۔ گوشہ۔

حکایت (۳۵)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویشوں کو کھانے پینے میں سادگی اختیار کرنی چاہئے۔ صاحب۔ مالک۔ بقعہ۔ سرزمین۔ کریم النفس۔ شریف۔ بذلہ۔ عمدہ کلام۔ لطیفہ۔ پر لطف بات۔ ظرافت۔ خوش طبعی۔

چیزے بباید یعنی کچھ آپ بھی کچھ فرمائیں۔ قناعت۔ صبر۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ سُفرہ۔ دسترخوان۔ عزب۔ بے بیوی۔ توقف کن۔ ٹھہر جاؤ۔ پرستار۔ نوکر۔ گو مباش۔ کہدو نہ ہو یعنی کوئی ضرورت نہیں کوفتہ۔ تھکا ماندہ۔ نان تہی۔ خالی روٹی۔

حکایت (۳۶)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ سوال کرنا بری بات ہے۔ درویشوں کو اُس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ برنج اندرم۔ میں تکلیف میں ہوں۔ ازبس۔ اس لئے

بزیارتِ من ہمی آیند و اوقاتِ مرا از ترددِ[1] ایشان تشویش می باشد گفت ہر چہ درویشانند مر ایشاں را وا مے بدہ و انچہ توانگرانند از ایشاں چیزے بخواہ کہ یکے گردِ تونگردند[2] بیت

گر گدا پیشروِ لشکرِ اسلام بود | کافر از بیمِ توقع برود تا درِ چین

حکایت[3] (۳۷) فقیہے پدر را گفت ہیچ ازیں سخنانِ دلاویز رنگینِ متکلماں در من اثر نمیکند بحکمِ آنکہ نمی بینم مر ایشاں را کردارے موافقِ گفتار

مثنوی

ترکِ دنیا بمردم آموزند | خویشتن سیم و غلّہ اندوزند
عالمے را کہ گفت باشد و بس | ہر چہ گوید نگیرد اندر کس
عالم آں کس بود کہ بد نکند | نہ بگوید بخلق و خود نہ کند

آیت[4] اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ

بیت

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند | او خویشتن گم ست کرا رہبری کند

پدر گفت اے پسر مجرّد ایں خیالِ باطل نشاید روی از تربیتِ ناصحاں بگردانیدن و علما را بضلالت منسوب کردن و در طلبِ عالمِ معصوم از

(۳۷) ختم ہو جاتی ہے۔ حکایت

[1] اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو عالموں کی شان میں کسی قسم کی گستاخی نہ کرنی چاہیئے۔ اور ان کی برائیوں سے قطع نظر کر کے اُن کی خوبیوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

فقیہہ۔ دین کی سمجھ رکھنے والا۔ متکلمان۔ واعظین کردار۔ عمل۔ گفتار۔ قول۔

ترکِ دنیا الخ۔ دوسروں کو دنیا داری چھوڑنیکا وعظ سناتے ہیں۔ گفت۔ گفتگو۔ عالمے را۔ یعنی جو عالم اپنے کہے پر خود عامل نہ ہو۔ نگیرد اندر کس۔ کسی کے دل میں نہیں بیٹھتی۔

[2] اتامرون الخ۔ آیا تم لوگوں کو بھلائی کا حکم دیتے ہو اور خود اپنے آپ کو بھلائے بیٹھے ہو۔ کامرانی۔ مقصد براری۔ او خویشتن گم است۔

یعنی وہ خود بھٹکا ہوا ہے۔ دوسروں کو کیا راستہ دکھائے گا۔ نشاید۔ مناسب نہیں۔ ضلالت۔ گمراہی۔ معصوم۔ بے گناہ۔

فوائدِ علم محروم ماندن ہمچو نابینائے کہ شبے در وحل[1] افتادہ بود و می گفت
آخر اے مسلماناں چراغے فراہِ من دارید زنے فارحہ بشنید و گفت
تو کہ چراغ نمی بینی بچراغ چہ بینی ہمچنیں مجلسِ وعظ چوں کلبۂ بزّاز[2] ست آنجا
تا نقدے ندہی بضاعتے نستانی و اینجا تا ارادتے نیاوری سعادتے نبری

قطعہ

گفتِ[2] عالم بگوشِ جاں بشنو | ور نماند بہ گفتنش کردار
باطل ست انچہ مدّعی گوید | خفتہ را خفتہ کے کند بیدار
مرد باید کہ گیرد اندر گوش | ورنہ شت ست پند بر دیوار

قطعہ

صاحبدلے بمدرسہ آمد ز خانقاہ | بشکستہ عہدِ صحبتِ اہلِ طریق را
گفتم میانِ عالم و عابد چہ فرق بود | تا کردی اختیار ازاں ایں فریق را
گفت او گلیم خویش بدر میبرد ز موج | ویں جہد میکند کہ بگیرد غریق را

حکایت[3] یکے بر سرِ راہے خفتہ بود و زمامِ اختیار از دست رفتہ عابدے بروے گذر کرد و دراں حالتِ مستقبحِ او نظر کرد جواں از خوابِ مستی سر برآورد و گفت وَاِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا کِرَامًا[4]

اس کے قول کے مانند ہو۔ مدّعی۔ غلط دعویٰ کرنیوالا۔ خفتہ را خفتہ کے کند بیدار۔ غلط ہے بسا اوقات برا بھلائی کا سبب بجاتا ہے نبشت ست۔ مدرسہ۔ جہاں شریعت کی تعلیم دی جاتی ہے۔ خانقاہ۔ جہاں تصوّف کی تعلیم دیجاتی ہے اہلِ طریق۔ صوفیاء۔ گفت الخ۔ یعنی صوفی صرف اپنی کملی کو بچاتا ہے اور عالم ڈوبوں کو پار لگاتا ہے۔ یعنی عابد کی عبادت کا صرف اسی کی ذات کو فائدہ ہے۔ اور عالم کے علم سے دوسرے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ حکایت[3] اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ گنہگاروں کو دیکھ کر درویش ترس کھائیں۔ اُن کی پردہ پوشی کریں اور اپنی نیکی کو فضل خداوندی سمجھتے ہوئے اس پر گھمنڈ نہ کریں۔ خفتہ بود۔ یعنی اونگھ رہا تھا۔ زمام۔ باگ۔ از دست رفتہ۔ یعنی بے قابو تھا۔ مستقبح۔ بری۔ خوابِ مستی۔ نشیلی نیند۔ وَاِذَا الخ۔ جب وہ بیہودگی کے پاس سے گذرتے ہیں تو شریفانہ طور پر گذر جاتے ہیں۔

۵۱ اذا رأیت الخ۔ جب تو کبھی گنہگار کو دیکھے تو پردہ پوش اور بردبار بنجا۔ اے وہ شخص جو میرے کام کو برا سمجھتا ہے تو شریف بنکر کیوں نہیں گذر جاتا۔ متاب۔ یعنی اے پارسا گنہگار کو دیکھ کر منہ نہ موڑ۔ بخشایندگی۔ مہربانی۔ ناجوان مرد۔ بے ہمت جوان مرد۔ بہادر۔

شعر

إذا رأیت أیها کن ساترا وحلیما | یا من یقبح أمری لم لا تمر کریما

قطعہ

متاب اے پارسا روی از گنہگار | بخشایندگی در وے نظر کن
اگر من ناجوانمردم بکردار | تو بر من چوں جوانمرداں گذر کن

حکایت (۳۹)

۵۲ اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویشوں کو جاہلوں کی ایذا رسانی پر صبر کرنا چاہئے۔ رندان۔ بے شرع لوگ۔ ناسزا۔ نامناسب۔ خرقہ۔ کفنی جامۂ رضا یعنی اس کو پہنکر راضی برضا رہنا چاہئے کسوت۔ لباس۔ تحمل۔ برداشت۔ بیمرادی۔ ناکامی۔ مدعی۔ یعنی جھوٹا دعوی کرنے والا۔ ۵۳ دریائے فراوان۔ جسمیں بہت زیادہ پانی ہو۔ تیرہ۔ گدلا۔ تنک آبست تھوڑے پانی میں ہے۔ کہ بعفو الخ۔ دوسروں کو معاف کرنے سے تیرے گناہ جھڑیں گے۔ خاک شو۔ یعنی مرکر مٹی میں ملنے سے پہلے ہی مری مٹی کے بنجاؤ

حکایت (۳۹) ۵۲ طائفۂ رندان بخلافِ درویشے بدر آمدند و سخنان ناسزا گفتند و بزدند و برنجانیدند شکایت از بیطاقتی پیشِ پیرِ طریقت بردکہ چنیں حالے رفت گفت اے فرزند خرقۂ درویشاں جامۂ رضاست ہر کہ دریں کسوت تحملِ بیمرادی نکند مدعیست نہ درویش و خرقہ بر و حرام ست

فرد

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ | عارف کہ برنجد تنک آبست ہنوز

قطعہ

گر گزندت رسد تحمل کن | کہ بعفو از گناہ پاک شوی
اے برادر چو عاقبت خاکست | خاک شو پیش از انکہ خاک شوی

Website:NewMadarsa.blogspot.com

حکایت (۴۰) ۱ اس حکایت میں رایت (جھنڈا) سے مراد وہ سالک ہے جو راہِ سلوک میں محنت شاقہ کرنے کے بعد اپنی ریاضت پر فخر کرتا ہے۔ اور محروم رہ جاتا ہے۔ پردہ۔ سے مراد وہ آدمی ہے۔ جو بدون ریاضت ومحنت اپنی فروتنی اور انکساری کی بنا پر تجلیات خداوندی کا مشاہدہ کرنے لگتا ہے غرضیکہ مقصد یہ ہے کہ تکبر اور غرور بری بلا ہے۔

حکایت (۴۰) ۱ منظوم

ایں حکایت شنو کہ در بغداد — رایت و پردہ را خلاف افتاد

رایت از گردِ راہ و رنجِ رکاب — گفت با پردہ از طریقِ عتاب

من و تو ہر دو خواجہ تاشانیم — بندۂ بارگاہِ سلطانیم

من ز خدمت دمے نیاسودم — گاہ و بیگاہ در سفر بودم

تو نہ رنج آزمودۂ نہ حصار — نہ بیابان و باد و گرد و غبار

قدمِ من بسعی پیشتر ست — پس چرا عزتِ تو بیشتر ست

تو بر بندگانِ مہ روئی — با کنیزان یاسمن بوئی

من فتادہ بدستِ شاگرداں — بسفر پائے بند و سر گرداں

گفت من سر بر آستاں دارم — نہ چو تو سر بر آسماں دارم

ہر کہ بیہودہ گردن افرازد — خویشتن را بگردن اندازد

خواجہ تاش۔ دراصل تاش خواجہ ہے۔ تاش۔ غلام۔ خواجہ۔ آقا۔ بارگاہ۔ دربار۔ گاہ و بیگاہ۔ وقت بے وقت۔ نہ حصار۔ یعنی تو نے کبھی لڑائی کو بھی نہیں آزمایا۔ سعی۔ بھاگ دوڑ۔ یاسمن چنبیلی۔ شاگردان۔ شاگردان۔ بسفر پائے بند۔ پیر میں سفر کی بیڑی ہے۔ سر بر آستاں دارم۔ چوکھٹ پر سر رگڑتا ہوں سر بر آسماں داشتن۔ تکبر کرنا۔ بگردن اندازد۔ سر کے بل گراتا ہے۔

حکایت (۴۱) ۲ یکے از صاحبدلاں زور آزمائے را دید بہم برآمدہ و کف بر دہاں انداختہ گفت ایں را چہ حالتست گفتند فلاں دشنام دادش گفت ایں فرومایہ ہزار من سنگ برمیدارد و طاقتِ سخنے نمی آرد

قطعہ

لافِ سر پنجگی و دعوئے مردی مگذار — عاجزِ نفسِ فرومایہ چہ مرد و چہ زنے

حکایت (۴۱) ۲ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ بہادری دراصل نفس پر قابو حاصل کر لینا ہے۔ زور آزما۔ پہلوان۔ بہم برآمدہ۔ غصہ میں بھرا ہوا۔ کف بر دہان انداختہ۔ منہ سے جھاگوں نکالے ہوئے۔ نفسِ فرومایہ۔ کمینہ نفس۔ لاف خودستائی۔ سر پنجگی۔ پہلوانی۔ مردی۔ مردانگی۔ چہ مرد۔ چہ زنے۔ خواہ مرد ہو یا عورت۔

گرت از دست برآید دہنے شیریں کن | مردی آں نیست کہ مشتے بزنی بر دہنے

قطعہ

اگر خود بر در پیشانیے پیل | نہ مرد ست آنکہ در وے مردمی نیست
بنی آدم سرشت از خاک دارند | اگر خاکی نباشد آدمی نیست

حکایت (۴۲) بزرگے را پرسیدم از سیرتِ اخوانِ صفا گفت کمینہ آنکہ مرادِ خاطرِ یاراں بر مصالحِ خویش مقدم دارد حکما گفتہ اند برادر کہ دربندِ خویش ست نہ برادر ست و نہ خویش ست

فرد

ہمرہ اگر شتاب کند در سفر بایست | دل در کسے مبند کہ دل بستۂ تو نیست

فرد

چوں نبود خویش را دیانت و تقوے | قطع رحم بہتر از مودتِ قربے

یاد دارم کہ یکے مدعی دریں بیت بر قولِ من اعتراض کردہ بود و گفتہ کہ حق تعالیٰ در کتابِ مجید از قطعِ رحم نہی کردہ است و بمودتِ ذوالقربیٰ فرمودہ و اینچہ تو گفتی مناقضِ آنست گفتم آیت وَاِنْ جَاهَدَاكَ عَلٰى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا۔

خواہ وہ قریبی عزیز ہی کیوں نہوں۔ سیرت۔ خصلت۔ اخوانِ صفا۔ فقرائے کامل۔ کمینہ۔ کمتر۔ مرادِ خاطرِ یاراں۔ دوستوں کی دلی تمنا۔ بر مصالح خویش یعنی اپنی مصلحتوں پر دوستوں کے مقاصد کو ترجیح دے۔ دربندِ خویش است۔ اپنی فکر میں لگا ہوا ہے۔ نہ خویش است۔ نہ اپنا ہے۔ ہمراہ۔ ساتھی۔ اگر شتاب کند۔ یعنی اگر تیرا ساتھی سفر میں جلدی کرتا ہے تو تو ٹھہر جا۔ دیانت۔ دینداری۔ تقویٰ۔ پرہیزگاری۔ قطع رحم۔ رشتہ داروں سے تعلقات منقطع کرنا۔ مودت۔ محبت۔ قربیٰ۔ رشتہ دار۔ مناقض۔ برخلاف۔ وان جاہداک الخ۔ یعنی اگر والدین تیرے

مر ہوں کہ تو میرے ساتھ ایسی چیزوں کو شریک بنائے جن کا تجھے علم بھی نہیں، تو تو ان کا کہنا

[1] بیگانہ از خدا۔ خدا سے دُور۔ بیگانہ۔ غیر۔ آشنا۔ خدا شناس۔ [2] حکایت (۴۳) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ درویشوں کو بدعادتیں چھوڑ دینا ضروری ہیں۔ دخترک۔ یعنی بیچاری لڑکی۔ کفش دوز۔ موچی۔ مردک۔ یعنی ذلیل مرد۔ سنگدل۔

بیت

ہزار خویش کہ بیگانہ[1] از خدا باشد | فدائے یک تنِ بیگانہ کاشنا باشد

حکایت[2] (۴۳) منظوم

پیر مردے لطیف در بغداد | دخترک را بہ کفش دوزے داد
مردکِ سنگدل چناں بگزید | لبِ دختر کہ خون ازو بچکید
بامداداں پدر چناں دیدش | پیشِ داماد رفت و پرسیدش
کاے فرومایہ ایں چہ دندانست | چند خائی لبش نہ انبان ست
بمزاحت نگفتم ایں گفتار | ہزل بگذار و جد ازو بردار
خوئے بد در طبیعتے کہ نشست | نرود جز بوقتِ مرگ از دست

حکایت (۴۴) آوردہ اند کہ فقیہے دخترے داشت بغایت زشت رو بجائے زناں رسیدہ باوجود جہاز و نعمت کسے در مناکحتِ او رغبت نمیکرد

فرد

زشت باشد دبیقی و دیبا | کہ بود بر عروسِ نازیبا

فی الجملہ بحکمِ ضرورت باضریرے عقدِ نکاحش بستند و آوردہ اند کہ حکیمے دراں تاریخ از سراندیپ آمدہ بود کہ دیدۂ نابیناراروشن ہمیکرد

بے رحم۔ ایں چہ دندان است۔ ایسے بھی کیا دانت۔ انبان۔ ذری۔ مزاح۔ مذاق۔ ہزل۔ مذاق۔ جد۔ سنجیدہ بات۔ حکایت (۴۴) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ درویش کو دوسروں کے فائدے کی خاطر اپنا نقصان گوارہ کرنا چاہیے۔ فقیہ۔ دانشمند۔ زشت رو۔ بدصورت۔ بجائے زناں رسیدہ۔ یعنی جوان ہوگئی۔ جہاز۔ جہیز۔ مناکحت۔ نکاح کرنا۔ دبیقی۔ مصر کے گاؤں۔ دبیق کا بنا ہوا ریشمین کپڑا۔ دیبا۔ زربفت۔ عروس۔ دُلہن۔ بحکم ضرورت۔ مجبوراً۔ ضریر۔ نابینا۔ حکیم۔ طبیب۔ سراندیپ۔ سیلون۔ شوئے۔ شوہر۔

حکایت (۴۵) ۵۱ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ درویش کو اپنی اصلاح کے لئے فقر پر راضی اور باطنی اوصاف کے ساتھ شریعت پر قائم رہنا چاہیے۔ دیدۂ استحقار۔ ذلت کی نگاہ۔ فراست۔ سمجھداری۔ جیش لشکر۔ کامراں۔ کامیاب۔ ۵۲

فقیہ را گفتند چرا اولادِ خود را علاج نکنی گفت ترسم کہ بینا شود و دختر را طلاق دہد ع شوئے زنِ زشت روئے نابینا بہ

حکایت (۴۵) ۵۱ پادشاہے بدیدۂ استحقار در طائفۂ درویشاں نظر کردے یکے ازاں میاں بفراست بجای آورد و گفت اے ملکِ مادریں دنیا بہ عیش از تو خوشتریم و بہ جیش از تو مکترم و بمرگ برابریم و بقیامت بہتر انشاء اللہ تعالیٰ۔

مثنوی

اگر کشور کشائے کامران ست	وگر درویش حاجتمندِ نان ست
دراں ساعت ۵۲ کہ خواہند ایں و آں مرد	نخواہند از جہاں بیش از کفن برد
چو رخت از مملکت بربست خواہی	گدائی بہتر ست از بادشاہی

طریقت ظاہرِ درویشی جامۂ ژندہ ۵۳ ست و موئے سترده و حقیقتِ آن دل زندہ و نفس مردہ

قطعہ

نہ آں کہ بر درِ دعوی نشیند از حلفی	وگر خلاف کنندش بجنگ برخیزد
کہ گر زکوہ فرو غلطد آسیا سنگے	نہ عار فست کہ از راہ سنگ برخیزد

طریقت طریقِ درویشاں ذکر ست و شکر و خدمت و طاعت و ایثار و قناعت و توحید و توکل و تسلیم و تحمل ہر کہ بدیں صفتہا کہ گفتم

ساعت۔ گھڑی خواہند علامت استقبال ہے بربست خواہی۔ یعنی۔ خواہی بست۔ گدائی بہتر است از بادشاہی۔ حدیث میں آیا ہے غریب امیروں سے پانچ سو سال قبل جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ ۵۳ ژندہ۔ پرانا۔ موٹے سترده۔ یعنی سر منڈا ہوا۔ دل زندہ۔ یعنی خدا کی یاد سے۔ حلفی۔ کمینہ پن۔ آسیا سنگے۔ چکی کا پتھر۔ ذکر۔ یعنی خدا کی یاد۔ طاعت۔ فرماں برداری ایثار۔ اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دینا۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔ توکل۔ خدا پر بھروسہ کرنا۔ تسلیم۔ راضی برضا ہونا۔ تحمل۔ برداشت کرنا۔

موصوف ست بحقیقت درویش ست واگر در قبا[1] ست اما مرزہ گرد
بے نماز ہوا پرست ہوس باز کہ روزہا بشب آرد در بندِ شہوت و شبہا
روز کند در خوابِ غفلت و بخورد ہر چہ در میاں آید و بگوید ہر چہ بر زباں
آید رند ست واگر در عباست

قطعہ

اے درونت برہنہ از تقوای | کز بروں جامۂ ریا داری
پردۂ ہفت رنگ در بگذار | تو کہ در خانہ بوریا داری

مثنوی

دیدم[2] گلِ تازہ چند دستہ | بر گنبدے از گیاہ بستہ
گفتم چہ بود گیاہِ ناچیز | تا در صفِ گل نشیند او نیز
بگریست گیاہ و گفت خاموش | صحبت نہ کند کرم فراموش
گر نیست جمال و رنگ و بویم | آخر نہ گیاہِ باغِ اویم
من بندۂ حضرتِ کریمم | پروردۂ نعمتِ قدیمم
گر بے ہنرم و گر ہنر مند | لطف ست امیدم از خداوند
با آنکہ بضاعتے ندارم | سرمایۂ طاعتے ندارم
او چارۂ کارِ بندہ داند | چوں پیچ وسیلتش نماند

[1] قبا۔ یعنی دنیا داروں کا لباس۔ مرزہ گرد۔ مٹر گشت کرنیوالا۔ روزہا بشب آرد۔ دن سے رات کرے۔ وشبہا روز کند۔ رات کو دن بنائے۔ درمیاں آید۔ ہاتھ لگے۔ عبا۔ یعنی درویشوں کا لباس۔ اے درونت الخ دعوٰی ہے اور مصرع ثانی اس کی دلیل ہے۔ جامۂ ریا۔ ریاکاری کا لباس۔ پردۂ ہفت رنگ در الخ۔ یعنی اپنے دروازہ پر ہفت رنگا پردہ ڈال کر اپنے آپ کو مالدار ظاہر کرنے کی کوشش نہ کر۔ جبکہ گھر میں بوریا بھی نہیں ہے۔

[2] دیدم گل تازہ الخ۔ یعنی ایک گنبد پر چند گلدستے گھاس سے بندھے ہوئے رکھے دیکھے۔ گیاہ۔ سبز گھاس۔ صحبت نکند کرم فراموش۔ شریف انسان دوستی نہیں بھلاتا۔ من بندہ الخ۔ یعنی میں خداوند کریم کی بارگاہ کا غلام ہوں۔ لطف ست امیدم۔ مجھے مہربانی کی امید ہے۔ چارۂ کار۔ تدبیر۔

رسمست کہ مالکانِ تحریر[1] | آزاد کنند بندۂ پیر
اے بارِ خدای عالم آرای | بر سعدیٔ پیرِ خود ببخشای
سعدی رہِ کعبۂ رضا گیر | اے مردِ خدا رہِ خدا گیر
بدبخت کسیکہ سر بتابد | زیں درکہ درِ دگر نیابد

حکایت (۴۶)[2] حکیمے را پرسیدند از سخاوت و شجاعت کہ کدام بہترست گفت آں کس را کہ سخاوت ست بشجاعت حاجت نیست

فرد

بنشست ست بر گورِ بہرام گور | کہ دستِ کرم بہ کہ بازوئے زور

قطعہ

نماند حاتمِ طائی ولیک تا بابد | بماند نامِ بلندش بہ نیکوئی مشہور
زکوٰۃِ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا | چو باغباں بزند بیشتر دہد انگور

باب سوم در فضیلتِ قناعت

حکایت (۱)[3] خواہندۂ مغربی در صف بزّازانِ حلب میگفت

اے خداوندانِ نعمت اگر شمارا انصاف بودے ومارا قناعت رسم

---

[1] مالکانِ تحریر۔ جو غلام آزاد کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ بار۔ بزرگ۔ کعبہ رضا۔ یعنی رضائے خداوندی۔ جسکی طرف متوجہ ہونا ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ کعبہ کی طرف۔

[2] حکایت (۴۶) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ باطنی مراتب حاصل کرنے کے لئے سخاوت بہترین عبادت ہے۔ لہذا فقراء کو سخی ہونا چاہیئے

بنشست است۔ نوشتہ است۔ گور۔ قبر۔ گور۔ گورخر کا مخفف۔ حاتم طائی قبیلۂ طے کا مشہور سخی۔ آبد۔ ہمیشہ۔ بدر کن۔ نکال۔ فضلۂ رز۔ انگور کی بیل کی بیکار شاخیں

[3] حکایت (۱) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ سوال کرنا بدترین عیب ہے۔ انسان کو زیورِ قناعت سے آراستہ رہنا چاہیئے۔ خواہندہ۔ بھکاری۔ مغربی۔ یعنی افریقہ کا باشندہ۔ صف۔ لائن۔ بزازان۔ پارچہ فروش۔ حلب۔ شام کا مشہور شہر۔ شمارا۔ انصاف بودے۔ تم لوگ انصاف سے کام

---

[1] لے کر خود فقیروں کو ان کا حق دیتے۔ قناعت۔ تھوڑے پر صبر کرنا۔

سوال از جہاں برخاستے **قطعہ**

اے قناعت توانگرم گرداں	کہ ورائے[1] تو ہیچ نعمت نیست
کنجِ صبر اختیارِ لقمانؑ ست	ہر کرا صبر نیست حکمت نیست

حکایت[2] دو امیر زادہ در مصر بودند یکے علم آموخت و دیگر مال اندوخت عاقبۃ الامر یکے علامہ گشت و آں دگر عزیزِ مصر شد پس ایں توانگر بچشمِ حقارت در فقیہ نظر کردے و گفتے من بسلطنت رسیدم و ایں ہمچناں در مسکنت بماند گفت اے برادر شکرِ نعمت باری عزاسمہ ہمچناں بر من افزوں ترست کہ میراثِ پیغمبراں یافتم یعنی علم و ترا میراثِ فرعون و ہامان رسید یعنی مُلکِ مصر

مثنوی

من آں مورم کہ در پایم بمالند	نہ زنبورم کہ از نیشم بنالند
بجا خود شکرِ ایں نعمت گزارم	کہ زورِ مردم آزارے ندارم

حکایت[3] درویشے را شنیدم کہ در آتشِ فاقہ می سوخت و خرقہ بخرقہ می دوخت و تسکینِ خاطرِ خود را می گفت۔

شعر

بنانِ خشک قناعت کنیم و جامۂ دلق	کہ رنجِ محنتِ خود بہ کہ بارِ منتِ خلق

---

۱ ورائے تو۔ تجھ سے بڑھ کر۔ کنج۔ گوشہ۔ حکمت۔ دانائی۔ حکایت[2]۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ قناعت میں دین و دنیا کا بھلا ہے۔ عاقبۃ الامر۔ انجام کار۔ علامہ۔ بہت بڑا عالم۔ عصر۔ زمانہ۔ عزیز۔ ابتدا میں یہ مصر کے وزراء کا لقب تھا۔ پھر شاہانِ مصر کے لئے بھی استعمال ہونے لگا۔ حقارت۔ ذلت۔ مسکنت۔ افلاس۔ میراثِ پیغمبران۔ علم کو رسولوں کی میراث قرار دیا گیا ہے۔ فرعون۔ شاہِ مصر۔ ہامان۔ اس کا وزیر تھا۔ مور۔ چیونٹی۔ زنبور۔ بھڑ۔ نیش۔ ڈنک۔ حکایت[3]

۲ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ فقر و فاقہ پر صبر کرنا چاہیئے۔ اور سوال کی ذلت کو جو جہنم کی برابر ہے کبھی برداشت نہ کرنا چاہیئے۔ خرقہ بخرقہ می دوخت۔ پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ تسکینِ خاطر تسلی۔ دلق۔ پرانا۔ ر۔ اس لئے۔ منت۔ احسان۔ خلق۔ مخلوق۔

کسے گفتش چہ نشینی کہ فلاں دریں شہر طبعِ کریم دارد و کرمے عمیم میاں بخدمتِ آزادگاں بستہ و بر دردِ دلہا نشستہ اگر بر صورت چنانکہ ہست وقوف یابد پاسِ خاطرِ عزیزان داشتن منّت دارد و غنیمت شمارد گفت خاموش کہ در پستی مردن بہ کہ حاجت پیشِ کسے بُردن

قطعہ

ہم رقعہ دوختن بہ والزامِ کنجِ صبر | کز بہرِ جامہ رقعہ بر خواجگان نشست
حقّا کہ باعقوبتِ دوزخ برابر است | رفتن بپایۂ مردیٔ ہمسایہ در بہشت

حکایت (۴) ۵۲ یکے از ملوکِ عجم طبیبِ حاذق را بخدمتِ محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فرستاد سالے چند در دیارِ عرب بود کسے تجربے پیشِ او نیاورد و معالجتے ازوے درنخواست پیشِ پیغمبر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ آمد و گلہ کرد کہ مرا ایں بندہ را برائے معالجتِ اصحاب بخدمت فرستادہ اند دریں مدّت کسے التفاتے نکرد تا خدمتے کہ بر بندہ معیّن است بجا آرد رسول عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ گفت ایں طائفہ را طریقے ہست کہ تا اشتہا غالب نشود نخورند و ہنوز اشتہا باقی بود کہ دست از طعام بدارند حکیم گفت ہمین ست موجبِ تندرستی زمینِ خدمت

لوگوں کے دلوں میں گھر کئے ہوئے ہے۔ وقوف۔ اطلاع۔ عزیزان۔ آنجناب منّت دارد۔ احسان مانے گا۔ وغنیمت شمارد۔ یعنی آپ کی خدمت کرنے کو غنیمت سمجھیگا۔ پستی۔ ذلت۔ رقعہ دوختن۔ پیوند لگانا۔ الزام کنج صبر۔ کے گوشہ کو لازم پکڑ لینا۔ رقعہ نبشت یعنی خط لکھنا۔ حقّا۔ یقیناً۔ عقوبت۔ سزا۔ بپائے مردی۔ مذد ہمسایہ۔ پڑوسی۔ حکایت (۴) ۵۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کم کھانا جسم اور روح کی تندرستی کیلئے ضروری ہے۔ عجم۔ سرزمین عرب کے علاوہ تمام دنیا کو کہا جاتا ہے۔ حاذق۔ ماہر۔ دیارِ عرب۔ عرب کے شہر۔ تجربہ۔ آزمایش کرنے۔ معالجہ۔ علاج کرانا۔ گلہ۔ شکایت۔ التفات۔ توجہ۔ بر بندہ معین است۔ مجھ پر فرض ہے۔ اشتہا۔ کھانے پینے کی خواہش۔ وہنوز اشتہا الخ یعنی بھوک رکھ کر کھانا کھاتے ہیں۔ زمین خدمت بوسید۔ تعظیم بجالایا۔

لہ سر انگشت - یعنی ہاتھ - لقمہ دراز - یعنی کند - خلل - نقصان - زاید - پیدا ہو - بجان آید - مرنے لگے - لاجرم - لامحالہ - بار - بوجھ - حکایت (۵) - اس حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو حکایت (۴) کا تھا - سیرت - عادت - اردشیر - مشہور قہار بادشاہ - بابکان - چونکہ یہ بابک کا نواسہ تھا اور بابک نے اس کی پرورش کی تھی - لہذا اس کی طرف منسوب ہے چہ مایہ - کس قدر - صد درم - یعنی اوقیس تولہ - سنگ - وزن - ہذا المقدار الخ - یہ مقدار تو تجھے اٹھائے گی (زندہ رکھے گی) اور اس سے زیادہ کو تو اٹھائے گا - یعنی تجھ پر بار ہوگی برپا - قایم حمال - بوجھ اٹھانے والا - تو معتقد - تو اس بات کا اعتقاد رکھتا ہے - حکایت (۶) - اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کم خوری اور روزہ داری کی عادت ڈالنی چاہیئے - آخرت کے ثواب کے علاوہ دنیا میں مصیبت کے موقع پر یہ عادت کام آتی ہے - ملازم صحبت یکدیگر - یعنی ایک دوسرے کا ساتھ نہ چھوڑتے تھے - بعد دو شب افطار کردے - یعنی ہمیشہ دو راتیں چھوڑ کر تیسری رات کو کھانا کھاتا - تہمت - بدگمانی - جاسوس - مخبر - بحبسخانہ در کردند - کوٹھری میں بند کر دیا - بگل برآوردند - یعنی قید خانہ کا دروازہ مٹی سے لیپ دیا - جاں بسلامت برد - یعنی زندہ رہا -

مثنوی

بیوسید و رفت

سخن آنکہ کند حکیم آغاز | یا سر انگشت سوئے لقمہ دراز

کہ زنا گفتنش خلل زاید | یا زنا خوردنش بجاں آید

لاجرم حکمتش بود گفتار | خوردنش تندرستی آرد بار

حکایت (۵) در سیرتِ اردشیر بابکاں آمدہ است کہ حکیمِ عرب را پرسیدند کہ روزے چہ مایہ طعام باید خوردن گفت صد درم سنگ کفایت کند گفت ایں قدر چہ قوت دہد گفت ہذا المقدار یحملک وما زاد علی ذلک فانت حاملہ یعنی ایں قدر ترا برپا میدارد وہر چہ بریں زیادت کنی حمالِ آنی۔

شعر

خوردن برائے زیستن و ذکر کردن ست | تو معتقد کہ زیستن از بہرِ خوردن ست

حکایت (۶) دو درویشِ خراسانی ملازمِ صحبتِ یکدیگر سفر کردند یکے ضعیف بود کہ بعد دو شب افطار کردے و دیگر قوی کہ روزے سہ بار خوردے اتفاقاً بر درِ شہرے بہ تہمتِ جاسوسی گرفتار آمدند ہر دو را بحبسخانہ در کردند و بگل برآوردند بعد از دو ہفتہ کہ معلوم شد کہ بیگناہ اند قوی را دیدند مردہ و ضعیف جاں بسلامت بردہ مردم دریں عجب

(۱) خلاف ایں عجب بودے۔ یعنی اگر اس کے خلاف ہوتا تو تعجب ہوتا۔ بینوائی۔ یعنی فاقہ کشی۔ خویشتن دار۔ یعنی صابر۔ لاجرم۔ لامحالہ

(۲) طبیعت۔ عادت۔ تن پرور۔ آرام پسند۔ حکایت (۷) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ دنیا داروں کو اعتدال سے

بماندند حکیمے گفت خلافِ ایں عجب بودے کہ ایں بسیار خوار بودہ است طاقتِ بینوائی نیاورد و ہلاک شد و آں دگر خویشتن دار بود لاجرم بر عادتِ خویش صبر کرد و بسلامت خلاص یافت

قطعہ

چو کم خوردن طبیعت شد کسے را | چو سختی پیشش آید سہل گیرد
و گر تن پرورست اندر فراخی | چو تنگی بیند از سختی بمیرد

حکایت یکے از حکما پسر را ہی ہمیکرد از بسیار خوردن کہ سیری مردم رار نجور کند گفت اے پدر گرسنگی خلق را بکشد نشنیدۂ کہ ظریفاں گویند بہ سیری مردن بہ کہ گرسنگی بردن گفت اندازہ نگہدار

کُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا

شعر

بخند اں بخور کز دہانت برآید | نہ چندانکہ از ضعف جانت برآید

قطعہ

با آنکہ در وجودِ طعامست عیشِ نفس | رنج آورد طعام کہ بیش از قدر بود
گر گلشکر خوری بہ تکلف زیاں کند | ور نانِ خشک دیر خوری گلشکر بود

حکایت رنجورے را گفتند دلت چہ میخواہد گفت آنکہ دلم چیزے

کھانا کھانا چاہیئے۔ اور درویشوں کو اُس سے بھی کم۔ بہی۔ منع۔ سیری۔ پیٹ بھر کر کھانا۔ رنجور۔ بیمار۔ گرسنگی۔ بھوک۔ ظریفان خوش طبع۔ اندازہ نگہدار۔ یعنی خوراک معیّن کرلو۔ کلوا الخ۔ کھاؤ اور پیو اور فضول خرچی نہ کرو۔ نخندان بخور۔ اس قدر نہ کھا۔۔۔ دہانت یعنی از دہن جانت برآید۔ تیرا دم نکل جائے۔ عیشِ نفس۔ نفس کی لذت۔ قدر۔ اندازہ۔ گلشکر۔ گلقند۔ زیان۔ نقصان۔ دیر خوری۔ ٹھہر کر کھائے گا۔ حکایت (۸) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بسیار خوری سے ندامت اٹھانی پڑتی ہے رنجور۔ بیمار۔ دلت چہ میخواہد۔ تیرا دل کیا

چاہتا ہے۔ آنکہ دلم۔ یعنی میری کیا یہ خواہش ہے کہ میرا دل کسی چیز کو نہ چاہے۔ اسباب راست۔ مناسب تدبیریں۔

شعر

نخواہد معدہ چوپر گشت شکم دردِ خاست | سود ندارد ہمہ اسباب راست

حکایت (۹) ۱۵ بقّالے را درمے چند بر صوفیاں گرد آمدہ بود در واسط ہر روز مطالبت کردے و سخنہای باخشونت گفتے و اصحاب از تعنّتِ او خستہ خاطر ہمی بودند و از تحمّل چارہ نبود صاحبدلے دراں میاں گفت نفس را وعدہ دادن بطعام آسان ترست کہ بقّال را بدرم

قطعہ

ترکِ احسانِ خواجہ اولےٰ تر | کاحتمالِ جفائے بوّاباں

بہ تمنّائے گوشت مردن بہ | کہ تقاضائے زشت قصّاباں

حکایت (۱۰) ۱۵ جوانمردے را در جنگِ تاتار جراحتے رسید کسے گفت فلاں بازرگان نوش دارو دارد اگر بخواہی باشد کہ دریغ ندارد و گویند بازرگان بخل معروف بود

شعر

گر بجائے نانش اندر سفرہ بودے آفتاب | تا قیامت روزِ روشن کس ندیدے در جہاں

جواں مرد گفت اگر دارو خواہم از و دہد یا ندہد و اگر دہد نفع کند یا نکند بارے خواستن از و زہر کشندہ است۔

درم۔ ساڑھے تین ماشہ چاندی کا سکّہ۔ واسط۔ ایک شہر کا نام ہے۔۔ مطالبت۔ تقاضہ۔ خشونت۔ سختی۔ تعنّت۔ سرکشی۔ تحمّل۔ برداشت۔ خواجہ۔ مالک۔ اولیٰ تر۔ زیادہ مناسب۔ احتمال۔ برداشت کرنا۔ بوّابان۔ ڈیوڑھی بان۔ قصّاب۔ قصائی۔

حکایت (۱۰) ۱۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بخیل سے غذا مانگنا تو درکنار۔ مرض کی حالت میں دوا بھی نہ مانگنا چاہئے

جوانمرد۔ سپاہی۔ تاتار۔ ترکستان کا ایک ملک ہے۔ جنگِ تاتار سے ہلاکو خاں اور چنگیز خاں کے وہ حملے مراد ہیں جو انھوں نے اسلامی ممالک پر کئے تھے جراحت۔ زخم۔ بازرگان۔ تاجر۔ نوش دارد۔ دوا کا نام ہے۔ بخواہی۔ تو مانگے گا۔ باشد کہ دریغ ندارد۔ شاید منع نہ کرے۔ سفرہ دستر خوان۔ بہ۔ بہر صورت۔ زہر کشندہ۔ قاتل زہر۔

ل دونان - کمینے - فروشند فی المثل بآبرو - مثلاً آبرو کے عوض فروخت کریں - مذلت - ذلت - خنظل - ایلوا -

شعر

ہر چہ از دونان[ل] بمنت خواستی | در تنِ افزودی و از جاں کاستی

حکیماں گفتہ اند اگر آبِ حیات فروشند فی المثل بآبروی دانا نخرد کہ مُردن بعزت بہ از زندگانی بمذلت

شعر

اگر خنظل خوری از دستِ خوشروی | بہ از شیرینی از دستِ ترشروی

حکایت[۱۱] یکے از علما خورندۂ بسیار داشت و کفاف اندک یکے را از بزرگاں کہ معتقد او بود بگفت روی از توقّعِ او درہم کشیدہ تعریضِ سوال از اہلِ ادب در نظرش قبیح آمد۔

قطعہ

زبختِ روی ترش کردہ پیشِ یارِ عزیز | مرو کہ عیش بر و نیز تلخ گردانی

بجاہتے کہ روی تازہ روی و خنداں رو | فرو نہ بند دکارِ کشادہ پیشانی

آوردہ اند کہ اندے در وظیفۂ او زیادت کرد و بسیاری از ارادت کم دانشمند چوں پس از چند روز مودّتِ معہود بر قرار ندید گفت

شعر

بِئسَ المَطاعِمُ حِینَ الذُّلِّ تَکسِبُہا | اَلقَدرُ مُنتَصِبٌ وَّ القَدرُ مَخفُوضُ

(اس لئے کہ) ہانڈی بیشک (چولھے پر) چڑھ جاتی ہے (لیکن) عزت گھٹ جاتی ہے۔

ترشرو - بدمزاج - خوشرو - خوش مزاج - حکایت[۱۱] اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ سوال کرنا عزت و آبرو کھونیکے ہم معنی ہے - خورندہ بسیار داشت - یعنی اس کے متعلقین بہت تھے - کفاف - روزینہ - توقع - اُمید - روی درہم کشید - منہ پھیر لیا - تعریض سوال - سوال دھرنا قبیح - بُرا - بخت - مقدر - روترش کردہ - منہ بنا کر - خنداں رو - ہنس مکھ - کشادہ پیشانی - خوش مزاج - وظیفہ - روزینہ - ارادت - اچھا اعتقاد - مودّتِ معہود - گذشتہ دوستی - بئس المطاعم الخ - وہ بدترین کھانے ہیں جو تو ذلت سے حاصل کرے -

لہ بینوائی۔ مفلسی۔ مذلتِ خواست۔ سوال کی ذلت۔ حکایت (۱۲)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بدخلق بخیل سے

فرد

نانم افزود و آبرویم کاست | بینوائی بہ از مذلتِ خواست

حکایت (۱۲) درویشے را ضرورتے پیش آمد کسے گفت فلاں نعمتے دارد کامل و کرمِ نفسی شامل اگر بر حاجتِ تو واقف گردد ہمانا کہ در قضائے آں توقف رو ندارد گفت من او را نانم گفت منت ببری کنم دستش گرفت تا بمنزلِ آں شخص در آورد یکے را دید لب فروہشتہ و تند نشستہ برگشت و سخن نگفت کسے گفتش چہ کردی گفت عطائے او را بلقائے او بخشیدم

قطعہ

مبر حاجت بنزدیکِ ترشروی | کہ از خوئے بدش فرسودہ گردی
اگر حاجت بری نزدِ کسے بر | کہ از رویش بنقد آسودہ گردی

حکایت (۱۳) خشک سالے در اسکندریہ پدید آمد چنانکہ عنانِ طاقتِ درویشاں از دست رفتہ بود و در ہائے آسماں بر زمیں بستہ و فریاد اہلِ زمین بآسماں پیوستہ۔

قطعہ

نماند جانور از وحش و طیر و ماہی و مور | کہ بر فلک نشد از بیم او دمی افغانش

کبھی اپنی حاجت نہ کہو۔ کرمِ نفسی۔ سخاوت۔ شامل۔ عام۔ واقف۔ باخبر۔ ہمانا۔ یقیناً۔ قضا پورا کرنا۔ توقف۔ ٹھہرنا۔ منت۔ یعنی من ترا۔۔ لب فرو ہشتہ۔ ہونٹ لٹکائے۔ تند۔ بدمزاج۔ لقا۔ ملاقات۔۔۔۔ ترشروی۔ بدمزاج۔۔ فرسودہ گردی۔ تو دل شکستہ ہوگا۔ نقد۔ فوراً۔

حکایت (۱۳) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عزتِ نفس کا تقاضا یہ ہے کہ بدوں مکرر تقاضہ کے کسی کی دعوت میں بھی نہ جائے۔ خشک سالی۔ قحط سالی۔ اسکندریہ۔ ملک مصر کا مشہور شہر۔ عنان۔ باگ۔ در ہائے آسمان۔ الخ۔ یعنی بارش نہ ہوتی تھی۔ بہ آسماں پیوستہ۔ یعنی مصیبتوں کی وجہ سے مسلسل گریہ وزاری کر رہے تھے۔ نماند۔ باقی نہ رہا۔ وحش۔ وحشی کی جمع جنگلی جانور۔ طیر۔ پرندے۔ افغان۔ فریاد۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

عجب کہ دودِ دلِ خلق جمع می نشود | کہ ابر گردد و سیلاب دیدہ بارانش

درچنیں سالے مخنّثے دور از دوستاں کہ سخن در وصفِ او ترکِ ادب است خاصتہً در حضرتِ بزرگاں و بطریقِ اہمال ازاں درگذشتم ہم نشاید کہ طائفۂ ہر عجز گویندہ حمل کنند بریں دو بیت اختصار کنیم کہ اندک دلیلِ بسیارے باشد و مُشتے نمونۂ خروارے

شعر

ستری گر کشد مخنّث را | ستری را دگر نباید کشت

چند باشد چو جسرِ بغدادش | آب در زیر و آدمی بر پشت

چنیں شخصے کہ یک طرف از نعتِ او شنیدی دریں سال نعمتِ بیکراں داشت تنگدستاں را سیم و زر دادے و مسافراں را سُفرہ نہادے گروہے درویشاں از جورِ فاقہ بطاقت رسیدہ بودند آہنگِ دعوت او کردند و مشورت بمن آوردند سر از موافقت باز زدم و گفتم

قطعہ

نخورد شیر نیم خوردۂ سگ | گر بہ سختی بمیرد اندر غار

تن بہ بیچارگی دگر سنگی | بنہ و دست پیشِ سفلہ مدار

مخنث۔ ہیجڑا۔ دور از دوستاں۔ یعنی خدا کرے وہ ہیجڑا دوستوں سے دور ہی رہے۔ ترکِ ادب است۔ چونکہ فحش گوئی کرنی پڑتی ہے۔ اہمال۔ کسی چیز کو اُس کی حالت پر ڈالے رکھنا۔ خروار۔ ایک گدھے کا بوجھ۔ ستری۔ تاتاری۔ نباید کشت۔ حالانکہ ستری کافر حربی ہے لیکن وہ ہیجڑا اُس سے بھی بدتر ہے۔ جسرِ بغداد۔ بغداد کا پل وسط شہر میں ہے اور اُس پر کثرت سے آمد رفت ہے۔ آب در زیر و آدمی بر پشت۔ اُس ہیجڑے کے فعلِ بد کی طرف اشارہ ہے۔ طرفے۔ کچھ حصہ۔ نعت۔ تعریف۔ بیکراں۔ لامحدود۔ سفرہ نہادے یعنی کھانا کھلاتا۔ جور۔ ظلم۔ آہنگ۔ قصد۔ نیم خوردہ سگ۔ کتے کا جھوٹا۔ سفلہ۔ کمینہ۔

لہ فریدون - اگر بے ہنر مال و دولت کی وجہ سے اپنے وقت کا فریدون بھی بنجائے تو بھی اُسے کسی شمار میں نہ لا۔

گر فریدوں شود بہ نعمت و ملک | بے ہنر را بہیچ کس مشمار
پرنیان و نسیج بر نا اہل | لاجورد و طلاست بر دیوار

حکایت (۱۴) حاتم طائی را گفتند از خود بزرگ ہمت تر در جہاں دیدۂ یا شنیدۂ گفت بلے روزے چہل شتر قربان کردہ بودم امرائے عرب را پس بگوشۂ صحرائے بحاجتے بروں رفتہ بودم خار کشے را دیدم پشتۂ خار فراہم آوردہ گفتمش مہمانِ حاتم چرا نروی کہ خلقے بر سماطِ او گرد آمدہ اند گفت

فرد

ہر کہ نان از عملِ خویش خورد | منّتِ حاتمِ طائی نبرد

انصاف دادم کہ من او را بہمّت و جوانمردی بیش از خود دیدم

حکایت (۱۵) موسیٰ علیہ السلام درویشے را دید از برہنگی بریگ اندر شدہ گفت اے موسیٰ دعا کن تا خدائے عزّ و جلّ مرا کفافے دہد کہ از بیطاقتی بجاں آمدم موسیٰ دعا کرد و برفت پس از چند روزے کہ باز آمد از مناجات مرا و را دید گرفتار و خلقے انبوہ بروے گرد آمدہ گفت ایں چہ حالت ست گفتند خمر خوردہ و عربدہ کردہ و کسے را کشتہ اکنوں بقصاص فرمودہ اند۔

پرنیان - ایک قسم کا ریشمین کپڑا ہے۔ نسیج - زربفت لاجورد - نیلم - طلا - سونا۔

حکایت (۱۴) اس حکایت کا مقصد یہ ہے اپنے گھوڑے کی کمائی کھانا اصل شرافت ہے۔ حاتم طائی - قبیلہ طے کا مشہور سخی - امرائے عرب - عرب کے سردار - صحرا - جنگل - خارکش - لکڑہارا پشتہ - گٹھا۔ سماط - دستر خوان۔

حکایت (۱۵) اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ مفلس اپنے افلاس کو حکمتِ خداوندی پر محمول کرکے راضی برضا رہے۔ برہنگی - ننگا پن - بریگ اندر شد - چونکہ پہننے کے لئے کپڑا نہ تھا اپنے جسم کو ریت میں چھپائے پڑا تھا۔ کفاف - گذارہ۔ انبوہ - مجمع - عربدہ - جنگجوئی۔ قصاص - خون کا بدلہ۔

گاؤ۔ بیل کے دو سینگ۔ گر خر داشتے۔ ہیچکس را گر دخود نگذاشتے۔
اگر گدھے کے بیل کی طرح سینگ ہوتے سب کو مار ڈالتا۔

قطعہ

گر بہ مسکیں اگر پر داشتے | تخمِ کنجشک[1] از جہاں بر داشتے
ہیچ کس را گرد خود نگذاشتے | ایں دو شاخِ گاؤ گر خر داشتے

فرد

عاجز باشد کہ دستِ قوّت یابد | برخیزد و دستِ عاجزاں برتابد

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰہُ الرِّزْقَ لِعِبَادِہٖ لَبَغَوْا فِی الْاَرْضِ ۵

شعر

مَاذَا اَخَافُکَ یَا مَغْرُوْرُ فِی الْخَطَرِ[2] | حَتّٰی ہَلَکْتَ فَلَیْتَ النَّمْلُ لَمْ تَطِرِ

نظم

سفلہ چو جاہ آمد و سیم و زرش | سیلی خواہد بضرورت سرش
آں نشنیدی کہ فلاطوں چہ گفت | مور ہماں بہ کہ نباشد پرش

پدر را عسل بسیار ست و لیکن پسر گرمی دار ست

فرد

آں کس کہ تو انگرت نمی گرداند | او مصلحتِ تو از تو بہتر داند

حکایت (۱۶)[3]

اعرابئے را دیدم در حلقہ جوہریانِ بسرہ کہ حکایت میکرد

دست عاجزاں برتابد۔ کمزوروں کے ہاتھ مڑوڑے۔

وَلَوْ بَسَطَ الخ۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے تمام بندوں کے لئے رزق پھیلا ڈالتا تو سر زمین میں سرکشی کرنے لگتے۔۔

۲ مَاذَا الخ۔ اے مغرور تجھے خطرہ میں کسنے ڈالدیا کہ تو ہلاک ہوگیا۔ اے کاش چیونٹی (کے پر نہ نکلتے اور وہ) نہ اڑتی

(چیونٹی کے پر نکلنا اس کی موت کی نشانی ہے) جاہ۔ مرتبہ۔ سیلی۔ بکسر اوّل وثالث وہر دو یا رمعروف یا یا راوّل مجہول طمانچہ۔ مور ہماں بہ۔ چیونٹی کی جب ہی تک خیر ہے جب تک اس کے پر نہ نکلیں۔ حکمت۔ دانائی۔ عسل۔ شہد۔ گرمی دارست۔ مزاج گرم ہے۔ جسمیں شہد مضر پڑتا ہے۔ حکایت (۱۶)۔

۳ اس حکایت کا اور حکایت ۱۷ و ۱۸ کا مقصد تب ہے کہ انسان کو طمع و لالچ کی بنا پر شہر بشہر مارا مارا نہ پھرنا چاہئے۔ نیز سفر میں اپنا توشہ اپنے ساتھ رکھنا چاہئے۔ اعرابی۔ بدو۔

که وقتے در بیاباں[1] راہ گم کردہ بودم واز زادِ معینے چیزے با من نماندہ دل بر ہلاک نہادہ کہ ناگاہ کیسۂ یافتم پر از مروارید ہرگز آں ذوق وشادی فراموش نکنم کہ پنداشتم کہ گندم بریان ست باز آں تلخی ونومیدی کہ معلوم کردم کہ مروارید ست

قطعہ

در بیابانِ خشک و ریگِ رواں	تشنہ را در دہاں چہ دُرچہ صدف
مردِ بے توشہ کاوفتاد زپائے	بر کمر بندِ او چہ زر چہ خزف

حکایت[17] یکے از عرب در بیابانے از غایتِ تشنگی میگفت

نظم

یَا لَیْتَ قَبْلَ مَنِیَّتِیْ یَوْمًا اَفُوْزُ بِمُنْیَتِیْ
نَہْرٌ تَلَاطَمُ رُکْبَتِیْ وَاَظُلُّ اَمْلَأُ قِرْبَتِیْ

حکایت[18] ہمچناں درویشے در قاعِ بسیط گم شدہ وقوت و قوتش نماندہ درمے چند داشت بسیار بگردید رہ بجائے نبرد پس بہ سختی ہلاک شد طائفہ برسیدند در مہادیدندش پیش روئے نہادہ وبر خاک نبشتہ۔

[1] بیابان۔ جنگل۔ زاد۔ توشہ۔ دل بر ہلاک نہادم۔ مرنے کا یقین ہوگیا۔ کیسہ۔ تھیلی۔ مروارید۔ سچے موتی۔ بریاں۔ بھنے ہوئے۔ ریگ رواں۔ وہ ریتا جو ہوا سے بہ رہا ہو۔ تشنہ۔ پیاسا۔ دُر۔ موتی۔ صدف۔ سیپ۔ خزف۔ کنکری۔

حکایت[17]۔ ۲ھ

یا لیت الخ۔ اے کاش میں اپنے مرنے سے قبل کسی دن اپنی آرزو حاصل کرسکوں۔ (وہ یہ) ایک نہر ہو جو میرے گھٹنوں پر پٹاریں مارتی ہو اور اس سے میں اپنا مشکیزہ پُر کرلوں۔

حکایت[18] ۱۲ھ

قاع۔ میدان۔ بسیط۔ لمبا چوڑا۔ قوت۔ توشہ۔ رہ بجائے نبرد۔ کسی جگہ نہ پہنچ سکا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

۵۱ زرِ جعفری - جعفر برمکی کے زمانہ کی اشرفی۔ جس میں کھوٹ بالکل نہیں تھا۔ گام۔ قدم۔ کہ۔ یا۔ نقرۂ خام۔ کچی چاندی

قطعہ

گر ہمہ زرِ[۵۱] جعفری دارد | مردِ بے توشہ برنگیرد گام
در بیاباں فقیرِ سوختہ را | شلغمِ پختہ بہ کہ نقرۂ خام

حکایت[۱۹] ہرگز از دورِ زماں نالیدہ ام و روی از گردشِ ایام درہم نکشیدہ مگر وقتیکہ پایم برہنہ بود و استطاعتِ پامی پوشے نداشتم بجامعِ کوفہ درآمدم دلتنگ یکے را دیدم کہ پای نداشت سپاسِ نعمتِ حق بجای آوردم و بر بے کفشی صبر کردم

جس میں کھوٹ نہیں ہوتا۔

حکایت (۱۹)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کی زبوں حالی کی کوئی حد نہیں ہے۔ لہذا جس حال میں ہے اس پر شکر کرے۔ اور ڈرے کہ اس سے زیادہ زبوں حالی نہ پیدا ہو جائے۔ دورِ زماں۔ زمانہ کی گردش۔ پایم برہنہ بود۔ میں ننگے پاؤں تھا۔ استطاعت۔ طاقت۔ پامی پوشی۔ جوتا پہننا۔ بے کفشی۔ ننگے پاؤں ہونا۔ برگ ترہ۔ ساگ۔ مرغِ بریاں۔ مرغ مسلم۔

قطعہ

مرغِ بریاں بچشمِ مردمِ سیر | کمتر از برگِ ترہ برخوان ست
وانکہ را دستگاہ و قدرت نیست | شلغمِ پختہ مرغِ بریان ست

حکایت[۲۰] یکے از ملوک با تنے چند خاصاں در شکارگاہے بزمستاں از عمارت دور افتادند۔ شب درآمد خانۂ دہقانے را دیدند۔ ملک گفت شب آنجا رویم تا زحمتِ سرما نباشد یکے از وزرا گفت لائق قدرِ بلند پادشاہاں نباشد بخانۂ دہقانے رکیک التجا کردن ہم اینجا خیمہ بزنیم و آتش افروزیم دہقاں را خبر شد ما حضرے کہ داشت

حکایت (۲۰)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مالدار کو بھی تنگی کے ذائقہ سے آشنا رہنا چاہئے۔ زمستاں۔ جاڑا۔ دہقاں۔ دیہاتی۔ کاشتکار۔ رکیک۔ کمزور۔ التجا۔ خوشامد۔ ما حضر۔ جو کچھ تیار ہو۔

ترتیب کرد و پیش آورد و زمین ببوسید و گفت قدرِ[1] بلندِ سلطاں بدیں قدر نازل نشدے ولیکن نخواستند کہ قدرِ دہقان بلند شود سلطان را سخن گفتنِ او مطبوع آمد شبانگہ بمنزلِ او نقل کردند بامدادش خلعت و نعمت فرمود شنیدندش کہ قدمے چند در رکابِ سلطان بود و میگفت **قطعہ**

زقدر و شوکتِ سلطاں چیزے کم نگشت	از التفات بمہمانسرائے دہقانے
کلاہِ گوشۂ دہقاں بآفتاب رسید	کہ سایہ بر سرش انداخت چوں تو سلطانے

حکایت[2] گدائے سؤل را حکایت کنند کہ نعمتے وافر اندوختہ بود یکے از پادشاہاں گفتش ہمی نمایند کہ مالِ بیکراں داری و مارا مہمیست اگر بر خے ازاں دستگیری کنی چوں ارتفاع برسد وفا کردہ شود و شکر گفتہ آید گفت اے خداوند روئے زمین لائقِ قدرِ بزرگوار پادشاہ نباشد دست بمالِ چوں منِ گدائے آلودہ کردن کہ جو جو بگدائی فراہم آوردہ ام گفت غم نیست کہ بکافر میدہم کہ اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ ۵

شعر

گر آبِ چاہِ نصرانی نہ پاک ست	جہودِ مردہ می شوئی چہ باک ست

[1] قدرِ بلند۔ اونچا مرتبہ نازل۔ پست۔ مطبوع طبیعت کے موافق۔۔۔ شبانگہ۔ رات کے وقت منزل۔ قیامگاہ۔ خلعت۔ شاہی جوڑا۔ رکاب سواری شوکت۔ دبدبہ۔ التفات توجہ۔ کلاہ گوشہ۔ یعنی گوشۂ کلاہ۔ حکایت (۲۱)۔

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کا کچھ مال چھین لیا جائے تو اس کو صبر کر لینا چاہئے۔ گدا۔ فقیر سؤل۔ بہت زیادہ بھیک مانگنے والا۔ وافر۔ زیادہ۔ مہم۔ دشوار معاملہ۔ برخ کچھ حصہ۔ ارتفاع ۔ پیداوار۔ قدر۔ مرتبہ۔ غم نیست۔ کوئی پرواہ نہیں۔ الخبیثات للخبیثین۔ بری بروں کے لئے ہیں۔ گر آب الخ۔ یعنی نصرانی کے کنویں کا پانی ناپاک ہے اگر اس میں کافر کا مردہ نہلا دیا جائے تو کیا مضائقہ ہے۔

[1] قالوا الخ۔ لوگوں نے کہا اس چونہ کا خمیر پاک نہیں ہے۔ ہم نے کہا اس سے بیت الخلاء کی درزیں بند کردیں گے۔

شعر

قَالُوا عَجِّنْ[1] الْكِلْسَ لَيْسَ بِطَاهِرٍ | قُلْنَا نَسُدُّ بِهِ شُقُوقَ الْمِبْرَزِ

شنیدم کہ سر از فرمانِ مَلِک باز زد و حجّت آوردن گرفت و شوخ چشمی کردن مَلِک بفرمود تا مضمونِ خطاب را از وے بزجر و توبیخ مخلّص کردند

مثنوی

به لطافت چو برنیاید کار | سر به بیرحمتی کشد ناچار

ہر کہ بر خویشتن نبخشاید | اگر نہ بخشد برو کسے شاید

حکایت[2] (۲۲) بازرگانے را دیدم کہ صد و پنجاہ شتر بار داشت و چہل بندہ و خدمتگار شبے در جزیرۂ کیش مرا بجرۂ خویش برد ہمہ شب نیارمید از سخنہائے پریشاں گفتن کہ فلاں انبارم بترکستان است و فلاں بضاعت بہندوستان و ایں قبالۂ فلاں زمین است و فلاں چیز را فلاں کس ضمین ست و گاہ گفتے کہ خاطرِ اسکندریہ دارم کہ ہوائے خوش ست باز گفتے نہ کہ دریائے مغرب مشوش ست سعدیا سفرے دیگر در پیش ست اگر آں کردہ شود بقیّت عمر خویش بگوشۂ بنشینم و قناعت کنم گفتم آں کدام سفر ست گفت گور

یعنی ناپاک کو ناپاک جگہ پر استعمال کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ رد۔ انکار۔ حجت۔ دلیل بازی۔ شوخ چشمی۔ بے باکی۔ کردن۔ یعنی کردن گرفت۔ بفرمود۔ بادشاہ نے حکم دیا۔ مضمون خطاب یعنی بادشاہ کے حکم کا مقصود۔ مخلص کردند چھین لیا۔ لطافت نرمی۔ بہ۔ جانب۔ بے شرمتی۔ بے عزتی۔ ناچار۔ مجبوراً۔ ہر کہ برا الخ۔ یعنی جو خود اپنے کو معاف نہیں کرتا۔ مناسب ہے کہ کوئی اسے معاف نہ کرے۔ حکایت (۲۲)

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر ان قناعت کو چھوڑ کر حرص میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ تو ایک نا پیدا کنار مصیبت میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ بازرگان۔

تاجر۔ شتر بار لادو اونٹ۔ کیش۔ ایک جزیرہ کا نام ہے۔ سخنہائے پریشان۔ بہکی بہکی باتیں۔ انبار۔ ذخیرہ۔ بضاعت۔ پونجی۔ قبالہ۔ دستاویز۔ ضمین۔ ذمہ دار۔ خاطر۔ خیال۔ دریائے مغرب مشوش۔ یعنی مغربی سمندر میں طغیانی ہے۔ گوگرد۔ گندھک۔

پارسی خواہم بردن بچین کہ شنیدم کہ قیمتے عظیم دارد و کاسۂ[1] چینی بروم آرم و دیبائے رومی ہند و پولادِ ہندی بحلب و آبگینۂ حلبی بہ یمن و بردِ یمانی بپارس و ازاں پس ترکِ سفر کنم و بُدکانے بنشینم انصاف ازیں ماخولیا چنداں فرو گفت کہ پیش طاقت گفتش نماند گفت اے سعدی تو ہم سخنے بگوی ازانہا کہ دیدۂ و شنیدۂ گفتم

قطعہ

آں شنیدستی کہ در صحرائے غور — بارِ سالارے بیفتاد از ستور
گفت چشمِ تنگ دنیا دار را — یا قناعت پر کند یا خاکِ گور

حکایت[2] (۲۳) مالدارے را شنیدم کہ بہ بخل اندر چناں معروف بود کہ حاتمِ طائی در کرم ظاہرِ حالش بہ نعمت دنیا آراستہ و خستِ نفسِ جبلّی ہمچناں در وے متمکّن تا بجائے رسید کہ نانے از دست بجانے ندادے و گربۂ ابوہریرہؓ را بہ لقمۂ ننواختے و سگِ اصحابِ کہف را استخوانے نینداختے فی الجملہ خانۂ او را کس ندیدے در کشادہ و سفرۂ او را سر

بیت

درویش بجز بوئے طعامش نشنیدے — مرغ از پئے نان خوردنِ او ریزہ نچیدے

پار۔ یعنی پار سال۔ سالار۔ یعنی تاجروں کا سردار۔ ستور۔ اونٹ۔ خاکِ گور۔ قبر کی مٹی۔ حکایت (۲۳)

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر انسان دولت قناعت سے محروم ہوتا ہے تو اس کا جمع کردہ مال انہی عزیزوں کے کام آتا ہے جو اس کی زندگی میں اس کے درپئے آزار رہتے ہیں۔ بخل۔ کنجوسی۔ کرم۔ سخاوت۔ خست۔ بخل۔ تمکن۔ ثابت۔ بجائے۔ میں باعوض کی ہے یعنی اگر کوئی اس کی خدمت میں جان بھی قربان کردے تو اس کے عوض اس کو ایک روٹی بھی نہ دے۔ یا مقابلہ کی ہے یعنی جان کے مقابلہ میں بھی روٹی دینا پسند نہ کرتا اپنی جان دیدیتا۔ گربہ ابوہریرہؓ۔ مشہور ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ کے پاس ایک بلی کا بچہ تھا اس ہی سے ان کی یہ کنیت پڑی ہے

[1] کاسہ چینی۔ یعنی چینی برتن۔ روم۔ اٹلی۔ پولاد۔ فولاد۔ آبگینہ۔ شیشہ۔ برد۔ چادر۔ انصاف۔ یعنی صحیح بات تو یہ ہے۔ ماخولیا۔ ملیخولیا کا مخفف ہے۔ پاگلپن۔ فرو۔ زیادہ۔ دیدۂ و شنیدۂ۔ تو نے دیکھا اور سنا ہے۔ صحرا۔ جنگل۔ غور۔ مشہور شہر ہے۔

شنیدم کہ بدریاے مغرب[1] اندر راہِ مصر پیش گرفتہ بود و خیالِ فرعونی در سر حتّی اِذَا اَدْرَکَہُ الْغَرَقُ بادے مخالف بہ کشتی برآمد چنانکہ گویند

فرد

باطبعِ طولت چہ کند دل کہ نسازد | شرطہ ہمہ وقتے نبود لائقِ کشتی

دست بدعا برآورد و فریاد بیفائدہ خواندن گرفت فَاِذَا[2] رَکِبُوْا فِی الْفُلْکِ دَعَوُا اللّٰہَ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ ۝

شعر

دستِ تضرّع چہ سود بندۂ محتاج را | وقتِ دعا بر خدا وقتِ کرم در بغل

قطعہ

از زر و سیم راحتے برساں | خویشتن ہم تمتّعے برگیر

وانگہ ایں خانہ کز تو خواہد ماند | خشتے از سیم و خشتے از زر گیر

آوردہ اند کہ در مصر اقارب درویش داشت بعد از ہلاکِ وے بہ تقیّتِ مال وے توانگر شدند جامہاے کہن بمرگِ او بدریدند و خزّ و دمیاطی بعوضِ آں ببریدند ہمدراں ہفتہ یکے را دیدم از ایشاں بر بارہ پاے سوار رواں و غلامِ پری پیکر در پے او دواں

---

[1] دریاے مغرب - یعنی خلیج مصر - خیالِ فرعونی - تکبّر یا دعوی خدائی - حتی آخر ڈوبنے نے اُس کو آگھیرا - باطبعِ طولت - اس مصرع کا اصل حکایت سے کوئی خاص تعلق نہیں ہے - شرط - وہ خوشگوار ہوا جو طوفان کے بعد سمندر میں چلتی ہے - دست دعا برآورد - دعا کے لئے ہاتھ اُٹھائے [2] فَاِذَا الخ - جبکہ وہ کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو دین کو خالص اس کے لئے مانتے ہوئے دعا کرتے ہیں - تضرع عجز و زاری - وقت کرم در بغل - یعنی سخاوت کرنے کے وقت بغلوں میں ہاتھ دے لے - دینے کو ہاتھ نہ بڑھائے - تمتع نفع حاصل کرنا - گیر - فرض کر یعنی یہ گھر لامحالہ تجھے چھوڑنا پڑیگا - خواہ فرض کر کہ تو نے ایک چاندی اور ایک سونے کی اینٹ رکھ رکھ کر اس کو تعمیر کیا ہو - اقارب - رشتہ دار - بمرگ او بدریدند - یعنی اُس کی موت کے سوگ کے بہانے پہاڑ ڈالے - خز - ریشمین کپڑا - دمیاط کا بنا ہوا ریشمین کپڑا - ببریدند - یعنی سلوانے کے لئے ترشوائے - بادپا - یعنی صبا رفتار گھوڑا -

قطعہ

وہ[1] کہ گر مردہ باز گردیدے | بسرائے قبیلہ و پیوند
ردِّ میراث سخت تر بودے | وارثاں راز مرگِ خویشاوند

بسابقہ معرفتے کہ درمیانِ ما بود آستینش گرفتم و گفتم

بیت

بخور اے نیک سیرت سرہ مرد | کاں فرومایہ گرد کرد و نخورد

حکایت (۲۴)[2]

صیّادِ ضعیف را ماہیِ قوی بدام افتاد طاقتِ حفظ آں نداشت ماہی برو غالب آمد و دام از دستش در ربود

قطعہ

شد غلامے کہ آبِ جو آرد | آبِ جو آمد و غلام ببرد
دام ہر بار ماہی آوردے | ماہی ایں بار رفت و دام ببرد

بیت

صیّاد نہ ہر بار شکارے ببرد | ایک روز بہ بینی کہ پلنگش بخورد

دیگر صیّاداں دریغ خوردند و ملامتش کردند کہ چنیں صیدے در دامت افتاد و نہ تو انستی نگاہداشتن گفت اے برادراں چہ تواں کرد

[1] وہ۔ ہائے۔ قبیلہ۔ خاندان۔ پیوند۔ برادری ردّ۔ واپس کرنا۔ خویشاوند۔ اپنے۔ آستینش گرفتم۔ یعنی اس کا ہاتھ پکڑا۔ سرہ۔ بفتحتین کھرا۔ گرد کرد۔ جمع کیا۔ حکایت (۲۴)۔ اس[2] حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ہر نقصان کو خدا کی جانب سے خیال کرکے صبر کرنا چاہئے۔ یہی قناعت کا آخری مرتبہ ہے۔ صیّاد۔ شکاری۔ شد۔ رفت۔ غلام۔ بچہ۔ جو۔ بواؤ معروف۔ نہر۔ دریغ۔ افسوس۔ نگاہ داشتن۔ حفاظت کرنا۔

حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مصیبت کا دفع کرنا۔ انسان کے مقدور سے باہر ہے۔ لہٰذا اس کو راضی برضائے الٰہی رہکر اس لو

مرا روزی نبود و او را یہ بخشیں روزی ماندہ[۵۱] حکمت ضیاد بے روزی
در دجلہ نگیرد ماہی بے اجل بر خشکی نمیرد

حکایت[۵۲] (۲۵) دست و پا بریدۂ ہزار پائے را بکشت صاحبدلے
بر و بگذشت و گفت سبحان اللہ با ہزار پائے کہ داشت چوں اجلش
فراز آمد از بید ست و پائے گریختن نتوانست۔

مثنوی

چو آید ز پے دشمنِ جانستاں | ببندد اجل پائے مردِ دواں
دراں دم کہ دشمن بپا پے رسید | کمانے کیانی نباید کشید

حکایت[۵۳] (۲۶) ابلہے را دیدم سمین و خلعتے ثمین در بر و مرکبِ تازی در
زیر و قصبے مصری بر سر کسے گفت سعدی چگونہ ہمی بینی ایں دیبائے
معلّم بریں حیوانِ لایعلم گفتم

شعر

قَدْ شَابَہَ بِالْوَرٰی حِمَارٌ | عِجْلاً جَسَدًا لَہٗ خُوَارٌ

گفتہ اند یک طلعتِ زیبا بہ از ہزار خلعتِ دیبا

قطعہ

شریف اگر متضعّف نشود خیال منہ | کہ پائگاہِ بلندش ضعیف خواہد شد

جھیلنا چاہئے۔ دست و پا بریدہ۔ یعنی سانپ۔۔ ہزار پائے۔ کنکھجورا۔ اجلش فراز آمد۔ اس کی موت پہلے آگئی۔ مرد دواں۔ تیز دوڑنے والا۔ دشمن۔ یعنی بہت سے دشمن۔ کیانی۔ یعنی وہ کمان جو شاہانِ ایران کے شایان شان ہے۔ حکایت (۲۶) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی جاہل کمینہ کی مالداری کو دیکھ کر قدرت کا شاکی نہونا چاہئے۔ بلکہ اپنی کسی ایسی نعمت کا تصور کرکے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے۔ جو اس کو حاصل نہیں ہے۔ ابلہ۔ بیوقوف۔ سمین۔ موٹا۔ ثمین۔ قیمتی۔ مرکب تازی۔ تازی گھوڑا۔ قصب۔ ایک قسم کا پھول دار ریشمین کپڑا ہے۔ معلّم۔ منقش۔

لایعلم۔ بے علم۔ قد شابہ بالوری حمار۔ ایک گدھا انسانوں کے مشابہ ہوگیا ہے۔ عجلاً جسدًا لہ خوار۔ ایک گئو سالہ کا جسم بولتا ہے۔ طلعت۔ صورت۔ متضعف۔ کمزور۔ پائگاہ۔ مرتبہ۔

لہ ور۔ اگر۔ آستانہ سیمیں۔ چاندی کی چوکھٹ۔ شریف۔ سید۔ خاص طور پر مکہ کا حاکم۔ بآدمی نتواں گفت الخ۔ یعنی نتواں گفت کہ ایں بآدمی می ماند۔ دراعہ۔ بضم دال وتخفیف را۔ پیراہن نقشِ بیروں۔ یعنی کرتہ پاجامہ۔ تلوار وغیرہ۔ بگرد۔ یعنی اُس

ور[1] آستانہ سیمیں بہ میخِ زر بزنند | گماں مبر کہ یہودی شریف خواہد شد

قطعہ

بآدمی نتواں گفت ماند ایں حیواں | مگر دراعہ و دستار و نقشِ بیرونش
بگرد درہمہ اسبابِ مُلک و ہستی او | کہ ہیچ چیز نہ بینی حلال جز خونش

حکایت[2] (۲۷) دزدے گدائے را گفت شرم نمیداری از برائے جوے سیم دست پیشِ ہر لئیم دراز کردن گفت۔

بیت

دست در انپیئے یک حبہ سیم | بہ کہ ببرند بدانگے دو نیم

حکایت[3] (۲۸) مشت زنے را حکایت کنند کہ از دہرِ مخالف بفغاں آمدہ بود و از حلقِ فراخ و دستِ تنگ بجاں رسیدہ شکایت پیشِ پدر برد و اجازت خواست کہ عزمِ سفر دارم مگر بقوتِ بازو و دامنِ کامے فراچنگ آرم کہ بزرگاں گفتہ اند

بیت

فضل و ہنر ضائع ست تا ننمایند | عود بر آتش نہند و مشک بسایند

پدر گفت اے پسر خیالِ محال از سر بدر کن و پائے قناعت در دامنِ

لہ تمام چیزوں کی دیکھ بھال کر بجز اُس کے خون کے کوئی چیز حلال نہ ملے گی۔ یعنی وہ واجب القتل ہے اور اُس کا خون بہا دینا جائز ہے۔ حکایت (۲۷)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ جس دولت میں ایمان و آبرو کا خطرہ ہو اُس کا ٹھکرا دینا بہتر ہے۔ دزد۔ چور۔ گدا۔ فقیر۔ جوے سیم۔ جوہر چاندی۔ لئیم۔ کمینہ۔ حبہ۔ رتی۔ دانگ۔ چھ رتی۔ دو نیم۔ یعنی چوری کی بنا پر ہاتھ کٹے۔ حکایت (۲۸)۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ رزق کی ہوس میں انسان کو مارا مارا نہ پھرنا چاہئے۔ مشت زن۔ پہلوان۔ چونکہ وہ اپنے بدن کو مُکے مار کر مضبوط بناتا ہے۔ دہر۔ زمانہ۔ فغاں۔ فریاد۔ حلق فراخ۔ چوڑا حلق یعنی، بسیار خوری۔ عزم۔ ارادہ۔ عود۔ اگر۔ بسایند۔ یعنی نہ گھسیں۔ محال۔ ناممکن۔ بدر کن۔ نکال دے۔

سلامت کس کہ خردمنداں گفتہ اند دولت نہ بکوشیدن ست

وچارۂ آں کم جوشیدن[1] ست شعر

کس نتواند گرفت دامنِ دولت بزور | اکوشش بیفائدہ ست وسمہ بر ابروئے کور

فرد

اگر ہر سرِ مویت ہنر دو صد باشد | ہنر بکار نیاید چو بخت بد باشد

بیت

چہ کند زورمندِ واژون[2] بخت | با زوئے بخت بہ کہ بازو سخت

پسر گفت اے پدر فوائدِ سفر بسیار ست از نزہتِ خاطر و جرِّ منافع و دیدنِ عجائب و شنیدنِ غرائب و تفرّجِ بلدان و محاورتِ خلّان و تحصیلِ جاہ و ادب و مزیدِ مال و مکتسب و معرفتِ یاراں و تجربتِ روزگار چنانکہ سالکانِ[3] طریقت گفتہ اند

نظم

تا بدکّانِ خانہ در گردی | ہرگز اے خام آدمی نشوی

بر و اندر جہاں تفرّج کن | پیش ازاں روز کز جہاں بروی

پدر گفت اے پسر منافعِ سفر چنیں کہ تو گفتی بیشمار ست لیکن مسلّم

[1] کم جوشیدن - یعنی صبر کرنا - وسمہ برابروئے کور - ایران میں زیب و زینت کے لئے ابروؤں کو وسمے سے سیاہ کرتے ہیں۔ لیکن اندھے کی ابروؤں پر وسمہ بھی لگاؤ تو حسن نہیں پیدا ہوگا - اگر آنج - یعنی اگر تیرے ہر بال میں دو صد ہنر بھی ہوں - بخت بد برا مقدر - [2] واژون بخت - اُلٹے مقدر والا - بازوئے بخت یعنی نصیبہ تگڑا ہو تو کام چلتا ہے - قوت بازو کسی کام نہیں آتی - نزہت خاطر تفریح طبع - جرِّ منافع منفعتیں حاصل کرنا - غرائب - عجیب باتیں - تفرّج بلدان شہروں کی تفریح - محاورت - گفتگو - خلّان - خالص دوست مکتسب - کمائی - سالکانِ طریقت

بزرگ - خام - کچّا - تفرّج کن - سیر کر - از جہاں بروی - یعنی مرنے سے پہلے - مسلّم - مناسب -

پنج طائفہ[1] راست نخستیں بازرگانے را کہ باوجودِ نعمت و مکنت غلاماں و کنیزاں دارد و شاگردانِ چابک ہر روز بشہرے و ہر شب بمقامے و ہر دم بتفرّج گاہے و ہر لحظہ از نعیمِ دنیا متمتّع

قطعہ

مُنعم بکوہ و دشت و بیاباں غریب نیست — ہر جا کہ رفت خیمہ زد و بارگاہ ساخت
واں را کہ بر مرادِ جہاں نیست دسترس — در زادبوم خویش غریب ست و ناشناخت

دوم عالمے کہ بہ منطقِ شیریں و قوّتِ فصاحت و مایۂ بلاغت ہر جا کہ رود بخدمتِ او اقدام[2] نمایند و اکرام کنند

قطعہ

وجودِ مردِ دانا مثالِ زرِّ طلاست — کہ ہر کجا کہ رود قدر و قیمتش داناند
بزرگ زادۂ نادان بشہر وا ماند — کہ در دیارِ غریبش بہیچ نستانند

سوم خوبروئے کہ درونِ صاحبدلاں بمخالطتِ او میل کند کہ بزرگاں گفتہ اند کہ جمال بہ از بسیاریِ مال و گویند روئے زیبا مرہم دلہائے خستہ ست و کلیدِ درہائے بستہ لاجرم صحبتِ او ہمہ جا غنیمت شناسند و خدمتش را منّت دانند

---

[1] طائفہ۔ گروہ۔ مکنت۔ طاقت۔ شاگردانِ چابک۔ چالاک نوکر۔ تفرّج گاہ۔ تفریح گاہ۔ نعیم۔ نعمت۔ منعم۔ مالدار۔ غریب۔ مسافر۔ خیمہ زد۔ خیمہ تانا۔ بارگاہ ساخت۔ دسترس۔ دسترسی۔ قابو۔ زادبوم۔ یعنی بوم زاد۔ پیدائشی وطن۔ منطق۔ گفتگو۔ مایہ۔ سرمایہ۔

[2] اقدام۔ پیش قدمی۔ اکرام۔ اعزاز۔ زر۔ سونا چاندی۔ طلا۔ سونا۔ ..... وا ماند۔ عاجز رہے۔ مخالطت۔ میل جول۔ روئے زیبا۔ حسین چہرہ۔ کلید۔ چابی۔ لاجرم۔ لامحالہ۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

قطعہ

شاہد آنجا کہ رود عزّت و حرمت[1] بیند
پرِ طاؤس در اوراقِ مصاحف[2] دیدم
گفت خاموش کہ ہر کس کہ جمالے دارد

اور برانند بقہرش پدر و مادرِ خویش
گفتم این منزلت از قدرِ تو می بینم بیش
ہر کجا پائے نہد دست بدارندش پیش

قطعہ

چوں در پسر موافقت و دلبری بود
او جوہرست گو صدف اندر میان مباش

اندیشہ نیست گر پدرش بر وی بری بود
دُرِّ یتیم را ہمہ کس مشتری بود

چہارم خوش آوازے کہ بمعجزۂ[2] داؤدی آب از جریان و مرغ از طیران باز دارد پس بوسیلتِ آں فضیلت دلِ مشتاقاں صید کند و ارباب معنی[1] بمنادمتِ او رغبت نمایند و بانواع خدمت کنند

شعر

سَمْعِیْ[3] اِلٰی حُسْنِ الْاَغَانِیْ
اَمَنْ ذَا الَّذِیْ حَبَّسَ الْمَثَانِیْ

قطعہ

چہ خوش باشد آہنگِ نرم و حزیں
بہ از روئے زیباست آوازِ خوش

بگوشِ حریفانِ مستِ صبوح
کہ ایں حظِّ نفس ست و آں قوتِ روح

---

[1] حرمت۔ احترام۔ قہر۔ غصہ۔ طاؤس۔ مور۔ مصاحف۔ قرآن پاک۔ قدرے۔ مرتبہ۔ دست بدارندش پیش۔ یعنی اُس کو ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں۔ موافقت۔ محبت۔ دلبری۔ یعنی لوگوں کے دلوں کو مائل کرے۔ بری بود۔ یعنی باپ اس کی ذمہ داری سے ہاتھ اٹھالے۔ صدف۔ سیپی۔ دُرِّ یتیم۔ بے مثال موتی مشتری۔ خریدار۔

[2] معجزۂ داؤدی۔ حضرت داؤد کا سا گلا۔ آب از جریان۔ مشہور ہے کہ حضرت داؤد کی خوش آوازی کا یہ معجزہ تھا کہ اُن کی آواز کو سنکر اُڑتے پرند اور بہتا پانی رک جاتا تھا۔ ارباب معنی۔ اہل دل۔ منادمت۔ ہم نشینی۔ انواع۔ طرح طرح۔

[3] سَمْعِیْ اِلٰی۔ میرا کان گانوں کی خوبی کی طرف متوجہ ہے

کون ہے جس نے ستار چھیڑ رکھا ہے۔ آہنگ۔ الاپ۔ حزیں۔ پرغم۔ حریفان۔ محفل شراب کے ساتھی۔ صبوح۔ وہ شراب جو صبح کو پی جائے۔ حظ۔ حصہ قوت۔ روزی۔

پنجم پیشہ وَرے[1] کہ بہ سعیِ بازو کفافے حاصل کند تا آبرو از بہرِ لقمہ ریختہ نگردد چنانکہ بزرگان گفتہ اند

قطعہ

گر بغریبی رود از شہرِ خویش | سختی و محنت نکشد پنبہ دوز
ور بخرابی فتد از مُلکِ خویش | گرسنہ خفتد مَلِکِ نیمروز

چنیں صفتہا کہ بیان کردم اے پسر در سفر موجبِ جمعیّتِ خاطر ست و داعیۂ طیبِ[2] عیش و آنکہ ازیں جملہ بے بہرہ ست بخیالِ باطل در جہاں برود و دیگر کسش نام و نشان نشنود

قطعہ

ہر آنکہ گردشِ گیتی بکینِ او برخاست | بغیر مصلحتش رہبری کند ایام
کبوترے کہ دگر آشیاں نخواہد دید | قضا ہمی بردش تا بسوئے دانہ و دام

پسر گفت اے پدر قولِ حکما را چگونہ مخالفت کنم کہ گفتہ اند رزق اگرچہ مقسوم ست با سبابِ حصولِ آں تعلّق شرط ست و بلا اگرچہ مقدور ست از ابوابِ دخولِ آں حذر کردن واجب

قطعہ

رزق ہر چند بے گماں برسد | شرطِ عقل ست جستن از درہا

---

[1] کمین پیشہ ور۔ جس کا پیشہ کم درجہ کا ہو۔ جیسے حجام۔ درزی۔ موچی۔ غریبی۔ سفر۔ پنبہ دوز۔ روئی گر۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ نیمروز۔ ولایت سیستان۔ لہٰذا ملک نیمروز سے مراد رستم ہے۔ جمعیت خاطر۔ دل کا اطمینان۔ داعیہ سبب۔

[2] طیبِ عیش۔ زندگی کا مزا۔ بے بہرہ۔ محروم۔ گیتی۔ جہاں۔ کین۔ مخالفت۔ بغیر مصلحتش۔ یعنی زمانہ اُس کو ایسی طرف لیجاتا ہے جس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں کبوترے کہ۔ یعنی وہ کبوتر جس کے مقدر میں دوبارہ گھونسلا دیکھنا نہیں ہے۔ مقسوم۔ قسمت میں لکھا ہوا اسبابِ حصول۔ حاصل ہونے کے طریقے۔ ابواب دخول۔ آنے کے دروازے۔ حذر۔ پرہیز۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

در چہ کس بے اجل نخواہد مُرد | تو مرو در دہانِ اژدرہا

دریں صورت کہ منم با پیلِ دماں بزخم و با شیرِ زیاں پنجہ در افگنم پس مصلحت آنست اے پدر کہ سفر کنم کہ ازیں پیش طاقتِ بینوائی ندارم

قطعہ

چوں مرد بر فتاد ز جای و مقامِ خویش | دیگر چہ غم خورد ہمہ آفاق جائے اوست

شب ہر تو انگرے بسرائے ہمے رود | درویش ہر کجا کہ شب آمد سرائے اوست

ایں بگفت و پدر را وداع کرد و ہمت خواست و رواں شد و با خویشتن ہمی گفت

شعر

ہنر ور چو بختش نباشد بکام | بجائے رود کس نداند نام

ہمچنیں تا بر سید بر کنار آبے کہ سنگ از صلابتِ او بر سنگ ہمی آمد و خروشش بفرسنگ می رفت بیت

نہنگیں آبے کہ مرغابی در و ایمن نبود | کمترین موج آسیا سنگ از کنارش در ربود

گروہے مردماں را دید ہر یک بقراضہ در معبر نشستہ و رختِ سفر بستہ جواں را دستِ عطا بستہ بود زبانِ ثنا بر کشود چندانکہ اری کرد یاری نکردند ملاحِ بیمروّت از و بخندہ بر گردید و گفت

لہ بے اجل - بے موت۔
اژدر - اژدہا - دریں صورت دریں حالت - دماں - مست - ژیاں - غضبناک۔
بینوائی - افلاس -
دیگر چہ غم خورد پھر کیا رنج کرے
درویش ہر کجا الخ - فقیر کو جہاں رات آجائے وہی اس کی سرائے ہے
وداع رخصت
ہمت - دعا۔
بکام - مقصد کے مطابق - صلابت - سختی - فرسنگ - تین میل۔
نہنگیں - خوفناک - مرغ آبی - پانی کا جانور - ایمن - محفوظ - آسیا سنگ - چکی کا پاٹ - قراضہ - ریزگاری - معبر - کشتی - زاری عاجزی - یاری - مدد -

شعر

بے زر[1] نتوانی کہ کنی بر کس زور | ور زر داری بزور محتاج نہ

شعر

زر نداری نتواں رفت بزور از دریا | ز ورد مرد چہ باشد ز یک مرد بیا

جواں را دل از طعنۂ ملّاح بہم برآمد خواست کہ از و انتقامے کشد کشتی رفتہ بود آواز داد کہ اگر بدیں جامۂ کہ پوشیدہ ام قناعت کنی دریغ نیست ملّاح طمع کرد و کشتی باز گرداند

بیت

بدوزد شبرہ[2] دیدۂ ہوشمند | در آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند

چند انکہ دستِ جواں بریش و گریبانش رسید بخود در کشید و بیحیا فرو کوفت یارش کشتی بدر آمد کہ پشتی کند ہمچنیں درشتی دید پشت بگردانید مصحت آں دیدند کہ با او بمصالحت گرایند و بہ اجرت کشتی مسامحت نمایند

مثنوی

چو پرخاش بینی تحمّل بیار | کہ سہلے بہ بندد در کارزار

بشیریں زبانی و لطف و خوشی | توانی کہ پیلے بموئے کشی

---

[1] بے زر الخ یعنی پیسہ بدوں کوئی زور نہیں۔ اور اگر یہ ہو تو پھر زور کی بھی ضرورت نہیں۔ انتقام۔ بدلہ۔ قناعت۔ صبر۔ دریغ۔ ممانعت۔ [2] شبرہ۔ لالچ۔ بند۔ جال۔ بخود درکشید۔ اپنی طرف کھینچ لیا۔ بے محابا۔ بے تحاشہ۔ پشتی۔ مدد۔ مسامحت۔ چشم پوشی۔ درخاش۔ لڑائی۔ سہل۔ نرمی۔ پیلے بموئے کشی۔ ہاتھی کو بال میں باندھ لائے۔ اسباب حصول۔ حاصل ہونے کے طریقے۔ ابواب دخول۔ آنیکے دروازے حذر۔ پرہیز۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لطافت[1] کن آنجا کہ بینی ستیز | نبرد قز نرم را تیغ تیز

بعذرِ ماضی بقدمش درافتادند و بوسہ چند بنفاق بر سر و چشمش دادند پس بہ کشتی درآوردند و رواں شدند تا برسیدند بستونے کہ از عمارتِ یونان در آب ایستادہ بود ملاح گفت کشتی را خللے ہست یکے از شما کہ زور آور ترست باید کہ بریں ستون برود خطامِ کشتی بگیرد تا عمارت کنیم جواں بغرورِ دلاوری کہ در سر داشت از خصمِ آزردہ دل نیندیشید و قولِ حکما را کار نفرمود کہ گفتہ اند ہر کرا رنجے بدل رسانیدی اگر در عقبِ آں صد راحت برسانی از پاداشِ آں یک رنجش ایمن مباش کہ پیکاں از جراحت بدر آید و آزار در دل بماند

نظم

چہ خوش گفت یکتاش[2] با خیلتاش | چو دشمن خراشیدی ایمن مباش

قطعہ

شوا ایمن کہ تنگ دل گردی | چوں زدستت دلے بہ تنگ آید
سنگ بر بارۂ حصار مزن | کہ بود کز حصار سنگ آید

چند انکہ مقودِ کشتی بساعد بہ پیچید و بالائے ستون رفت ملاح زمام

---

[1] لطافت - نرمی۔ ستیز - لڑائی۔ قز - ریشمین کپڑا۔ بعذرِ ماضی - پہلے معاملہ کی عذر خواہی کے لئے۔ خلل - بگاڑ۔ خطام - مہار۔ عمارت کنیم - یعنی توڑ کر بنائیں۔ خصم آزردہ دل - ستایا ہوا دشمن۔ عقب - پیچھے۔ پاداش - بدلہ۔ پیکان - تیر۔

[2] یکتاش - یکتا ش - وخیلتاش - تاش بمعنی غلام و آقا۔ لہذا یکتاش ایک غلام۔ اور خیلتاش میں اضافت مقلوبی ہے یعنی تاش خیل بمعنی جماعت کا آقا۔ بعض صاحبان نے لکھا ہے کہ یہ دو آدمیوں کے نام ہیں

ایمن - بے خوف۔ بارہ - حصار - دیوار قلعہ۔ مقود - رسی۔ ساعد - گٹا۔ زمام - مہار

از کفش درگلاند و کشتی براند بیچارہ متحیر[1] بماند روزے دو بلاؤ
محنت کشید سختی دید سوم روز خوابش گریباں گرفت و در آب انداخت
بعد از شبا روزے، دگر بر کنارا فتاد از حیاتش رمقے ماندہ بود برگ
درختاں خوردن گرفت و بیخ گیاہاں برآوردن تا اندکے قوت یافت
سر در بیاباں نہاد و برفت تا تشنہ و بیطاقت شد و بر سر چاہے
رسید قومے را دید شربتِ آب بہ پشیزے ہمی آشامیدند جواں را
پشیزے نبود طلب کرد و بیچارگی نمود رحمت نیاوردند دست تعدی
دراز کرد و تنے چند را فرو کوفت مرداں غلبہ کردند و بیحابا بزدندش
مجروح شد

قطعہ

پشہ چو پر شد[2] بزند پیل را | با ہمہ مردی و صلابت کہ اوست
مورچگاں را چو بود اتفاق | شیر ژیاں را بدر آرند پوست

بحکمِ ضرورت در پئے کارواں افتاد و برفت شبانگہ بر سیدند
بمقامے کہ از دزداں پر خطر بود کاروانیاں را دید لرزہ بر اندامش افتاد
و دل بر ہلاک نہادہ گفت اندیشہ مدارید کہ دریں میاں یکے منم کہ
بہ تنہا پنجاہ مرد را جواب گویم و دیگر جوانان ہم یاری کنند ایں

[1] متحیر۔ حیران۔ [2] از شباں روزے۔ ایک دن ایک رات بعد۔ رمق۔ یعنی تھوڑی سی جان۔ سر در بیاباں نہاد۔ جنگل کی طرف چلدیا۔ شربت آب۔ یعنی پانی کے گھونٹ۔ پشیزہ۔ یعنی پیسہ۔ تعدی۔ ظلم۔ مجروح۔ زخمی۔ [2] پر شد۔ بہت ہوا۔ صلابت۔ سختی۔ مورچگان۔ چیونٹیاں۔ بدر آرند پوست۔ کھال کھینچ لیں۔ بحکم ضرورت۔ مجبوراً۔ کاروانیان۔ قافلے والے۔ اندیشہ مدارید۔ فکر نہ کرو۔ جواب گویم۔ مقابلہ کروں گا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

بگفت و مردمِ کارواں بلافِ او قوی دل شدند و بصحبتش
شادمانی کردند و بزاد و آبش دستگیری واجب دانستند
جواں را آتشِ معدہ بالا گرفتہ بود و عنانِ طاقت از دست رفتہ
لقمہ چند از سرِ اشتہا تناول کرد و دمے چند آب در پئے آں آشامید
تا دیوِ درونش بیارمید و بخفت۔ پیر مردے جہاں دیدہ دراں کارواں
بود گفت اے جماعت من ازیں بدرقہ شما اندیشناکم بیش از انکہ
از دزداں چنانکہ حکایت کنند غریبے را در مے چند گرد آمدہ بود و شب
از تشویشِ لوریان در خانہ نمی خفت یکے را از دوستاں برخود
خواند تا وحشتِ تنہائی بدیدارِ وے منصرف۲ کند شبے در صحبتِ او
بود چند انکہ بر در مہماش وقوف یافت بیرد و بخورد و سفر کرد بامدادان
دیدند غریب گریاں و عریاں کسے گفت حال چیست مگر آں در مہماے
ترا در دبرد گفت لَا وَاللّٰہِ بدرقہ بردَ

قطعہ

ہرگز ایمن زیار نہ نشستم | تا ندانستم انچہ عادتِ اوست
زخمِ دندانِ دشمنے تیز ست | کہ نماید بچشمِ مردم دوست

ف لاف۔ شیخی۔ زاد۔ توشہ۔ آتشِ معدہ۔ یعنی بھوک۔ عنان۔ باگ۔ تناول کرد۔ کھائے۔ دیوِ درونش۔ یعنی نفس۔ بدرقہ۔ راہبر۔ تشویش۔ پریشانی۔ لوریاں۔ ایک گروہ تھا۔ جو عموماً گانے بجانے اور حجامت کا پیشہ کرتا تھا اور لوگوں کو پھنسا کر لوٹ بھی لیتا تھا۔ ۲ منصرف۔ دور۔ وقوف۔ اطلاع۔ عریاں۔ ننگا۔ زخمِ دندان۔ یعنی اُس دشمن کے دانتوں کا زخم گہرا لگتا ہے۔ جو بظاہر دوست بنا ہوا ہو۔

چہ دانید کہ اگر ایں ہم از جملہ دزداں باشد بعیاری[1] درمیانِ ما تعبیہ شدہ تا بوقتِ فرصت یاراں را خبر کند مصلحت آں بینیم کہ مریں خفتہ را بگذاریم و رخت برداریم جواناں را پند پیر استوار آمد و ہیبتے عظیم از مشت زناں در دل گرفتند و رخت برداشتند و جواں را خفتہ بگذاشتند آنگہ خبر یافت کہ آفتابش بر کتف سر بر آورد و کاروان رفتہ دید بیچارہ بسے بگردید رہ بجائے نبرد و تشنہ و بینوا روی بر خاک و دل بر ہلاک نہادہ میگفت

شعر

مَنْ ذَا یُحَدِّثُنِیْ وَزُمَّ الْعِیْسُ | مَا لِلْغَرِیْبِ سِوَی الْغَرِیْبِ اَنِیْسُ

فرد

درشتی کند بر غریباں کسے | کہ نابودہ باشد بغربت بسے

نسلکیں دریں سخن بود کہ پادشہ پسرے بصید از لشکریاں دور افتاد بود و بالائے سرش ایستادہ ہمی شنید و در ہیاتش ہمی نگرید صورتش پاکیزہ دید و حالش پریشاں پرسید از کجائی و بدیں جائگہ چوں افتادی برخے از انچہ بر سرا ورفتہ بود اعادت کرد ملک زادہ

[1] عیاری۔ چالاکی۔ تعبیہ۔ پوشیدہ۔ ہیبت۔ خوف۔ کتف۔ مونڈھا۔ مَنْ ذَا الخ۔ مجھ سے اب کون باتیں کرے گا۔ اونٹوں کی مہار چڑھا دی گئی (وہ روانہ ہو گئے) مسافر کا تو مسافر ہی دوست ہوتا ہے۔ غربت۔ مسافرت۔ صید۔ شکار۔ ہیبت۔ حالت۔ اعادت کرد۔ دوہرایا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

را بر حالِ تباہ اور حمت آمد و خلعت و نعمت داد و معتمدے[1] را باو
بفرستاد تا بشہرِ خویش باز آمد پدرش بدیدنِ او شادمانی کرد
و بر سلامتِ حالش شکر گفت شبانگہ از انچہ بر سرِ او رفتہ بود از
حالتِ کشتی و جورِ ملّاح و ظلمِ روستایان بر سرِ چاہ و غدرِ کاروانیاں
در راہ با پدر ہمیگفت پدر گفت اے پسر نہ گفتمت ہنگامِ رفتن کہ
تہیدستاں را دستِ دلیری بستہ ست و پنجۂ شیری شکستہ

شعر

چہ خوش گفت آں تہیدست سلحشور | چو بے زر بہتر از ہفتاد من زور

پسر گفت اے پدر ہر آئینہ تا رنج نبری گنج برنداری و تا جان در خطر
نہ نہی بر دشمن ظفر نیابی و تا دانہ پریشاں نکنی خرمن نگیری نہ بینی
باندک مایہ رنجے کہ بردم چہ تحصیلِ راحت کردم و بہ نیشے کہ خوردم
چہ مایۂ عسل آوردم

فرد

گر پیۂ پیرون ز رزق نتواں خورد | در طلب کاہلی نباید کرد

فرد

غوّاص گر اندیشہ کند کامِ نہنگ | ہرگز نکند دُرِّ گرانمایہ بہ چنگ

[1] معتمد - بھروسہ کا آدمی - شادمانی - خوشی - روستا - دیہاتی - ہنگام - وقت - لشکر - سپاہی - ہر آئینہ - بہرحال - ظفر - فتح - نیش - ڈنک - عسل - شہد - غوّاص - غوطہ خور - کام - حلق - نہنگ - ناکا - دُرّ - موتی -

حکمت[1] آسیا سنگِ زیریں متحرک نیست لاجرم تحمّلِ بارِ گراں ہمیکند

قطعہ

چہ خورد شیر شرزہ در بنِ غار | باز افتادہ را چہ قوت بود
گر تو در خانہ صید خواہی کرد | دست و پایت چو عنکبوت بود

پدر پسر را گفت ترا دریں نوبت فلک یاوری کرد و اقبال رہبری کہ صاحبِ دولتے بتو رسید و بر تو ببخشید و کسرِ حالت را بتفقدی جبر کرد چنیں اتّفاق نادر افتد و برنادر حکم نتواں کرد۔

بیت

صیّاد نہ ہر بار شغالے ببرد | باشد کہ یکے روز پلنگش بدرد

چنانکہ یکے از ملوکِ پارس را نگینے گرانمایہ در انگشتری بود دبارے بحکمِ تفرّج[2] با تنے چند خاصاں بمصلائے شیراز بیروں رفت فرمود تا انگشتری را بر گنبدِ عضد نصب کردند تا ہر کہ تیر از حلقۂ انگشتری بگذراند خاتم او را باشد اتّفاقاً چہار صد حکم انداز کہ در خدمتِ او بودند بیندا ختند جملہ خطا کردند مگر کودکے کہ بر بامِ رباطے ببازیچہ تیر از ہر طرف می انداخت بادِ صبا تیرِ او از حلقۂ انگشتری بگذرانید

---

[1] حکمت۔ دانائی کی بات۔ آسیا سنگ زیریں۔ چکی کا نیچے کا پاٹ۔ متحرک۔ حرکت کرنیوالا۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ تحمّل۔ برداشت۔ شرزہ۔ غضبناک۔ بن۔ جڑ۔ عنکبوت۔ مکڑی۔ نوبت۔ مرتبہ۔ کسر۔ شکستگی۔ تفقّد۔ دلجوئی۔ نادر۔ کمیاب۔ شغال۔ گیدڑ۔ پلنگ۔ چیتہ۔ نگینہ۔ نگ۔ انگشتری۔ انگوٹھی۔

[2] تفرّج۔ تفریح۔ مصلّی۔ عیدگاہ۔ گنبدِ عضد۔ یعنی عضدالدین بادشاہ کے مقبرہ کا گنبد۔ نصب۔ قیام۔ حکم انداز۔ نشانہ پر شرطیہ تیر مارنے والا۔ بام۔ بالا خانہ۔ رباط۔ مسافر خانہ

Website:MadarseWale.blogspot.com

خلعت و نعمت یافت و خاتم بوے ارزانی داشتند آوردہ اند
کہ پسر تیر و کمان را بسوخت گفتند چرا چنیں کردی گفت تا رونقِ
نخستیں برجائے ماند **قطعہ**

گہ بود کز حکیم روشن رای | برنیاید درست تدبیرے
گاہ باشد کہ کودک ناداں | بغلط برہدف زند تیرے

حکایت (۲۹) درویشے را شنیدم کہ بغارے نشستہ بود و در
بروی از جہاں بستہ و ملوک و اغنیا را در چشم ہمت او شوکت و
ہیبت نماند **قطعہ**

ہر کہ بر خود درِ سوال کشاد | تا بمیرد نیازمند بود
آز بگذار و پادشاہی کن | کز گدا بے طمع بلند بود

یکے از ملوکِ آں طرف اشارت کرد کہ توقّع بکرم و اخلاقِ مردال
چنیں ست کہ یکے با مابنان و نمک موافقت کنند شیخ رضا داد
بحکم آنکہ اجابتِ دعوت سنّت ست دیگر روز ملِک بعذرِ قدومش
رفت عابد از جای برجست و ملِک را در کنار گرفت و تلطّف کرد
و ثنا گفت چوں غائب شد یکے از جماعت پرسید شیخ را کہ

لہ رونق نخستیں۔ پہلی آبرو۔ بغلط بر ہدف زند تیرے۔ غلطی سے نشانہ پر تیر مارے۔ حکایت (۲۹)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ فقیر کو امراء اور بادشاہو کی صحبت سے بچنا چاہئے۔ ورنہ رفتہ رفتہ دامن صبر و قناعت اس کے ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے۔ جہان۔ یعنی دنیا والے۔ شوکت۔ دبدبہ۔ ہیبت۔ خوف۔ در سوال کشاد یعنی مانگنا شروع کر دیا۔ نیازمند۔ تابعدار۔ آز۔ لالچ۔ ۲ توقع بکرم و اخلاق مردان۔ یعنی جناب کے اخلاق اور کرم سے توقع ہے۔ یکے۔ ایک بار۔ با مابنان و نمک موافقت کنند۔ یعنی ہمارے ساتھ کھانا کھالیں۔ اجابت۔ قبول کرنا۔ کنار۔ بغل۔ تلطّف۔ مہربانی۔

چندیں ملاطفت[1] امروز کہ با پادشہ کردی خلافِ عادت بود دیگر
ندیدم گفت نشنیدی آنکہ یکے از صاحبدلاں گفتہ ست

فرد

ہر کرا بر سماط بنشستی | واجب آمد بخدمتش برخاست

مثنوی

گوش تو اند کہ ہمہ عمر وے | نشنود آوازِ دف و چنگ و نے
دیدہ شکید زتماشائے باغ | بے گل و نسریں بسر آرد دماغ
گر نبود بالشِ آگندہ پر | خواب تواں کرد بحجر زیرِ سر
ور نہ بود دلبرِ ہمخوابہ پیش | دست تواں کرد بآغوشِ خویش
ویں شکم بے ہنر و پیچ پیچ | صبر ندارد کہ بسازد بہیچ

باب چہارم در فوائدِ خاموشی

حکایت[1] یکے[2] از دوستاں گفتم امتناعِ سخن گفتنم بعلتِ آں اختیار آمدہ است کہ غالب اوقات در سخن نیک و بد اتفاق افتد و دیدۂ دشمناں جز بریدی نمی آید گفت اے برادر دشمن آں

[1] ملاطفت - نرمی - سماط - دسترخوان - بخدمتش برخاست - اُس کی تعظیم کے لئے کھڑا ہونا - تماشا - سیر - نسرین چنبیلی - بالش آگندہ پر - پروں کا تکیہ - حجر - پتھر - ورنہ بود - اگر نہ بود - دلبر ہمخوابہ - ساتھ سونے والا معشوق -

حکایت[1] ۲ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ اکثر حالات میں خاموش رہنا ہی بہتر ہوتا ہے - ورنہ بہتر سے بہتر بات پر نکتہ چینی شروع ہو جاتی ہے - امتناع - رکنا - اختیار - پسند - غالب - اکثر - دشمن آں بہ - یعنی تمہارے لئے وہی دشمن اچھا ہے جس کی نگاہ تمہاری نیکی پر نہ پڑے ورنہ اس کو بھی برباد کرنے کی کوشش کرے گا.....

Website:NewMadarsa.blogspot.com

به کہ نیکی تہ پلید

وَاَخُو الْعَدَاوَۃِ لَا یَمُرُّ بِصَالِحٍ | اِلَّا وَیَلْمُزُہٗ بِکِذَّابٍ اَشِرْ

شعر

ہنر بچشمِ عداوت بزرگتر عیبست | اگر ست سعدی و در چشمِ دشمناں خارست

بیت

نورِ گیتی فروز چشمۂ ہور | از شپشت باشد بچشمِ موشکِ کور

حکایت (۲) بازرگانے راہزار دینار خسارت افتاد پسر را گفت نباید کہ با کسے ایں سخن درمیاں نہی گفت اے پدر فرمان ترا ست نگویم ولیکن باید کہ مرا بر فائدۂ ایں مطّلع گردانی کہ مصلحت در نہاں داشتن چیست گفت تا مصیبت دو نشود یکے نقصانِ مایہ دیگر شماتتِ ہمسایہ

شعر

بگواندہِ خویش با دشمناں | کہ لاحول گویند شادی کناں

حکایت (۳) جوانے خردمند از فنونِ فضائل خطّے وافر داشت وطبعے نافر چنانکہ در محافلِ دانشمنداں نشستے زبانِ سخن بلبستے بارے پدرش گفت اے پسر تو نیز انچہ دانی بگوی گفت ترسم از انچہ ندانم

---

۱ واخو العداوہ - دشمن نیک پر سے ہو کر بھی گذرتا ہے تو اس کو جھوٹا متکبر ہونے کا عیب لگاتا ہے - چشم عداوت - دشمنی کی آنکھ ہور بضم ہا و واو مجہول آفتاب - موشک چھچھوندر کور اندھا - حکایت (۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دوسروں کو اپنے نقصان کی خبریں سنانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے - خسارت - ٹوٹا - فرمان حکم - مایہ سرمایہ شماتت - دوسرے کی برائی کو دیکھ کر خوش ہونا - ہمسایہ - پڑوسی اندوہ - غم - کہ لاحول گویند یعنی دل میں خوش ہوتے ہوئے لاحول پڑھیں گے - حکایت (۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اہل علم کے سامنے خاموشی ہی بہتر ہے ورنہ جہالت کا پردہ فاش ہو جاتا ہے - فنون - قسمیں

حظ - حصہ - نافر - یعنی زیادہ باتیں کرنے سے نفرت کرنے والی - محافل - مجالس -

بپرسند و شرمساری برم۔

قطعہ

آں شنیدی کہ صوفیٔ میکوفت[۱] | زیرِ نعلینِ خویش میخے چند
آستینش گرفت سرہنگے | کہ بیا نعل بر ستورم بند

فرد

نگفتہ ندارد کسے با تو کار | ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

حکایت[۴] عالمے معتبر را مناظرہ افتاد با یکے از ملاحدہ لعنہم اللہ علی حدہ و بحجّتِ او برنیامد سر بگریبان فرو برد و برگشت کسے گفتا ترا با چندیں فضل و ادب کہ داری با بیدینے حجّت نماند گفت علمِ من قرآن ست و حدیث و گفتارِ مشائخ و او بدیہا معتقد نیست و لمن شنود مرا شنیدنِ کفر او بچہ کار آید۔

بیت

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی | آنست جوابش کہ جوابش ندہی

حکایت[۵] جالینوس[۱] ابلہے را دید دست در گریبانِ دانشمندے زدہ و بیحرمتی ہمیکرد گفت اگر ایں دانا بودے کارِ او بنادان بدینجا

---

۱ میکوفت۔ ٹھوک رہا تھا۔ زیر نعلین۔ جوتوں کے تلے۔ سرہنگ۔ سپاہی۔ ستور۔ یعنی گھوڑا۔ نگفتہ الخ۔ یعنی نہ کہی ہوئی بات کے متعلق کسی کو تجھ سے کوئی سروکار نہیں۔ حکایت (۴) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دین و مذہب کے مخالفوں سے شدید ضرورت کے بدوں مناظرہ نہ کرنا چاہئے۔ مناظرہ۔ حق ثابت کرنے کے لئے گفتگو کرنا۔ ملاحدہ۔ ملحد کی جمع۔ بے دین۔ لعنہم اللہ علی حدہ۔ خدا ان میں سے ہر ایک پر لعنت کرے۔ حجت۔ دلیل برنیامد۔ نہ جیت سکا۔ گفتار مشائخ۔ بزرگوں کے قول۔ خبر۔ حدیث۔ زو نرہی۔ اس سے چھٹکارا حاصل نہ ہو۔ آنست جوابش۔ اس کا یہی جواب ہے کہ اس کو کوئی جواب نہ دے۔ حکایت (۵) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ کج طبع لوگوں کے بالمقابل خاموشی عین دانائی ہے۔ جالینوس۔ مشہور یونانی حکیم ہے۔ گفت۔ یعنی جالینوس نے کہا کہ اگر یہ دانشمند عقلمند ہوتا تو اس جاہل کے بالمقابل ابتدا ہی نرمی کرتا تاکہ یہ ذلت نہ دیکھنی پڑتی۔

[1] کین - کینہ - پیکار - جنگ - سبکسار - یعنی سبک سر (کم عقل) الف تحسین کلام اور قافیہ کی ضرورت سے بڑھا دیا جاتا ہے - وحشت - بے تمیزی - موی - بال - ہمیدون - ہمچنیں یعنی ایک بال اگر دو بھلوں یا ایک بھلے اور ایک برے کے ہاتھوں میں ہو تو وہ رسہ کشی کر کے اس کو نہ توڑیں گے دونوں بھلے ہیں تو رسہ کشی ہی نہ ہوگی اگر ایک برا اور ایک بھلا ہے تو اگرچہ برا کھینچے گا لیکن بھلا ڈھیل دے گا - بہر حال ٹوٹنے کی نوبت نہ آئے گی - وگر - یعنی اگر دونوں جانب جاہل ہو گئے تو رسہ کشی ضرور ہوگی - بال تو بال زنجیر کو بھی توڑ ڈالیں گے - فرجام - انجام - کہ دائم الخ یعنی میرے بہت سے عیب تو ایسے ہیں - جن کو میں ہی جانتا ہوں تو ان سے واقف بھی نہیں ہے حکایت [2] اس حکایت میں گفتگو کا سلیقہ سکھایا گیا ہے - سحبان وائل - یعنی سحبان ابن وائل عرب کا مشہور فصیح و بلیغ مقرر - بحکم - بسبب - سالے - سال بھر - برسر جمع - مجمع کے سامنے - ندمائے - ہمنشیں - حضرت - دربار - سزاوار - مستحق - حلوا چو یکبار - یعنی حلوے کے بھی مکرر کھانے میں مزا نہیں آتا - حکایت [3] اس حکایت میں بھی بات کرنے کا سلیقہ سکھایا گیا ہے - مراد کسے الخ یعنی اپنے جہل کا کوئی اقرار نہیں کرتا - ہاں وہ آدمی خود اپنی جہالت

مثنوی

نرسیدے -

دو عاقل را نباشد کین[1] و پیکار | نہ دانائے ستیزد با سبکسار
اگر ناداں بوحشت سخت گوید | خردمندش بشرمی دل بجوید
دو صاحبدل نگہدارند موئے | ہمیدوں سرکشے و آزرم جوئے
وگر در ہر دو جانب جاہلانند | اگر زنجیر باشد بگسلانند
یکے راز شتخوئے داد دشنام | تحمل کرد و گفت اے نیک فرجام
تبرزانم کہ خواہی گفت آنی | کہ دانم عیبِ من چوں من ندانی

حکایت[2] سحبان وائل را در فصاحت بے نظیر نہادہ اند بحکم آنکہ سالے برسرِ جمعے سخن گفتے کہ لفظے مکرر نکردے واگر ہماں اتفاق افتادے بعبارتِ دیگر بگفتے واز جملہ ادبِ ندمائے حضرتِ ملوک یکے اینست

مثنوی

سخن گرچہ دلبند و شیریں بود | سزاوارِ تصدیق و تحسیں بود
چو یکبار گفتی مگو باز پس | کہ حلوا چو یکبار خورند و بس

حکایت[3] یکے را از حکما شنیدم کہ می گفت ہرگز کسے بجہل خود اقرار نکردہ است مگر آں کس کہ چوں دیگرے در سخن باشد ہمچناں تمام

ناگفتہ سخن آغاز کند

مثنوی

سخن را سرست[1] اے خردمند و بن
میاور سخن درمیانِ سخن

خداوندِ تدبیر و فرہنگ و ہوش
نگوید سخن تا نہ بیند خموش

حکایت[8] تنے چند از بندگانِ محمود گفتند حسنِ میمندی را کہ سلطان امروز چہ گفت ترا در فلاں مصلحت گفت بر شما ہم پوشیدہ نماند گفت ندانچہ با تو گوید با مثالِ ما گفتن روا ندارد گفت باعتماد آنکہ داند کہ نگویم پس چرا ہمی پرسید۔

بیت

نہ ہر سخن کہ بر آید بگوید اہلِ شناخت
بسرِّ شاہ سرِ خویشتن نشاید باخت

حکایت[9][2] در عقدِ بیعِ سرائے متردّد بودم جہودے گفت بخر کہ من از کدخدایانِ محلّتم وصفِ ایں خانہ چنانکہ ہست از من پرس ہیچ عیبے ندارد گفتم بجز آنکہ تو ہمسایۂ من باشی۔

قطعہ

خانہ را کہ چوں تو ہمسایہ ست
دہ درم سیم کم عیار ارزد

لیکن امیدوار باید بود
کہ پس از مرگِ تو ہزار ارزد

---

[1] سر۔ ابتدا۔ بن۔ خاتمہ۔ فرہنگ۔ دانائی
[8] حکایت۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ شاہوں کے راز کی حفاظت ضروری ہے اگر کوئی دریافت بھی کرے تو خاموشی مناسب ہے۔ حسنِ میمندی۔ سلطان محمود کا وزیر۔ گفت۔ یعنی حسن میمندی۔ اہلِ شناخت۔ سمجھدار۔ سرّ۔ راز۔ سر باختن۔ سر کٹوانا۔
[9] حکایت۔
[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر وہ یہودی خواہ مخواہ دخل نہ دیتا تو اُس کو یہ باتیں نہ سننی پڑتیں۔ عقدِ بیع سرائے۔ مکان کے خریدنے کا معاملہ۔ جہود۔ یہودی۔ کدخدا۔ صاحب خانہ۔ محلّت۔ محلّہ۔ بجز آنکہ۔ یعنی اس کے علاوہ کوئی عیب نہیں کہ تو میرا محلہ دار بنے گا۔ کم عیار۔ غیر خالص۔ ہزار ارزد۔ یعنی ہزار روپیہ قیمت کا ہے۔

حکایت (۱۰) یکے از شعرا پیشِ امیرِ دزداں رفت و ثنا گفت و مدو تا جامہ اش برکنند و ازدہ بدر کنند مسکین برہنہ بسرما میرفت سگاں در قفائے وے افتادند خواست تا سنگے بردارد و سگاں را دفع کند زمین یخ بستہ بود عاجز شد گفت اینچہ حرامزادہ مردمانند سگاں را گذاشتہ اند و سنگ را بستہ امیرِ دزداں از غرفہ بدید بشنید و بخندید و گفت اے حکیم از من چیزے بخواہ گفت جامہ خود مے خواہم اگر انعام فرمائی۔ مصرع رَضِینَا مِنْ نَوَالِکَ بِالرَّحِیلِ۔

بیت

امیدوار بود آدمی بخیر اں | امر ا بخیر تو امید نیست شر مرسان

سالارِ دزداں را بر و رحمت آمد جامۂ او باز داد و قبائے پوستینے براں مزید کرد و درمے چند

حکایت (۱۱) منجمے بخانہ درآمد مردِ بیگانہ دید بازنِ او با ہم نشستہ دشنام داد و سخت گفت درہم افتادند فتنہ و آشوب برخاست صاحبدلے بریں واقف گشت گفت شعر

تو بر اوجِ فلک چہ دانی چیست | چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

تعریف نہ کرتا اور خاموش رہتا تو یہ ذلت نہ ہوتی۔
شعرا۔ شاعر کی جمع۔ امیر دزداں۔ چوروں کا سردار۔ ثنا۔ تعریف۔ ازدہ بدر کند۔ گانٹوں سے نکالدیں۔ سگاں در قفائے وے افتادند کتے اس کے پیچھے پڑ گئے۔ دفع کند بھگائے۔ زمیں یخ بستہ بود زمین برف جمی ہوئی تھی۔ حرامزادہ۔ غرفہ بالاخانہ۔ اگر انعام فرمائی۔ اگر عنایت فرمادیں۔ رضینا من نوالک بالرحیل۔ آپ کی عطا کے بدلے ہم اسی پر راضی ہیں کہ (بخیریت گھر کو) کوچ کر جائیں۔ کسان بھلے لوگ۔ مرا بخیر امید نیست۔ یعنی مجھے جناب سے بھلائی کی تو کوئی توقع نہیں میرے ساتھ برائی تو نہ کیجئے۔ قبائے پوستینے۔ بالدار

چڑے کا چوغہ۔ حکایت (۱۱)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ منجم چونکہ لوگوں سے باتیں بناتا ہے لہذا اس کو اس وقت یہ بات سننی پڑی۔
منجم۔ نجومی۔ مرد بیگانہ۔ اجنبی آدمی۔ درہم افتادند۔ لڑ پڑے۔ آشوب۔ شور و غل۔ اوج۔ بلندی۔ فلک۔ آسمان۔ سرائے۔ گھر۔

واعظ۔ کریہ الصوت بھدی آواز والا۔ فریاد۔ شور وغل۔ نعیب غراب البین۔ فراق کے کوّے کی آواز۔ کوّے کی کائیں کائیں کو دو دوستوں کی جدائی کا سبب سمجھا گیا ہے اسی لیے وہ بہت ناگوار گذرتی ہے۔ الحان لے

ان انکر الاصوات بیشک بدترین آواز۔ یہ گدھے کی آواز کے بارے میں قرآن میں فرمایا گیا ہے۔ ۵۲ اذا الخ۔ جب ابو الغوارس واعظ گدھے کی طرح ہنہناتا ہے تو فارس کا قلعہ اصطخر لرزتا ہے۔ مردم قریہ۔ گانوں کے لوگ۔ علت سبب۔ جاہ۔ عزت۔ بلیتش را میکشند۔ اس کی مصیبت برداشت کرتے تھے اذیتش۔ اس

حکایت (۱۲) ۵۱ خطیبے کریہ الصوت خود را خوش آواز پنداشتے و فریادِ بیفائدہ برداشتے گفتی نعیب غراب البین در پردۂ الحانِ اوست یا آیۂ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ در شانِ اوست

شعر

اِذَا نَهَقَ الْخَطِیْبُ اَبُو لَغْوَارِسٍ ۵۲ | اَلَهُ صَوْتٌ یَهُدُّ اصْطَخْرَ فَارِسٍ

مردمِ قریہ بعلتِ جاہے کہ داشت بلیتش را میکشیدند و اذیتش را مصلحت نمیدیدند تا یکے از خطبائے آں اقلیم کہ با او عداوتے نہانی داشت بارے بپرسیدنِ او آمدہ بود گفت ترا خوابے دیدہ ام خیر باد ۵۳ گفت چہ دیدی گفت چناں دیدم کہ ترا آوازِ خوش است و مردماں از انفاسِ تو در راحت خطیب اندریں لختے میندیشید و گفت جزاک اللہ ایں چہ مبارک خوابیست کہ دیدی کہ مرا بر عیبِ خود واقف گردانیدی معلوم شد کہ آوازِ ناخوش دارم و خلق از بلند خواندنِ ن در رنجند عہد کردم کہ ازیں پس خطبہ نگویم مگر بآہستگی

قطعہ

از صحبتِ دوستے بر رنجم | کا خلاقِ بدم حسن نماید

کوستانا۔ عداوتے نہانی۔ پوشیدہ دشمنی۔ ترا خوابے دیدہ ام۔ تیرے متعلق ایک خواب دیکھا ہے ۵۳ خیر باد۔ خدا کرے بہتر ہو۔ انفاس۔ سانس لختے۔ تھوڑی دیر۔ خلق۔ مخلوق۔ از صحبت دوستے الخ۔ مجھے اس دوست سے تکلیف پہنچتی ہے جو میرے برے اخلاق

عیبم ہنرو کمال بیند | خارم گُل و یاسمن نماید
کو دشمنِ شوخ چشم بیباک[1] | تا عیبِ مرا بمن نماید

فرد

ہر آنکس کہ عیبش نگویند پیش | ہنر داند از جاہلی عیبِ خویش

حکایت[13] یکے در مسجد بطوع بانگِ نماز گفتے بادائے کہ مستمعان را ازو نفرت بودے وصاحبِ مسجد امیرے بود عادل نیک سیرت نیخواستش کہ دل آزردہ گردد گفت اے جواں مرد مرا ایں مسجد را مؤذنانِ قدیمی اند کہ ہر یکے از ایشاں را پنج دینار[2] مرتّب داشتہ ام ترا دہ دینار میدہم تا جائے دیگر روی بریں قول اتّفاق کردند پس از مدّتے در گذرے بپیشِ امیر باز آمد و گفت ایخداوند بر من حیف کردی کہ بدہ دینار ازاں بقعہ ام بیرون کردی کہ آنجا رفتہ ام بست دینار میدہند کہ جائے دیگر روم قبول نمی کنم امیر بخندید و گفت زنہار نستانی کہ بہ پنجاہ دینار راضی گردند

شعر

بہ تیشہ کس نخراشد ز روئے خارا گل | چنانکہ بانگِ درشتِ تو میخراشد دل

حکایت[14] ناخوش آوازے ببانگِ بلند قرآن خواندے صاحبدلے

---

[1] کو۔ کہاں ہے۔ جاہلی۔ نادانی۔ حکایت (۱۳)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کسی کے عیب کو اس پر ظاہر کرنے کے لئے سلیقہ کی ضرورت ہے۔ بطوع۔ خوشی سے۔ بانگ۔ آذان۔ ن۔ سننے والے۔ صاحب مسجد۔ مسجد کا متولی۔

[2] مرتب۔ مقررہ تنخواہ۔ اتفاق کردند۔ معاملہ طے ہوگیا۔ گذر۔ راستہ۔ حیف۔ ظلم۔ بقعہ۔ جگہ۔ زنہار۔ نستانی۔ ہرگز نہ لینا۔ تیشہ۔ کدال۔ خارا۔ ایک قسم کا پتھر ہے۔ گل۔ ایک پتھر سے مٹی کھرچنے سے دلخراش آواز پیدا ہوتی ہے۔ حکایت (۱۴)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بھدی آواز والے کو زور سے قرآن نہ پڑھنا چاہیئے۔ ناخوش آوازے۔ بھدی آواز والا۔

روزے بروبگذشت وگفت ترا مشاہرہ[1] چند ست گفت ہیچ گفت پس ایں زحمت بخود چرا میدہی گفت از بہرِ خدا میخواہم گفت از بہرِ خدا دیگر مخواں

بیت

گر تو قرآں بدیں نمط خوانی | ابری رونقِ مسلمانی

باب پنجم در عشق وجوانے

حکایت[1] حسن میمندی[2] را گفتند سلطان محمود چندیں بندۂ صاحبِ جمال دارد کہ ہریکے بدیع جہانے اند چگونہ افتادہ است کہ با ہیچ کدام از ایشان میلے و محبتے ندارد چنانکہ با ایاز با آنکہ زیادتِ حُسنے ندارد گفت ہرچہ در دل فرود آید در دیدہ نکو نماید

قطعہ

کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند | نشان صورتِ یوسف دہد بناخوبی
وگر بچشمِ ارادت نگہ کند در دیو | فرشتہ اش بنماید بچشمِ محبوبی

مثنوی

ہر کہ سلطاں مربیِ او باشد | گر ہمہ بد کند نکو باشد

[1] مشاہرہ - ماہانہ تنخواہ۔ زحمت - تکلیف - بہر خدا - خدا کے لئے - نمط - طریقہ - روش - ابری رونق مسلمانی - یعنی مسلمانی کی عزت خاک میں ملا دیگا

[1] حکایت ۱۰ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق کے لئے خوبصورتی ہی ضروری نہیں ہے۔

[2] حسن میمندی سلطان محمود کا وزیر اعظم - بدیع - عجیب - ایاز - سلطان محمود کا غلام - در دل فرود آید - دل میں کھب جاتی ہے - انکار - بے اعتقادی - نشان دہد - بیان کرے - ناخوبی - برائی۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

وانکہ را پادشہ بیند ازد | کسش از خیلِ[1] خانہ ننوازد

حکایت[2] گویند خواجہ را بندہ نادرُ الحُسن بود باوے بسبیلِ مودّت ودیانت نظرے داشت بایکے از دوستاں گفت دریغ این بندۂ من باحسن وشمائلے کہ دارد اگر زباں دراز وبے ادب نبودے چہ خوش بودے گفت اے برادر چوں اقرارِ دوستی کردی توقّعِ خدمت مدار کہ چوں عاشقی ومعشوقی درمیاں آمد مالکی ومملوکی برخاست

قطعہ

خواجہ[2] با بندۂ پری رخسار | چوں در آید ببازی وخندہ

چہ عجب کو چو خواجہ حکم کند | ویں کشد بارِ ناز چوں بندہ

بیت

غلام آبکش باید وخشت زن | نبود بندۂ نازنیں مشت زن

حکایت[3] پارسائے را دیدم بہ محبّتِ شخصے گرفتار نہ طاقت صبر نہ یارائے گفتار چند انکہ ملامت دیدے وغرامت کشیدے ترکِ تصابی نکردے گفتے۔

قطعہ

کوتہ نکنم زدامنت دست | ور خود بزنی بہ تیغ تیزم

یعنی اگر تیز تلوار سے بھی مجھے مار ڈالے۔

[1] خیل خانہ۔ خاندان۔

[2] حکایت۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق ومحبت ہیبت ودبدبہ کو ختم کر دیتی ہے۔ نادرُ الحُسن۔ نایاب حسن والا۔ دیانت۔ پرہیزگاری۔ دریغ۔ افسوس۔ شمائل۔۔۔ خصلتیں۔ [2] خواجہ۔ آقا۔ بندہ۔ غلام۔ دراید برتاؤ کرے۔ کو۔ یعنی وہ غلام۔ ویں۔ یعنی یہ آقا۔ آبکش۔ پانی بھرنے والا۔ خشت زن اینٹیں پاتھنے والا۔ مشت زن۔ مکے بازی کرنے والا۔

[3] حکایت۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ مبتلائے عشق کو نصیحت کرنا بیکار ہے۔ یارائے گفتار۔ بات کہنے کی طاقت۔ غرامت۔ مصیبت۔ تصابی۔ عشق۔ ور خود زنی الخ۔

بعد از تو ملاذ[1] و ملجائے نیست | ہم در تو گریزم ار گریزم

بارے ملامتش کردم و گفتم عقلِ نفیست را چہ شد کہ نفسِ خسیست غالب آمد زبانے بفکرت فرو رفت و گفت۔

قطعہ

ہر کجا سلطانِ عشق آمد نماند | قوّتِ بازوئے تقویٰ را محل
پاک دامن چوں زید بیچارۂ | او فتادہ تا گریباں در وحل

حکایت[2]

یکے را دل از دست رفتہ بود و ترکِ جاں گفتہ مطمحِ نظرش جائے خطرناک و مظنّۂ ہلاک نہ لقمۂ متصوّر شدے کہ بکام آید یا مرغے کہ بدام افتد

بیت

چو در چشمِ[3] شاہد نیاید زرت | ز رو خاک یکساں نماید برت

بارے نصیحتش گفتند ازیں خیالِ محال تجنّب کن خلقے ہم بدیں ہوس کہ تو داری اسیر ند و پائے دل در زنجیر بنالید و گفت۔

قطعہ

دوستاں گو نصیحتم مکنید | کہ مرا دیدہ بر ارادتِ اوست

---

[1] ملاذ و ملجاء۔ جائے پناہ۔ در تو گریزم ار گریزم۔ اگر تجھ سے بھاگوں گا تو تیری طرف بھاگوں گا۔ عقلِ نفیس۔ عمدہ عقل۔ نفسِ خسیس۔ کمینہ نفس۔ زید۔ جے۔ وحل۔ کیچڑ۔

[2] حکایت۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق کامل اس وقت سمجھا جائے گا۔ جب یہ مرتبہ حاصل ہو جائے جو اس عشق کا تھا۔ از دست رفتہ بود۔ بے قابو تھا۔ ترکِ جان گفتہ۔ مرنے کی ٹھان لی تھی۔ مطمحِ نظر۔ مقصود۔ مظنۂ ہلاک۔ وہ جگہ جس میں مرنے کا احتمال ہو۔ نہ لقمۂ۔ یعنی وہ معشوق نہ تو منہ کا نوالا ہی تھا کہ حلق میں آجاتا۔ یا مرغے۔ یعنی نہ ایسا پرند تھا جو جال میں پھنس جاتا

[3] چو در چشم الخ۔ یعنی معشوق کی نظر میں اگر تیرے روپیہ پیسے کی وقعت نہیں ہے تو پھر تیرے لئے سونا اور مٹی یکساں ہے۔ بارے۔ ایک مرتبہ۔ تجنّب کن۔ بچ۔ خلقے ہم الخ۔ یعنی یہ مصیبت تیرے لئے کوئی نئی نہیں ہے۔ مرا دیدہ۔ میری نگاہ۔ بر ارادتِ اوست۔ اس سے تعلق پر ہے خواہ وصل ہو یا نہ ہو۔

خوباں دوست را کشند ۔ مودّت ۔ محبت ۔ اندیشہ جان ۔ جان کا خطرہ ۔

جنگ جویاں بزورِ پنجہ و کتف[۱] | دشمناں را کشند و خوباں دوست

شرطِ مودّت نباشد با اندیشۂ جان دل از مہرِ جاناں برگرفتن

ابیات

تو کہ در بندِ خویشتن باشی | عشق بازی دروغ زن باشی

گر نشاید بدوست رہ بردن | شرطِ عشق ست در طلب مردن

فرد

گر دستت[۲] رسد کہ آستینش گیرم | ورنہ بروم بر آستانش میرم

متعلّقانش را کہ نظر در کارِ او بود و شفقت بر روزگارِ او پندش داند

شعر

وبندش نہادند

دردا[۳] کہ طبیب صبر میفرماید | وین نفسِ حریص را شکر میباید

ابیات

آں شنیدی کہ شاہدے بہ نہفت | با دل از دست دادۂ میگفت

تا ترا قدرِ خویشتن باشد | پیشِ چشمت چہ قدرِ من باشد

آوردہ اند کہ مرآں پادشاہزادہ را کہ مطمحِ نظرِ او بود خبر کردند کہ جوانے بر سرِ ایں میدان مداومت می نماید خوش طبع شیریں زبان سخنہائے

مطمحِ نظر ۔ منظورِ نظر ۔ مداومت ۔ ہمیشگی

مہر ۔ محبّت ۔ بند خویشتن ۔ اپنی فکر ۔ عشق باز ۔ عاشق ۔ دروغ زن ۔ جھوٹا ۔ بدوست رہ بردن ۔ دوست تک پہنچنا ۔ [۲] دست رسد ۔ قدرت ہو ۔ متعلقانش اُس کے رشتہ دار ۔ آشتی ۔ جنیہ ما راشتی کی طرف لوٹتی ہے یا معشوق کی طرف ۔ نظر در کارِ او بود ۔ یعنی جو اُس کی حالت دیکھ رہے تھے پندش دادند ۔ اُس کو نصیحت کی ۔ بندش نہادند ۔ اُس کو بند کر دیا ۔ [۳] دردا ۔ بہت سے مرض ہیں ۔ صبر ۔ ایلوا یا شکر سے پرہیز ۔ شاہد ۔ معشوق ۔ نہفت ۔ خلوت ۔ تنہائی ۔ دل از ما دست دادۂ ۔ جس کا دل بے قابو ہو ۔ یعنی عاشق ۔ تا ترا ۔ یعنی جب تک تجھے اپنی فکر ہے تیری نگاہ میں میری کیا عزت ہو سکتی ہے

لطیف میگوید نکتہائے[1] بدیع از و میشنوند چنیں معلوم می شود کہ شورے
در سر دارد و سوزے در جگر و شیدا صفت می نماید پسر دانست کہ
دل آویختۂ اوست و ایں گرد بلا انگیختۂ او مرکب بجانبِ او راند چوں
دید کہ شاہزادہ بنزدیکِ او عزم آمدن دارد برگریست و گفت

بیت

آنکس کہ مرا بکشت و باز آمد پیش | مانا کہ دلش بسوخت بر کشتۂ خویش

چند انکہ ملاطفت کرد و پرسید کہ چونی و از کجائی و چہ نام داری و چہ صنعت
دانی جوان در قعرِ بحرِ مودّت چناں غریق ماندہ کہ مجالِ نفس نداشت

بیت

اگر خود ہفت[2] سبع از بر بخوانی | چو آشفتی الف با تا ندانی

گفتا سخنے با من چرا نگوئی کہ ہم از حلقۂ درویشانم بلکہ حلقہ بگوشِ ایشانم
انگہ بقوّتِ استیناسِ محبوب از میانِ تلاطمِ امواجِ محبت بر آورد و گفت

شعر

عجب ست با وجودت کہ وجودِ من بماند | تو بگفتن اندر آئی و مرا سخن بماند

ایں بگفت و نعرہ بزد و جان بحق تسلیم کرد

[1] نکتہائے بدیع عجیب نکتے۔ شور۔ جنون۔ شیدا۔ عاشق۔ دل آویختہ اوست۔ اُس کا عاشق ہے۔ و ایں گرد بلا انگیختہ او۔ یعنی یہ عشق میرا ہی پیدا کردہ ہے۔ مرکب۔ سواری۔ عزم ارادہ۔ مانا۔ ہمانا کا مخفف ہے بمعنی حقیقتاً۔ ملاطفت۔ مہربانی۔ چونی۔ آپ کیسے ہیں۔ از کجائی۔ آپ کا وطن کہاں ہے۔ چہ صنعت دانی۔ کیا پیشہ کرتے ہو۔ قعر۔ گہرائی۔ مودّت۔ دوستی۔ غریق ڈوبا ہوا۔ [2] ہفت سبع۔ قرآن کی سات منزلیں۔ از بر۔ حفظ۔ چو آشفتی۔ جب تو عاشق ہو جائے۔ حلقہ بگوش۔ غلام۔ استیناس۔ مانوس بنانا۔ تلاطم امواج۔ موجوں کی طغیانی۔ عجب است الخ یعنی تعجب ہے کہ تیرے وجود کے سامنے میرا وجود (علیحدہ) باقی ہے تو بولنا شروع کرے اور پھر بھی مجھ میں گویائی کی طاقت رہے۔ جاں بحق تسلیم کرد۔ مرگیا۔

[1] عجب - تعجب ہے - یعنی اُس پر تو کوئی تعجب نہیں جس نے دوست کے دروازہ پر جان دیدی ہو - تعجب تو اس پر ہے جو صحیح سالم محبوب کے در سے واپس لوٹ آئے - حکایت (5)

بیت

عجب[1] از کشتہ نباشد بدرِ خیمۂ دوست | عجب از زندہ کہ چوں جاں بدر آورد سلیم

حکایت[5]

یکے را از متعلمان[2] کمالِ بہجتے بود و طیبِ لہجتے معلم از انجا کہ حسِ بشریت ست با حسنِ بشرہ او معاملتے داشت زجر و توبیخے کہ بر کودکانِ دیگر کردے در حقِ وے روا نداشتے وقتے کہ بخلوتش دریافتے گفتے

قطعہ

نہ آنچنانم تو مشغولم اے بہشتی روی | کہ یادِ خویشتنم در ضمیر می آید
ز دیدنت نتوانم کہ دیدہ بر بندم | گر از مقابلہ بینم کہ تیر می آید

بارے پسرش گفت چندانکہ در آدابِ[3] درسِ من نظر میفرمائی در آدابِ نفسِ ہمچنیں تامل می فرمائی تا اگر در اخلاقِ من ناپسندے بینی کہ مرا آں پسندیدہ ہمی نماید برائم اطلاع فرمائی تا بہ تبدیلِ آں سعی کنم گفت اے پسر ایں سخن از دیگرے پرس کہ آں نظر کہ مرا باتست جز ہنر نمی بینم -

قطعہ

چشمِ بد اندیشش کہ برکندہ باد | عیب نماید ہنرش در نظر
ور ہنرے داری و ہفتاد عیب | دوست نبیند بجز آں یک ہنر

اس حکایت کا مقصود یہ ہے کہ جب عاشقِ مجازی کو بھی اپنے معشوق کی تمام باتیں اچھی معلوم ہوتی ہیں - تو خدا کے عاشق کے لئے خدا کا ہر فعل پسندیدہ ہونا چاہئے

[2] متعلمان --- شاگردان - بہجت - خوب صورتی - طیب - عمدگی - معلم - استاذ - حس - احساس - بشریت - انسانیت - بشرہ - بفتحتین - چہرہ - زجر و توبیخ - جھڑکنا - خلوت - تنہائی - ضمیر - دل - بر بندم - بند کردم - [3] آداب درس - پڑھانے کے طریقے نظر - غور - آدابِ نفس -

اخلاق مادات - اطلاع فرمائی تو خبردار کردے - بد اندیش - دشمن - برکندہ باد - خدا کرے وہ پھوٹ جائے - یہ جملہ معترضہ دشمن کی آنکھ کے لئے بد دعا ہے - ور - اگر - ہنرے - ایک ہنر -

حکایت (۶) ۱۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق کو معشوق سے ملاقات کے وقت بے قابو نہ ہو جانا چاہیئے۔ اگر اضطراراً کوئی حرکت ہو ہی جائے تو اُس کی بہتر توجیہہ کر دے۔ ورنہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ از در در آمد۔ دروازے سے اندر آیا۔ کشتہ شد۔ بجھ گیا۔ سری الخ۔ اس محبوب کا تصور سامنے آیا جس کے روئے زیبا سے تاریکی روشن ہو جاتی ہے تو میں نے اس کو اہلاً و سہلاً و مرحبا کہا ۱۲ عتاب آغاز کرد۔ ناراضی شروع کی۔ بچہ معنی۔ کیا سبب۔ آفتاب برآمد۔ سورج نکل آیا۔ لہذا چراغ کی ضرورت نہیں۔ گراں۔ یعنی وہ شخص جس کو دیکھ کر طبیعت پر گرانی ہو۔ بکش۔ چراغ بجھا دے تاکہ اُس پر نظر نہ پڑے۔ شمع بکش۔ تاکہ بوسہ و کنار ہو سکے

حکایت (۶)

شبے یاد دارم کہ یارِ عزیزم از در در آمد چناں بے خود از جای برجستم کہ چراغم بہ آستیں کشتہ شد

شعر

سَرَی طَیفُ مَن یَحلُو بِطَلعَتِہِ الدُّجیٰ ۔۔۔ فَقُلتُ لَہٗ اَہلاً وَسَہلاً وَمَرحَبا

بنشست و عتاب آغاز کرد کہ در حال کہ مرا بدیدی چراغ بکشتی بچہ معنی گفتم بدو معنی یکے آنکہ گمان بردم کہ آفتاب برآمد و دیگر آنکہ ایں بیتم بخاطر گذشت

قطعہ

چوں گرانے بہ پیشِ شمع آید ۔۔۔ خیزش اندر میانِ جمع بکش
ور شکر خندہ ایست شیریں لب ۔۔۔ آستینش بگیر و شمع بکش

حکایت (۷)

یکے دوستے را کہ زمانہا ندیدہ بود گفت کجائی کہ مشتاقِ بودم گفت مشتاقی بہ کہ ملولی

مثنوی

دیر آمدی اے نگارِ سرمست ۔۔۔ زودت ندہیم دامن از دست
معشوقہ کہ دیر دیر بیند ۔۔۔ آخر بہ از انکہ سیر بیند

لطیفہ شاہدے کہ بار فیقاں آید بجفا کردن آمدہ است بحکم آنکہ از غیرت و مضادّت خالی نباشد

بیت

اِذَا جِئتَنِی فِی رُفقَۃٍ لِتَزُورَنِی ۔۔۔ وَاِن جِئتَ فِی صُلحٍ فَاَنتَ مُحَارِبُ

حکایت (۷) ۱۳ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عاشق کو معشوق کا پیچھا نہ پکڑنا چاہیئے۔ اس سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ زمانہا ندیدہ بود۔ جس سے ایک عرصہ سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ مشتاقی بہ کہ ملولی۔ ملاقات کے شوق میں رہنا تنگدلی سے بہتر ہے۔ معشوقہ یعنی جس محبوب کے دیدار کا گاہے گاہے وہ بہتر ہے بہ نسبت اس کے جس کو دل بھر کر دیکھا جائے۔ لطیفہ۔ عمدہ بات۔ بجفا کردن آمدہ است۔ ظلم ڈھانے آیا ہے۔ مضادت۔ مخالفت۔ از جئتنی الخ۔ جب تو میرے دوستوں کے ساتھ میری ملاقات کو آئے خواہ صلح و صفائی کی نیت سے ہی آئے تو جنگ جو ہے۔

لہ یک نفس - ایک لمحہ - اغیار - رقیب - لبسے نماند - کچھ دور نہیں - من شمع جمعم - میں شمع محفل ہوں

قطعہ

بیک[لہ] نفس کہ در آمیخت یا با اغیار | بسے نماند کہ غیرت وجودِ من بکشد
بخندہ گفت کہ من شمع جمعم اے سعدی | مرا ازاں چہ کہ پروانہ خویشتن بکشد

حکایت[۸][۲] یاد دارم کہ در ایامِ پیشیں من و دوستے چوں دو مغزِ بادام در پوستے صحبت داشتیم ناگاہ[۵] اتفاقِ غیبت افتاد پس از مدتے[۱۰] کہ باز آمد عتاب آغاز کرد کہ دریں مدت قاصدے نفرستادی گفتم دریغ آمدم کہ دیدۂ قاصد بجمالِ تو روشن گردد و من محروم۔

قطعہ

یارِ دیرینہ مرا گو بزباں توبہ مدہ | کہ مرا توبہ بشمشیر نخواہد بودن
رشکم آید کہ کسے سیر نگہ در تو کند | باز گویم کہ کسے سیر نخواہد بودن

حکایت[۹][۳] دانشمندے را دیدم کہ بہ کسے مبتلا شدہ و رازش از پردہ بر ملا افتادہ جورِ فراواں بردے و تحمّلِ بیکراں کردے بارے بہ لطافتش گفتم دانم کہ ترا در محبّتِ ایں منظور علّتے و بنائے محبّت برزتے نیست پس باوجود چنیں معنیٔ لائقِ قدرِ علما نباشد خود را متہم گردانیدن و جورِ بے ادباں بردن گفت اے یار دستِ عتابم

حکایت[۸] کا مقصد یہ ہے کہ بے رشک بے حقیقت ہے - ایامِ پیشیں - گذشتہ ایام - دو مغز بادام در پوستے - بادام کی دو گریاں ایک چھلکے میں - قاصد - پیغامبر - بزباں توبہ مدہ - زبانی ملامت کر کے عشق سے توبہ نہ کرا - باز گویم - پھر دل میں سوچتا ہوں - سیر نخواہد بودن - تیرے دیکھنے سے کسیکو سیری حاصل نہیں ہو سکتی ہے حکایت[۹][۳] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی عقلمند کو بھی عشق میں مبتلا دیکھو تو سرزنش نہ کرو - اس لئے کہ وہ اپنے اختیار ہی میں نہیں ہوتا - مبتلا - عاشق - رازش ابر - یعنی لوگ اس کے راز

سے واقف ہو گئے - لطافت - مہربانی - منظور - معشوق - علت - یعنی خواہش نفسانی - زلت - غلطی - دست عتابم از دامن بدار - یعنی مجھے ملامت نہ کر -

ازدامن بدار کہ بارہا دریں مصلحت کہ تو بینی اندیشہ[1] کردم صبرم بر جفائے او سہل تر ہمی نماید از نادیدنِ او وحکیماں گویند دل بر مجاہدت نہادن آساں تر ست کہ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔

مثنوی

ہر کہ دل پیشِ دلبرے دارد — ریش در دستِ دیگرے دارد
آہوئے پالہنگ[2] در گردن — نتواند بخویشتن رفتن
آنکہ بے او بسر نشاید بُرد — گر جفائے کند بباید بُرد
روزے از دوست گفتمش زنہار — چند ازاں روز گفتم استغفار
نکند دوست زینہار از دوست — دل نہادم بدانچہ خاطرِ اوست
گر بہ لطفم بنازِ خود خواند — ور بقہرم براند او داند

حکایت[3] (۱۰)

در عنفوانِ جوانی چنانکہ افتد و دانی باشاہدے سرے وسرّے داشتم بحکم آنکہ خلقے داشت طیبُ الادا وخُلقے کالبدر فی الدُّجیٰ

بیت

آنکہ نباتِ عارضش آبِ حیات میخورد — در شکرش نگہ کند ہر کہ نبات میخورد

اتفاقاً خلافِ طبع از وے حرکتے بدیدم کہ ناپسندیدم دامن ازو

---

[1] اندیشہ کردم۔ میں نے سوچا۔ صبرم۔ اُس کے ظلم سہنا اس کے نہ دیکھنے سے آسان ہے۔ چشم از مشاہدت فرو گرفتن۔ نگاہ کو دیدار سے باز رکھنا۔ ریش الخ۔ اُس کی داڑھی اور دوسروں کے ہاتھ ہوں گے

[2] پالہنگ۔ باگڈور۔ آنکہ بے او۔ یعنی جس کے بدوں بسر نہ ہو۔ روئے از دوست الخ۔ یعنی ایک دن میں دوست سے یہ کہہ بیٹھا کہ تجھ سے خدا کی پناہ اس کے بعد کئی دن تک اپنی اس غلطی پر توبہ کرتا رہا۔ نکند دوست الخ۔ یعنی دوست سے دوست کبھی ایسی بات نہیں کہتا ہے۔ گر بہ لطفم الخ شرط ہے۔ او داند جزا ہے

[3] حکایت (۱۰) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ عشق مجازی عشق حقیقی کے لئے ایک پل کی طرح ہے لہذا اس میں وضعداری کے خیال سے مبتلا رہنا فعل عبث ہے۔ عنفوان۔ ابتداء جوانی افتد و دانی۔ جملہ معترضہ ہے۔ یعنی ہر شخص کو اس قسم کے واقعات کا اتفاق پڑتا ہے اور تم بھی جوانی کے جوش جنوں سے واقف ہی ہو گے۔ سرّ۔ بفتح اول خیال۔ سرّ۔ بکسر اول راز۔ خلق۔ گلا۔ طیب الادا۔ یعنی خوش آواز۔ خُلق۔ جسمانی ساخت۔ بدر۔ چودھویں رات کا چاند۔ دجیٰ۔ رات کی تاریکی۔ نبات عارض۔ رخسارے کی پیداوار یعنی سبزۂ خط۔ نبات میخورد۔ مصری کھاتا ہے۔ آنکہ الخ۔ یعنی جو معشوق ایسا ہو کہ اس کا سبزۂ خط آبِ حیات سے سیراب ہو۔ یعنی ہمیشہ بارونق رہے تو اگر کوئی مصری بھی کھائے تب بھی وہ اسی معشوق کے ہونٹوں کی

برکشیدم و مہرہ[1] برچیدم و گفتم بہ بیت

برو ہر چہ می بایدت پیش گیر | سر ما نداری سر خویش گیر

شنیدم کہ ہمی رفت و میگفت بیت

شب پرہ گر وصل آفتاب نخواہد | رونق بازار آفتاب نکاہد

ایں بگفت و سفر کرد و پریشانے او در من اثر

شعر

فقدت[2] زمان الوصل والمرء جاہل | بقدر لذیذ العیش قبل المصائب

شعر

باز آی و مرا بکش کہ پیشت مردن | خوشتر کہ پس از تو زندگانی کردن

اما بشکر و منت باری پس از مدتے باز آمد آں خلق داؤدی متغیر شدہ و جمال یوسفی بزیاں آمدہ و بر سیب[3] زنخدانش ہمچو بہ گردے نشستہ و رونق بازار حسنش شکستہ متوقع کہ در کنارش گیرم کنارہ گرفتم و گفتم

قطعہ

آں روز کہ خط شاہدت بود | صاحب نظر از نظر براندی

امروز بیامدی بہ صلحش | کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی

[1] مہرہ برچیدم - یعنی اس سے محبت کرنی چھوڑ دی سر - دونوں جگہ پر یعنی خیال و پرواہ ہے - شب پرہ چمگادڑ - در من اثر یعنی کرد - [2] فقدت الخ میں نے وصل کے زمانہ کو گم کر دیا - اور انسان مصیبتوں سے پہلے عیش کی لذتوں کی قدر سے ناواقف ہوتا ہے - پیشت پیش تو - زندگانی کردن جینا - خلق داؤدی حضرت داؤد علیہ السلام کا سا گلا - جمال یوسفی - حضرت یوسف علیہ السلام کا سا حسن - [3] سیب زنخدان - سیب جیسی ٹھوڑی - بہ بھی کا مخفف ہے جس کے چھلکا گھر دار ہوتا ہے - در کنارش گیرم - اس سے بغلگیر ہوں - خط شاہد تیرا معشوقوں جیسا خط -

صاحب نظر - قدردان - از نظر براندی - نظروں کے سامنے سے ہٹا دیا - کش فتحہ و ضمہ بر نشاندی - یعنی داڑھی کے خط کے بال بعض فتحہ کی طرح لمبے ہو گئے - اور بعض پیش کی طرح مڑ گئے -

Website:MadarseWale.blogspot.com

نظم

تازہ بہارِ تو کنوں زرد شد | دیگ[1] منہ کاتشِ ما سرد شد
چند خرامی و تکبّر کنی | دولتِ پارینہ تصوّر کنی
پیش کسے رَو کہ خریدارِ تُست | ناز بر اں کن کہ طلب گارِ تُست

قطعہ

سبزہ در باغ گفتہ اند خوش ست | داند آں کس کہ ایں سخن گوید
یعنی از روئے نیکواں خطِ سبز | دلِ عشّاق بیشتر جوید
بوستانِ تو گندنا زارے ست | بسکہ بر میکنی و می روید

قطعہ

گر صبر کنی و رنکنی[2] موئے بنا گوش | ایں دولتِ ایّامِ نکوئی بسر آید
گر دست بجاں داشتمے ہمچو تو بر ریش | نگذاشتمے تا بہ قیامت کہ بر آید

قطعہ

سوال کردم و گفتم جمالِ روئے ترا | چہ شد کہ مورچہ بر گردِ ماہ جوشید ست
جواب داد ندانم چہ بود رویم را | مگر بماتمِ حسنم سیاہ پوشید ست

حکایت[3] (۱۱)

یکے را پرسیدم از مستعربان[4] ما تقول فی المُردانِ گفت

---

[1] دیگ منہ یعنی ٹھنڈی آنچ پر ہانڈی کو جوش نہیں آتا۔ چند۔ کب تک۔ دولت پارینہ۔ یعنی پہلا حسن سبزہ۔ یعنی سبزۂ خط۔ باغ۔ چہرہ۔ داند الخ۔ یعنی لوگ ایسا کہتے ہیں۔ لیکن مجھے اس سے اتفاق نہیں۔ نیکواں۔ معشوق۔ بوستان تو۔ یعنی تیرا چہرہ۔ گندنا۔ مشہور گھاس ہے۔ جس میں لہسن کی سی بو آتی ہے اور اس کے پتوں کو جس قدر تراشا جائے اُس ہی قدر بڑھتے ہیں۔

[2] نکنی۔ تو نہ اکھاڑے۔ موئے بنا گوش۔ وہ بال جو کنپٹی پر آگئے ہیں۔ گر دست بجاں الخ۔ یعنی جسطرح کے کہ تو بالوں کو اکھاڑنے کے ہر وقت ہاتھ داڑھی پر رکھتا ہے۔ اگر میں اپنی جان پر رکھتا تو قیامت تک اس کو نہ نکلنے دیتا۔ مورچہ۔ چیونٹی چیونٹی۔ یعنی داڑھی کے بال۔ ماہ۔ یعنی چہرہ۔ بماتم حسنم۔ سوگ میں سیاہ لباس پہنا جاتا ہے۔

[3] حکایت (۱۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خام کار معشوقوں سے عشق تکلیف دہ ہوتا ہے۔

[4] مستعربان جو عرب خالص نہیں ہیں۔ مردان۔ امرد کی جمع وہ لڑکا جس کے داڑھی مونچھ نہ آئی ہو۔

لاخیر فیہم ما دام احدہم لطیفا یتخاشن فاذا خشن یتلاطف یعنی چند کہ لطیف و نازک اندام ست درشتی کند و سختی و چوں سخت و درشت شد چنانکہ بکارے نیاید تلطف کند و دوستی نماید

قطعہ

امرد آنگہ کہ خوب و شیریں ست | تلخ گفتار و تند خوئے بود
چوں بریش آمد و بلاغت شد | مردم آمیز مہر جوئے بود

حکایت یکے را از علما پرسیدند کہ کسے با ماہ روئے در خلوت نشستہ و درہا بستہ و رقیباں خفتہ نفس طالب و شہوت غالب چنانکہ عرب گوید التمر یانع و الناطور غیر مانع ہیچ باشد کہ بقوت پرہیزگاری بسلامت بماند گفت اگر از مہرویاں بسلامت ماند از بدگویاں بے ملامت نماند

شعر

وان سلم الانسان من سوء نفسہ | فمن سوء ظن المدعی لیس یسلم

شعر

شاید پس کار خویشتن بنشستن | لیکن نتواں زبان مردم بستن

حکایت طوطے را باز زاغے رقص کردند از قبح مشاہدت او

لاخیر فیہم = ان میں کوئی بھلی بات نہیں ہے۔ جب تک نرم و نازک رہتے ہیں سختی برتتے ہیں، جب سخت ہو جاتے ہیں تو پھر نرمی کا برتاؤ کرتے ہیں۔ خوب = خوبصورت۔ تند خوئے = بدمزاج۔ بلاغت شد = یعنی جوان ہوا۔ حکایت (۱۲) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ خوبروؤں کا ذکر بھی ایک عشق ہے۔ خلوت = تنہائی۔ التمر یانع الخ = یعنی کھجوریں پک گئی ہیں۔ اور باغبان بھی روکنے والا نہیں ہے۔ ہیچ باشد = ناممکن ہے۔ بدگویاں = برائی کرنے والے۔ وان سلم الخ = اگر ان اپنے نفس کی برائی سے بھی بچ جائے تو مدعی (مخالف) کی بدگمانی سے نہیں بچ سکتا۔ شاید = ممکن ہے۔ حکایت (۱۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق کی ظاہری وجاہت بھی وصل کا سبب ہوتی ہے۔ مثل = کہاوت۔ زاغ = کوا۔ قبح مشاہدت = بدروئی۔

در مجاہدت[1] می بود و میگفت ایں چہ طلعتِ مکروہ است و ہیأتِ ممقوت و منظرِ ملعون و شمائلِ ناموزوں یا غُرَابَ البَینِ لَیتَ بَینِی وَبَینَکَ بُعدَ المَشرِقَینِ

قطعہ

علی الصباح بروئے تو ہر کہ برخیزد | صباح روزِ سلامت بر و مسا باشد
بداختر ے چو تو در صحبتِ تو بایستے | ولے چنانکہ تو ئی در جہاں کجا باشد

عجب تر آنکہ غراب از مجاورتِ طوطی ہم بجاں آمدہ بود و ملول شدہ لاحول کناں از گردشِ گیتی ہمی نالید و دستہائے تغابن بر یکدیگر می مالید کہ ایں چہ بختِ نگون ست و طالعِ دون و ایامِ بوقلمون لائقِ قدرِ من آنستے کہ بازاغے بر دیوارِ باغے خراماں ہمیرفتمے۔

شعر

پارسا[3] را بس ایں قدر زنداں | کہ بود ہم طویلۂ رنداں

تا چہ گناہ کردہ ام کہ روزگارم بعقوبتِ آں در سلکِ صحبتِ چنیں ابلہے خود رائے ناجنس ہرزہ درائے بچنیں بند مبتلا گردانیدہ است

قطعہ

کس نیاید بپائے دیوارے | کہ براں صورتت نگار کنند

---

[1] مجاہدت۔ مشقت۔ طلعت۔ چہرہ۔ مکروہ۔ ناپسندیدہ۔ ممقوت۔ غصہ کے قابل۔ شمائل۔ عادتیں۔ یا غراب البین الخ۔ اے جدائی کے کوّے کاش تجھ میں اور مجھ میں مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا۔ علی الصباح۔ صبح صبح۔ بر روئے تو ہر کہ برخیزد۔ تیرا چہرہ دیکھے۔ مسا۔ شام۔ بداختر۔ بدنصیب۔ دے۔ یعنی تجھ جیسا بدنصیب دنیا میں اور کون ہوگا۔ غراب۔ کوّا۔ مجاورت۔ ہم نشینی۔ لاحول کناں۔ لاحول پڑھتا ہوا۔ تغابن۔ افسوس۔ طالعِ نفیسہ۔ دون۔ کمینہ۔ بوقلمون۔ رنگا رنگ۔ [3] پارسا را بس۔ یعنی نیک کو تو یہی قید کافی ہے۔ کہ بود۔ یعنی جس کا شریروں کے ساتھ جوڑ بھانس دیا جائے۔ عقوبت۔ سزا۔ سلک۔ لڑی۔ ہرزہ درا۔ بیہودہ گو۔ صورتت نگار کنند۔ تیری تصویر کھینچ دیں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

گر ترا در بہشت باشد جای | دیگراں دوزخ اختیار کنند

ایں ضربُ المثل بداں آوردہ ام تا بدانی کہ چندانکہ دانا را از نادان نفرت ست نادان را از دانا وحشت

قطعہ

زاہدے درمیانِ رنداں بود | زاں میاں گفت شاہدِ بلخی[1]

گر ملولی زما ترش منشیں | کہ تو ہم درمیانِ ما تلخی

رباعی

جمعے چو گُل و لالہ بہم پیوستہ | تو ہیزُمِ خشک درمیانِ شاں رُستہ

چوں بادِ مخالف وچو سرما ناخوش | چوں برف نشستہ وچو یخ بستہ

حکایت[2] (۱۴)

رفیقے داشتم کہ سالہا باہم سفر کردہ بودیم و نان و نمک خوردہ و بیکراں حقوقِ صحبت ثابت شدہ آخر بسببِ نفعِ اندک آزارِ خاطرِ من روا داشت و دوستی سپری شد و با ایں ہمہ از دو طرف دلبستگی بود بحکم آنکہ شنیدم کہ روزے دو بیت از سخنانِ من در مجمعے می گفتند۔

قطعہ

نگارِ من چو در آید بخندۂ نمکین | نمک زیادہ کند بر جراحتِ ریشاں

[1] بلخی - بلخ کا رہنے والا - ترش منشیں - ناراض ہو کر نہ بیٹھ - ہیزم - ایندھن - چو یخ بستہ - برف کی طرح جم کر بیٹھ گیا ہے ٹلنے کا نام نہیں لیتا - حکایت (۱۴) -

[2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دوستوں کے اخلاص و محبت کی قدر کرنا بھی عشق کا ایک مرتبہ ہے - نان و نمک خوردہ - یعنی ہم پیالہ و ہم نوالہ رہے تھے - بیکراں - لامحدود - آزار - تکلیف - سپری شد - ختم ہو گئی - بحکم آنکہ - اس لئے - نگار - محبوب - جراحت - زخم - ریشاں - زخمی -

چہ بودے[1] از سرِ زلفش بدستم افتادے | چو آستینِ کریماں بدستِ درویشاں

طائفۂ دوستاں بر لطفِ ایں سخن نہ کہ بر حسنِ سیرتِ خویش گواہی دادہ بودند و آفریں کردہ و آں دوست ہم دراں جملہ مبالغت نمودہ و بر فوتِ صحبتِ دیریں تاسّف خوردہ و بخطائے خویش اعتراف کردہ معلوم شد کہ از طرفِ او ہم رغبتے ہست ایں بیت ہا فرستادم و صلح کردم۔

قطعہ

نہ مارا در جہاں عہد و وفا بود | جفا کردی و بد عہدی نمودی
بیکبار از جہاں دل در تو بستم | ندانستم کہ برگردی بزودی
ہنوزت گر سرِ صلحست باز آی | کزاں محبوب تر باشی کہ بودی

حکایت[15] یکے[2] را زنے صاحبِ جمال درگذشت و مادرِ زن فرتوت بعلّتِ کابین در خانہ متمکّن بماند مرد از مجاورتِ او چارہ ندید تا گروہے آشنایاں بپرسیدن آمدندش یکے گفت چگونہ در مفارقتِ آں یارِ عزیز گفت نادیدنِ زن چناں دشوار نیست کہ دیدنِ مارِ زن

مثنوی

گل بتاراج رفت و خار بماند | گنج برداشتند و مار بماند

---

[1] چہ بودے۔ کیا ہی اچھا ہوتا۔ نہ کہ۔ بلکہ۔ تاسف۔ افسوس۔ اعتراف۔ اقرار۔ نہ مارا الخ۔ یعنی کیا اس سے پہلے ہماری طرف سے وفاداری نہ تھی؟ از جہاں۔ یعنی تمام دنیا سے ہٹا کر بازآ۔ واپس آ۔

[15] حکایت ۱۰ [2] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر دوستوں کی دوستی کسی دشمن کی اذیت رسانی کا سبب بنے تو اس سے کنارہ کشی بہتر ہے۔ صاحب جمال۔ خوبصورت۔ درگذشت۔ مرگئی۔ مادرِ زن۔ ساس۔ فرتوت۔ بہت زیادہ بوڑھی۔ بعلت۔ بسبب۔ کابین۔ مہر۔ متمکن بماند۔ رہنے لگی۔ مجاورت۔ ہم نشینی۔ پرسیدن۔ پوچھا دینے۔ تاراج۔ غارت گری۔ مار۔ مشہور ہے کہ خزانہ پر سانپ بیٹھا ہوتا ہے

Website:NewMadarsa.blogspot.com

گلستان ۱۵ سنان - بھالا - بُرید - قطع تعلق - حکایت (۱۶) - اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی حسین کے چہرہ پر نظر پڑنے سے دل میں سوز و گداز پیدا ہو جائے تو کوئی معیوب بات نہیں - بشرطیکہ اس حسین کے پیچھے نہ پڑے - کوئے - کوچہ - ماہرو - معشوق - تموز

دیدہ بر تارکِ سناں دیدن | خوشتر از روئے دشمناں دیدن
واجب ست از ہزار دست بُرید | تا یکے دشمنت نباید دید

حکایت (۱۶) یاد دارم کہ در ایّامِ جوانی گذرے داشتم در کوئے و نظر بماہروئے در تموزے کہ حرورش دہاں بخوشانیدے و سمومش مغز در استخواں بجوشانیدے از ضعفِ بشریّت تابِ آفتابِ ہجر نیاوردم و التجا بسایۂ دیوارے کردم مترقّب کہ کسے حرِّ تموز از من بردارد و بے فرو نشاند کہ ناگاہ از ظلمتِ دہلیزِ خانہ روشنائی بتافت یعنی جمالے کہ زبانِ فصاحت از بیانِ صباحتِ او عاجز آید چنانکہ در شبِ تارے صبح بر آید یا آبِ حیات از ظلمات بدر آید قدحے برفاب در دست گرفتہ و شکر دراں ریختہ و بعرقِ گلش آمیختہ ندانم کہ بگلابش مطیّب کردہ بود یا قطرۂ چند از گُلِ رویش دراں چکیدہ فی الجملہ شربت از دستِ نگارنیش بر گرفتم و بخوردم و عمر از سر گرفتم

شعر

ظَمْاٰنُ بِقَلْبِیْ لَایُکَادُ یُسِیْغُہٗ | رَشْفُ الزُّلَالِ وَلَوْ شَرِبْتُ بُحُوْرًا
قطعہ خرّم آں فرخندہ طالع را کہ ہم چشمیم | بر چنیں روی او فتد ہر بامداد

جاؤں - خرّم - خوش - فرخندہ طالع - مبارک نصیب - بامداد صبح -

ایرانی مہینوں میں سے گرمی کے ایک مہینہ کا نام ہے جو ہندی حساب سے ساون میں آتا ہے - حرور - رات کی لُو - سموم - دن کی لُو - ہجر - دوپہر - مترقب - منتظر - برد - ٹھنڈک - دہلیز - ڈیوڑھی - صباحت - حُسن - تار - تاریک - ظلمات - تاریکیاں - مشہور ہے کہ آبِ حیات کے چشمہ تک پہنچنے میں بہت سی تاریکیوں سے گذرنا پڑتا ہے - قدح - پیالہ - برفاب - برف کا پانی - عرقِ گل - عرقِ گلاب - مطیّب - خوشبودار - دست نگارین - مزیّن ہاتھ - عمر از سر گرفتم - از سرِ نو زندہ ہو گیا - ظمآن - میرے دل میں ایسی پیاس ہے جس کو نیر پانی کا چوسنا زائل نہیں کر سکتا - خواہ میں سمندر کیوں نہ پی

حکایت ۱۵ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماہرویوں کے جمال سے قدرے لطف اندوز ہوتے ہیں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ البتہ عشق بازی شروع کر دینا خصوصاً حالت سفر میں مصائب کا موجب ہے۔ محمد۔ خوارزم کے بادشاہ کا نام ہے۔ خوارزم شاہ۔

مستِ مَی بیدار گردد نیم شب | مستِ ساقے روزِ محشر بامداد

حکایت ۱۵

سالے محمد خوارزم شاہ رحمۃ اللہ علیہ با خطا برائے مصلحتے صلح اختیار کرد بجامعِ کاشغر درآمدم پسرے را دیدم بخوبی در غایتِ اعتدال و نہایتِ جمال چنانکہ در امثال گویند

نظم

معلّمت ہمہ شوخی و دلبری آموخت | جفا و ناز عتاب و ستمگری آموخت
من آدمی بچنیں شکل و خوی و قد و روش | ندیدہ ام مگر ایں شیوہ از پری آموخت

مقدمۂ نحوِ مخشری در دست و ہمی خواند ضَرَبَ زَیْدٌ عَمْرًا وَ کَانَ... المُتَعَدِّیَ عمرو گفتم اے پسر خوارزم وختا صلح کردند و زید و عمرو را خصومت ہنوز باقیست بخندید و مولدم پرسید گفتم خاکِ پاکِ شیراز گفت از سخنانِ سعدی چہ داری گفتم۔

شعر

بُلِیْتُ بِنَحْوِیٍّ یَصُوْلُ مُعَاضِبًا | عَلَیَّ کَزَیْدٍ فِیْ مُقَابَلَۃِ الْعَمْرِو
عَلٰی جَرِّ ذَیْلٍ لَیْسَ یَرْفَعُ رَاسَہٗ | وَہَلْ یَسْتَقِیْمُ الرَّفْعُ مِنْ عَامِلِ الْجَرِّ

نختے باندیشہ فرو رفت و گفت غالب اشعارِ او دریں زمیں بزبانِ

اضافت مقلوبی ہے یعنی شاہ خوارزم۔ خطا۔ ترکستان کے ایک شہر کا نام ہے جو اُس زمانہ میں چنگیز خانیو کے قبضہ میں تھا۔ اور محمد سے یہ لوگ برسرِ پیکار رہتے تھے۔ کاشغر۔ توران کا ایک شہر ہے جو اُس وقت چنگیز خانیوں کے قبضہ میں تھا۔ زمخشری۔ ان کا نام جار اللہ ہے۔ چونکہ خوارزم کے اطراف قصبہ زمخشر میں پیدا ہوئے تھے لہذا اس نسبت سے مشہور ہیں۔ ضرب زیدٌ عمرًا۔ زید نے عمر کو مارا یہ مثال فاعل اور مفعول کو سمجھانے کے لیے نحو کی کتابوں میں بہت زیادہ مستعمل ہے۔ المتعدی۔ سے اصطلاحی معنی مراد نہیں ہیں۔ بلکہ لغوی معنی (ظالم) مراد ہیں۔ ۱۵ بلیت الخ میں ایک نحوی کا عاشق

بنا دیا گیا ہوں جو غصہ کی حالت میں مجھ پر ایسا ہی حملہ کرتا ہے جیسا کہ زید عمرو کے بالمقابل۔ علی جرِّ ذیلِ الخ۔ دامن کو کھینچتے ہوئے سر کو بھی نہیں اٹھاتا اور کیا رفع مناسب ہو سکتا ہے۔ جر کے عامل سے۔ اس شعر میں نحو کی اصطلاحات کی طرف بھی اشارہ ہے اور مطلب یہ بھی ہے کہ وہ میرا دل کھینچنے میں ایسا مصروف ہے کہ اس کو سر اٹھانے کی فرصت نہیں۔

ف۱ طبع ترا الخ۔ یعنی تا طبع تو برائے تو ہوس نحو کرد۔ صورت عقل۔ جوہر عقل۔ دام۔ جال۔ صید۔ شکار۔ ما بتو مشغول۔ میں تیرا خیال لگا ہے۔ تو با عمرو زید۔ تو ضرب زید عمرؓ یاد کرنے میں لگا ہے ہمارا تجھے کوئی خیال نہیں۔ عزم۔ ارادہ۔ مصمم۔ پختہ۔

پارسی ست اگر بگوئی بفہم نزدیک تر باشد گفتم

مثنوی

طبعِ[ف۱] ترا تا ہوسِ نحو کرد | صورتِ عقل از دلِ ما محو کرد
اے دلِ عشّاق بدامِ تو صید | ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

بامداداں کہ عزمِ سفر مصمّم شد مگر کسے از کاروانیاں[ف۲] گفتہ بودش کہ فلاں سعدی ست دواں آمد و تلطّف کرد و تاسّف خورد کہ چندیں مدّت چرا نگفتی کہ منم تا شکرِ قدومِ بزرگاں را بخدمت میاں بستمے گفتم

مصرع

با وجودت ز من آواز نیامد کہ منم

گفتا چہ شود اگر دریں خطّہ روزِ چند بر آسائی تا بخدمت مستفید گردیم گفتم نتوانم بحکمِ ایں حکایتِ منظوم

بزرگے دیدم اندر کوہسارے | قناعت کردہ از دنیا بغارے
چرا گفتم بہ شہر اندر نیائی | کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویانِ مغزند | چو گل بسیار شد پیلاں بلغزند

ایں بگفتم و بوسہ بر روئے یکدیگر دادیم و وداع کردیم۔

ف۲ کاروانیاں۔ قافلے والے۔ دواں۔ دوڑتا ہوا۔ تلطّف۔ مہربانی۔ تاسّف۔ افسوس۔ منم۔ یعنی میں سعدی ہوں قدوم۔ تشریف آوری۔ میاں بستے۔ کمر بستہ ہو جانا۔ باوجودت۔ یعنی جب سے تو سامنے آموجود ہوا۔ مجھے اپنی کچھ خبر نہ رہی۔ خطّہ۔ سرزمین۔ برآسائی۔ آرام فرمائیں۔ مستفید۔ فائدہ اٹھانے والا۔ نتوانم۔ میں قیام نہیں کر سکتا۔ بحکم۔ بسبب۔ کوہسار۔ یعنی پہاڑ۔ قناعت۔ صبر۔ غار۔ کہ۔ بارے۔ ایک مرتبہ۔ بندی۔ یعنی دل کی پژمردگی پریرویان۔ پریوں کے سے چہرے والے۔ مغز۔ بروزن مغز۔ یعنی خوب۔ چو گل بسیار الخ۔ یعنی جب گیجڑ زیادہ ہو جاتی ہے تو ہاتھی بھی پھسل جاتے ہیں۔ لہذا حسین رویوں کی کثرت میں متقی آدمی کا بچنا بھی ناممکن ہوتا ہے۔ وداع۔ رخصت کرنا۔

[1] پدرود۔ رخصت کرنا۔ اصل میں پ۔ اور درود بمعنی دعا سے مرکب ہے چونکہ رخصت کرتے وقت دعا دے کر رخصت کرتے ہیں۔ لہذا اس معنی میں مستعمل ہونے لگا اور تخفیف کے لئے دال کو ساکن کر دیا گیا۔ سیب گفتی یعنی تو یہ کہیگا کہ سیب نے چونکہ دوستوں کو رخصت کیا ہے اس وجہ سے آدھا زرد اور آدھا سرخ رو ہو گیا ہے۔ ان لم امت۔ اگر فراق کے دن غم میں میں مر نہ جاؤں۔ تو تو محبت میں مجھے منصف نہ سمجھ۔ حکایت (۱۸) ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دنیائے ناپائدار کی کسی چیز سے دل بستہ نہ کرنا چاہیئے۔ خصوصاً انسان سے اس کی عمر تو نہایت ہی قلیل ہے خرقہ۔ گدڑی۔ کاروان۔ قافلہ۔ قربانی کند یعنی حج سے فارغ ہو کر۔ خفاچہ۔ عرب کا ایک قبیلہ تھا جو رہزنی کرتا تھا۔ پاک بردند۔ سب لوٹ لے گئے۔ ۱۳ قرار۔ سکون۔ معلوم۔ روپیہ پیسہ۔ خستہ دلی۔ شکستہ دلی۔ کہ دل برداشتن الخ یعنی دل لگانے کے بعد پھر دل کو ہٹانا مشکل ہوتا ہے۔

مثنوی

بوسہ دادن بروئے یار چہ سود | ہم دراں لحظہ کردنش پدرود[1]
سیب گفتی وداعِ یاراں کرد | روئے زیں نیمہ سرخ وزاں زرد

شعر

اِن لَّم اَمُت یَومَ الوَدَاعِ تَاَسُّفًا | لَا تَحسَبُونِی فِی المَوَدَّۃِ مُنصِفًا

حکایت (۱۸) ۲

خرقہ پوشے در کاروانِ حجاز ہمراہِ ما بود یکے از امرائے عرب مرا و اصد دینار بخشید تا قربانی کند دزدانِ خفاچہ ناگاہ بر کاروان زدند و پاک بردند بازرگاں گریہ وزاری کردن گرفتند و فریادِ بیفائدہ خواندن

شعر

گر تضرّع کنی وگر فریاد | دزد زر باز پس نخواہد داد

مگر آں درویشِ صالح کہ برقرارِ خویش ماندہ بود و تغیّرے در وی نیامدہ گفتم مگر آں معلوم ترا دزد نبرد گفت بلے ببردند لیکن مرا با آں اسفے چناں نبود کہ بوقتِ مفارقت خستہ دلی باشد

بیت

نباید بستن اندر چیز وکس دل | کہ دل برداشتن کاریست مشکل

۱؎ مخالطت۔ میل جول۔ صدق مودّت۔ دوستی کی سچائی۔ قبلۂ چشم۔ یعنی میری نگاہ کے لئے۔ اس کا حُسن قبلہ بن گیا تھا

گفتم موافقِ حالِ من ست ایں چہ گفتی کہ مرا در عہدِ جوانی با جوانے اتّفاقِ مخالطت۱؎ بود و صدقِ مودّت تا بجائے کہ قبلۂ چشمِ جمالِ او بودے و سودِ سرمایۂ عمر وصالِ او

سودِ سرمایۂ عمرم۔ یعنی میری زندگی کا مفاد اس کا وصال تھا۔ ۲؎ مگر ملائکہ الخ یعنی اگر ملائکہ ہوں تو ہوں ورنہ زمین پر کوئی انسان تو اس جیسا حسین نہیں ہو سکیگا۔ زمی۔ زمین آدمی کے قافیہ کی وجہ سے نون گرا دیا گیا ہے۔ بدوستیکہ۔ یعنی ایسے دوست کی قسم (جس کے فراق کے بعد اب کسی دوسرے سے دوستی کرنا حرام ہے۔ کہ اب کوئی نطفہ اس طرح کے (حسین) آدمی کی صورت نہ اختیار کرے گا۔ کلِ عدم۔ موت۔ دود۔ دھواں۔ دودمان۔ خاندان۔ برسرِ خاکش۔ اس کی قبر پر۔ مجاورت۔ جاروب کشی۔ کاج۔ کاش ۳؎ درپائے تو شد خارِ اجل۔ یعنی تو مرا۔ تا دَ

قطعہ

مگر ملائکہ۲؎ بر آسماں و گر نہ بشر | بحسنِ صورت او در زمی نخواہد بود
بدوستے کہ حرام ست بعد از و صحبت | کہ ہیچ نطفہ چنو آدمی نخواہد بود

نا گہے پائے وجودش بگلِ عدم فرو رفت و دودِ فراق از دودمانش بر آمد روزہا بر سرِ خاکش مجاورت کردم و از جملہ کہ بر فراقِ او گفتم یکے ایں بود

قطعہ

کاج کاں روز کہ در پائے تو شد خارِ اجل۳؎ | دستِ گیتی بزدے تیغِ ہلاکم بر سر
تا دریں روز جہاں بے تو ندیدے چشمم | ایں منم بر سرِ خاکِ تو کہ خاکم بر سر

قطعہ

آنکہ قرارش نگرفتے و خواب | تا گُل و نسریں نفشاندے نخست
گردشِ گیتی گل و رویش بریخت | خار بنا بر سرِ خاکش بر ُست

بعد از مفارقتِ او عزم کردم و نیّتِ جزم کہ بقیّتِ زندگانی فرشِ

روز۔ یعنی تاکہ آج تیرے بدون دنیا پر میری نظر ہی نہ پڑ سکتی۔ آنکہ۔ یعنی وہ نازنین جو بستر پر پھولوں کی سیج لگائے بدون سونہ رکتا تھا۔ گل و رویش بریخت۔ اس کے چہرے کے گلاب کو گرا دیا۔ خار بنا۔۔۔ جھاڑ۔

ہوسِ[۱] در نوردم وگردِ مجالست نگردم

قطعہ

دوش چوں طاؤس مے نازیدم اندر باغِ وصل
دیگر امروز از فراقِ یار می پیچم چو مار
سود دریا نیک بودے گر نبودے بیمِ موج
صحبتِ گل خوش بُدے گر نیستے تشویشِ خار

حکایت[۲] (۱۹) یکے را از ملوکِ عرب حدیثِ لیلیٰ و مجنوں و شورشِ حالِ وے بگفتند کہ باکمال و فضل و بلاغت سر در بیاباں نہادہ است زمامِ اختیار از دست دادہ بفرمودش تا حاضر آوردند و ملامت کردن گرفت کہ در شرفِ نفسِ انساں چہ خلل دیدی کہ خوئے بہائم گرفتی و ترکِ صحبتِ مردم گفتی مجنوں بنالید و گفت

شعر

وَرُبَّ[۳] صَدِیقٍ لَامَنِی فِی وِدَادِہَا ۔۔۔ اَلَمْ یَرَہَا یَوْمًا فَیُوْضِحَ لِی عُذْرِی

قطعہ

کاج کانانکہ عیبِ من گفتند ۔۔۔ اَرویت اے دلستاں بدیدندے

---

[۱] ہوس۔ خواہش۔ [۲] حکایت (۱۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عشق حقیقی کے لئے ظاہری خدوخال کا حسن ہی ضروری نہیں ہے۔ حدیث۔ قصہ۔ مجنوں۔ پاگل۔ یہ قیس کا لقب پڑ گیا تھا۔ شورش۔ پریشانی۔ بیابان۔ جنگل۔ زمام۔ باگ۔ شرف۔ فضیلت۔ خلل۔ نقصان۔ خوی۔ عادت۔ بہائم۔ بہیمۃ کی جمع۔ چوپائے۔ گرفتی۔ یعنی انسانوں کا ساتھ چھوڑ کر جنگلوں میں وحشی جانوروں کا ساتھ اختیار کر لیا ہے۔ [۳] وَرُبَّ۔ بہت سے دوست ہیں جنھوں نے اُس (لیلیٰ) کی محبت میں مجھے ملامت کی ہے۔ کیا انھوں نے اُس (لیلیٰ) کو کبھی نہیں دیکھا کہ میرا عذر (لیلیٰ سے محبت کرنے میں) ان پر واضح ہو جاتا۔ کاج۔ کاش۔ رویت روئے تو

Website:NewMadarsa.blogspot.com

۵۱ ترنج - بڑا لیموں - دستہا بریدندے - اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے - کہ یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر زلیخا کو ملامت کرنے والیاں ایسی محو حیرت ہوگئیں تھیں کہ لیموں کی بجائے اپنے ہاتھ تراش بیٹھی تھیں - فذالکن الخ - یہی وہ یوسف ہے جس کے

تا بجائے ترنج در نظرت | بینی دستہا بریدندے

تا حقیقتِ معنیٰ برصورتِ دعویٰ گواہی دادے کہ فَذٰلِكُنَّ الَّذِي لُمْتُنَّنِي فِيهِ مَلِك را در دل آمد کہ جمالِ لیلیٰ مطالعت کند تا چہ صورت است کہ موجبِ چندیں فتنہ است پس بفرمودش طلب کردن در احیائے۵۲ عرب بگردیدند و بدست آوردند و پیشِ مَلِک در صحنِ سرائچہ۵۳ بداشتند مَلِک در ہیئتِ او تامل کرد در نظرش حقیر آمد بحکم آنکہ کمترین خدمِ حرم بجمال از و بیشتر بود و بزینت بیشتر مجنوں بفراست دریافت و گفت از دریچۂ چشمِ مجنوں بایستے در جمالِ لیلیٰ نظر کردن تا سرِ مشاہدتِ او بر تو تجلی کند۔

شعر

نَامَرَّ مِنْ ذِكْرِ الْحِمَىٰ بِمَسْمَعِي | لَوْ سَمِعَتْ وُرْقُ الْحِمَىٰ صَاحَتْ مَعِي

يَا مَعْشَرَ الْخُلَّانِ قُولُوا لِلْمُعَا | فِي لَسْتُ تَدْرِي مَا بِقَلْبِ الْمُوجِعِ

نظم

نندرستاں را نباشد دردریش | جز بہ ہمدردے نگویم دردِ خویش

گفتن از زنبور بیحاصل بود | با یکے در عمر خود ناخوردہ نیش

بارے میں تم مجھے ملامت کرتی تھیں - مطالعہ کند - دیکھے - فتنہ - یعنی عشق - ۵۲ احیاء - حی کی جمع - قبیلہ - سرائچہ - چھوٹا گھر - تامل - غور - خدم - خادم کی جمع - حرم - محل سرائے - فراست - ذہانت - سر مشاہدہ - دیدار کا راز - تجلی کند - روشن ہو - مامر من ذکر الخ - حمیٰ یعنی معشوقہ کی فرودگاہ کا جو تذکرہ میرے کانوں میں پہنچا ہے (جس پر میں آہ و بکا کر رہا ہوں) اگر اس فرودگاہ کی قمریاں یہ سن پاتیں تو میرے ساتھ چیخنے لگتیں - ۵۳ یا معشر الخلان - اے دوستوں کے گروہ تم بے عشق سے کہدو - تو اُس درد سے واقف

۱۰

ہی نہیں ہے جو دردمند کے دل میں ہے - ریش - زخمی - گفتن از زنبور الخ - بھڑ کے کاٹے کی تکلیف کا بیان اُس شخص سے لاحاصل ہے جس نے عمر میں ایک مرتبہ بھی اُس کا ڈنک نہ کھایا ہو -

افسانہ۔ فرضی کہانی۔ حکایت (۲۰) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ صاحب منصب کو عشق بازی سے پرہیز ضروری ہے۔ خصوصاً نوخیز لڑکوں اور کمینہ زادوں سے۔ نیز دوستوں کو چاہئے کہ مناسب طور پر فہمایش کریں۔ نیز بادشاہوں کو علماء و فضلاء کی لغزشوں پر ایک درجہ میں درگذر سے کام لینا چاہئے نیز کسی کے سنے سنائے عیبوں پر بدوں دیکھے یقین نہ کرنا چاہئے۔

تا ترا حالے نباشد ہمچو ما | حالِ ما باشد ترا افسانہ پیش

حکایت (۲۰)

قاضیٔ ہمدان را حکایت کنند کہ با نعلبند پسرے سرخوش بود و نعلِ دلش در آتشِ روزگارے در طلبش متلہف بود و پویاں و مترصد و جویاں و برحسبِ واقعہ گویاں

ہمدان۔ عراق عجم کا مشہور شہر ہے۔ نعلبند پسر۔ یعنی نعلبند کا لڑکا۔ سرخوش۔ یعنی عشق۔ نعلِ دلش۔ یعنی اس کا دل اس نعل کی طرح آگ میں جل رہا تھا جس پر نام لکھ کر آگ میں ڈالدیا جاتا ہے تاکہ وہ شخص بے چین ہو جائے جس کا نام اس نعل پر لکھا گیا ہے۔ ۲ متلہف۔ افسوس کرنیوالا۔ مترصد۔ منتظر۔ حسب۔ موافق۔

نظم

در چشمِ من آمد آں سہی سروِ بلند | بربود دلم ز دست و در پای فگند
ایں دیدۂ شوخ می برد دل بکمند | خواہی کہ بکس دل ندہی دیدہ ببند

سہی۔ یکبرتین سیدھا۔ یہ سرو کی صفت ہے۔ سرو۔ ایک درخت ہے جس سے معشوق کے قد کو تشبیہ دی جاتی ہے۔ در پائے فگند۔ یعنی پائمال کر ڈالا۔ شوخ۔ نافرمانبردار یہ دیدہ کی صفت ہے۔ اور دیدہ سے مراد عاشق کی آنکھ ہے۔

شنیدم کہ درگذرے (۳) پیشِ قاضی باز آمد برخے ازاں مقالہ بہ سمعش رسیدہ و زائد الوصف رنجیدہ دشنام بے تحاشا دادن گرفت و سقط گفتن و سنگ برداشت و ہیچ از بیخ متی نگذاشت قاضی یکے را گفت از علمائے معتبر کہ ہمعنانِ او بود

گذر۔ راستہ۔ ازاں۔ یعنی قاضی کے عشق سے۔ زائد الوصف۔ بیاں سے باہر۔ بے تحاشا۔ لاانتہا۔ سقط۔ بیہودہ

بیت

آں شاہدی و خشم گرفتن ببینش | واں عقدہ برابروئے ترش شیرینش

ضربُ الحبیبِ زبیبٌ بیت

از دستِ تو مشت بسر و ہاں خوردن | خوشتر کہ بدستِ خویش نان خوردن

شاہدی۔ ناز و انداز۔ عقدہ۔ پیشانی کی گرہ۔ ابروئے ترش۔ قہر آلود ابرو۔ ضرب الحبیب زبیب۔ دوست کی مار کشمش ہے۔

ہمانا[1] از وقاحتِ او بوئے سماحت می آید

فرد

انگورِ نوآوردہ ترش طعم بود | روز دو سہ صبر کن کہ شیریں گردد

ایں بگفت و بمسندِ قضا باز آمد تنے چند از بزرگانِ عدول کہ در مجلسِ حکم وے بودند زمینِ خدمت ببوسیدند کہ باجازت سخنے در خدمت بگوئیم اگرچہ ترکِ ادب است و بزرگاں گفتہ اند بیت

نہ در ہر سخن بحث کردن رواست | خطا بر بزرگاں گرفتن خطاست

لیکن بحکمِ سوابقِ انعامِ خداوندی کہ ملازمِ روزگارِ بندگان ست مصلحتے کہ بینند و اعلام نکنند نوعے از خیانت باشد طریقِ صواب آنست کہ با ایں پسر گردِ طمع نگردی و فرشِ وَلَع در نوردی کہ منصب[2] قضا پایگاہے بلند ست تا بگناہے شنیع ملوّث نگردی و حریف پلید ست کہ دیدی و سخن ایں کہ شنیدی

مثنوی

یکے کردہ بے آبروئے بسے | چہ غم دارد از آبروئے کسے

بسا نام نیکو کہ پنجاہ سال | کہ یک نامِ زشتش کند پائمال

---

[1] ہمانا۔ بفتح ہا۔ حقیقتاً۔ وقاحت۔ بے شرمی۔ سماحت۔ سخاوت۔ نوآوردہ۔ تازہ۔ طعم۔ ذائقہ۔ عدول۔ نیک۔ زمین خدمت بوسیدند۔ تعظیم بجالائے۔ بحث کردن۔ گفتگو کرنا۔ سوابق انعام۔ پہلے انعام۔ مصلحت۔ مناسب بات۔ اعلام۔ خبردار کرنا۔ طمع۔ لالچ۔ ولع۔ عشق و فریفتگی۔

[2] منصب۔ عہدہ۔ پائگاہ۔ مرتبہ۔ بلند۔ شنیع۔ برا۔ حریف۔ صاحب معاملہ شخص۔ یکے کردہ۔ یعنی وہ شخص جس نے بہت سوں کی بے آبروئی کی ہو کسی کی آبروریزی کا اسے کیا ڈر ہو سکتا ہے۔ بسا نام نیکو الخ۔ یعنی بسا اوقات پچاس سالہ نیک نامی کو ایک بدنامی برباد کر ڈالتی ہے۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

قاضی را نصیحتِ یارانِ یکدل پسند آمد و بر حسنِ رای قوم آفریں خواند
و گفت نظرِ عزیزاں در مصلحتِ حالِ من عین صوابست و مسئلہ[1] بیجواب

شعر

وَلَوْاَنَّ حُبًّا بِالْمَلَامِ یَزُوْلُ | لَسَمِعْتُ اِفْکًا یَفْتَرِیْہِ عُذُوْلُ

شعر

نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی | کہ نتواں شستن از زنگی سیاہی

فرد

از یادِ تو غافل نتواں کرد ہیچم | سر کوفتہ مارم نتوانم کہ بپیچم

ایں بگفت و کسے چند بہ تفحص[2] حالِ او بر انگیخت و نعمتِ بیکراں بریخت و گفتہ اند ہر کرا زر در ترازوست زور در بازوست

شعر

ہر کہ زر دید سر فرود آورد | ور ترازوئے آہنیں دوش ست

فی الجملہ شبے خلوتے میسّر شد و ہم دراں شب شحنہ را خبر شد قاضی ہمہ شب شراب در سر و شاہد در بر از تنعّم نہ خفتے و بہ ترنّم گفتے۔

---

[1] مسئلہ بیجواب۔ وہ بات جس کو رد نہ کیا جا سکے۔ ولوان الخ۔ اگر محبت ملامت سے زائل ہو سکتی تو میں اس بہتان کو سنتا۔ (اور اس پر عمل کرتا) جو کوئی نیک آدمی باندھتا ہے۔ زنگی۔ حبشی۔ ہیچم۔ مجھے کسی چیز کے ذریعہ پیچم۔ بل کھا سکوں۔

[2] تفحص۔ جستجو۔ برنخیت۔ خرچ کر ڈالی۔ ہر کرا الخ۔ جس کے پلڑے میں روپیہ ہے اس کے بازو میں طاقت ہے۔ ہر کہ زر دید۔ روپیہ دیکھ کر ہر آدمی جھکتا ہے۔ ور ترازو۔ ترازو کے جس پلڑے میں وزن ہوتا ہے اس ہی طرف کانٹے کا نیخ ہوتا ہے۔ شحنہ۔ بکسر شین کوتوال۔ شراب در سر۔ یعنی نشہ دماغ میں۔ شاہد در بر۔ معشوق بغل میں تنعّم۔ عیش پرستی۔ ترنّم۔ گنگنانا۔

نظم

امشب مگر[1] بوقت نمیخواند ایں خروس — عشاق بس نکردہ ہنوز از کنار و بوس
یکدم کہ چشم فتنہ بخفت ست نیستہار — بیدار باش تا نرود عمر بر فسوس
تا نشنوی ز مسجدِ آدینہ بانگِ صبح — یا از درِ سرائے آتابک غریو کوس
لب از لب چو چشمِ خروس[2] ابلہی بود — برداشتن بگفتنِ بیہودہ خروس

قاضی دریں حالت بود کہ یکے از خدمتگاراں درآمد و گفت چہ نشستہ[3] خیر موتا پای داری گریز کہ حسودان بر تو دقّے[4] گرفتہ اند بلکہ حقے گفتہ اند تا مگر آتشِ فتنہ کہ ہنوز اندک ست بآبِ تدبیر فرو نشانیم مبادا کہ فردا چوں بالا گیرد[5] عالمے فرا گیرد[6] قاضی بہ تبسّم درو نظر کرد و گفت

قطعہ

پنجہ در صید برد ہ ضیغم[7] را — چہ تفاوت اگر شغال[8] آید
روی در روے دوست کن بگذار — تا عدو پشتِ دست می خاید

مَلِک را ہمدراں شب آگہی دادند کہ در مُلکِ تو چنیں منکر[9] حادث[10] شدہ است چہ فرمائی مَلِک گفت من او را از فضلائے عصر میدانم و یگانۂ روزگاری شمارم باشد کہ معاذاں در حقِّ وے خوضے کردہ اند

---

[1] مگر۔ شاید۔ بوقت نمیخواند۔ اذان اپنے وقت پر نہیں دے رہا ہے۔ خروس۔ مرغا۔ بوس۔ بوسہ۔ یکدم۔ تھوڑی دیر۔ چشم فتنہ بخفت ست۔ فتنہ دبا ہوا ہے۔ فسوس۔ افسوس۔ مسجد آدینہ۔ جامع مسجد۔ غریو کوس۔ نقارہ کا شور۔ لب چو چشم خروس۔ وہ ہونٹ جو مرغ کی آنکھ کی طرح سرخ ہو۔ گفتن بیہودہ۔ بکواس۔ [2] دق اعتراض۔ چغلی۔ تا۔ گریختن کی علت ہے۔ [3] مگر۔ شاید۔ [4] بالا گیرد۔ ترقی کرے۔ [5] فرا گیرد۔ گھیر لے۔ [6] ضیغم۔ شیر۔ پنجہ در صید بردہ۔ یعنی شکار کو دبوچے ہوئے۔ [7] شغال۔ لومڑی۔ اگر کسی نسخہ میں لاید ہے تو وہ لایدن سے بنا ہے جس کے معنی بکواس کرنا ہیں۔ پشت دست میخاید۔ افسوس کی حالت میں ہاتھ چبائے۔ [8] منکر۔ بری بات۔ [9] حادث۔ پیدا۔ عصر۔ زمانہ۔

یگانہ۔ بے مثال۔ خوض۔ یعنی شکوہ شکایت۔

پس ایں سخن در سمعِ[1] قبولِ من نیامد مگر آنکہ معاینت گردد کہ حکیماں گفتہ اند

شعر

بہ تندی سبکدست بردن بہ تیغ | بدنداں گزد پشتِ دست دریغ

شنیدم کہ سحرگاہ باتنے چند خاصان ببالینِ قاضی آمد شمع را دید استادہ وشاہد نشستہ ومے ریختہ وقدح شکستہ وقاضی در خوابِ مستی بیخبر ازملکِ ہستی بلطف اندک اندک بیدارش کرد کہ خیز کہ آفتاب برآمد قاضی دریافت کہ حال چیست گفت ازکدام جانب برآمد سلطان را عجب آمد گفت از جانب مشرق چنانکہ معہود ست گفت الحمد للہ کہ ہنوز درِ توبہ ہمچناں بازست بحکم حدیث لَا یُغْلَقُ بَابُ التَّوْبَۃِ عَلَی الْعِبَادِ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَّغْرِبِہَا اَسْتَغْفِرُکَ اَللّٰھُمَّ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ **قطعہ**

اے دو چیزم برگنہ انگیختند | بختِ[2] نافرجام وعقلِ ناتمام

گر گرفتارم کنی مستوجبم | ور ببخشی عفو بہتر از انتقام

مَلِک گفت توبہ دریں حالت کہ برجزائے گناہِ خویش اطلاع یافتی سودے نکند فَلَمْ یَکُ یَنْفَعُھُمْ اِیْمَانُھُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا۔ **قطعہ**

چہ سود از دزدی انگہ توبہ کردن | کہ نتوانی کمند انداخت بر کاخ

---

[1] سمع۔ کان۔ معاینہ۔ آنکھ سے دیکھنا۔ تندی۔ غصہ ناکی۔ سبک۔ جلدی۔ بالین۔ سرہانا۔ قدح۔ پیالہ۔ معہود۔ مقرر۔ لَا یُغْلَقُ الخ توبہ کا دروازہ بندوں پر اس وقت تک بند نہ ہوگا جب تک کہ سورج مغرب سے نہ طلوع کر آئے گا (مغرب سے سورج قیامت کے قریب طلوع کرے گا)

[2] اے اللہ میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ [2] بخت نافرجام بے فائدہ نصیبہ۔ از انتقام۔ بدلہ سے۔ فَلَمْ یَکُ الخ۔ جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا تب اُن کا ایمان لانا اُن کے مفید نہ پڑا۔ کاخ۔ محل۔ .....

بلند از میوہ گو کوتاہ کن دست | کہ کوتہ خود ندارد دست بر شاخ

ترا باوجود چنیں منکرے کہ ظاہر شد سبیلِ[۱] خلاص صورت نہ بندد ایں بگفت و موکلانِ[۲] عقوبت در وے آویختند گفت مرا در خدمتِ سلطان یک سخن با قبیست مَلِک بشنید و گفت آں چیست گفت

قطعہ

باستینِ[۳] ملالے کہ بر من افشانی | طمع مدار کہ از دامنت بدارم دست

اگر خلاص محال ست زیں گنہ کہ مرا | بداں کرم کہ داری امید واری ہست

مَلِک گفت ایں لطیفۂ بدیع[۴] آوردی و ایں نکتۂ غریب گفتی و لیکن محالِ عقل ست و خلافِ نقل کہ ترا فضل و بلاغت امروز از چنگِ[۵] عقوبت من رہائی دہد مصلحت آں بینیم کہ ترا از قلعہ بزیر اندازم تا دیگراں نصیحت پذیرند و عبرت گیرند گفت اے خداوندِ جہاں پروردۂ نعمتِ ایں، خاندانم و ایں جرم تنہا در جہاں نہ من کردہ ام دیگرے را بیند از تا من عبرت گیرم مَلِک را خندہ گرفت و بعفو از سرِ جرم او برخاست و متعنّتان را کہ اشارت بکشتنِ او ہمی کردند گفت شعر

ہمہ حمّالِ[۶] عیبِ خویشتنید | طعنہ بر عیبِ دیگراں مزنید

---

[۱] سبیل خلاص۔ چھٹکارے کا راستہ۔

[۲] موکلان عقوبت۔ یعنی جلاد۔

[۳] باستین ملالے ایں۔ یعنی اگر تو نے ملال کی وجہ سے مجھے چھوڑ دیا ہے تو بے فکر رہو کہ میں تجھ سے دست بردار ہوں گا۔

[۴] خلاص۔ چھٹکارا۔ لطیفۂ بدیع۔ نادر لطیفہ۔

[۵] چنگِ۔ عقوبت۔ سزا کا چنگل۔ جرم۔ گناہ۔

[۶] متعنتان۔ حاسد۔ حمّال۔ بوجھ اٹھانے والا۔

حکایت (۲۱)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ عاشق حقیقی کو معشوق جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتا ہے اگر ایسا نہیں ہے تو عشق میں خامی ہے۔ پاکباز نیک۔ پاکرو۔ خوبصورت۔ پاکیزہ رو۔ حسین۔ گرو۔ رہن۔ باہم۔ ساتھ۔ تشویر۔ اشارہ کرنا۔ آشفت۔ غمگین ہوا۔ بطال۔ دروغ گو بیہودہ۔ نہ سن۔ کار افتادہ یعنی آزمودہ کار۔ تازی۔ عربی گھوڑا یا عربی زبان۔ دل آرام۔ حضرت حق۔ ازیں دفتر یعنی گلستان کا باب پنجم۔ حکایت (۲۱)۔

حکایت منظوم (۲۱)

جوانے پاک باز و پاک رو بود — کہ با پاکیزہ روئے در گرو بود

چنیں خواندم کہ در دریائے اعظم — بگردابے در افتادند باہم

چو ملّاح آمدش تا دست گیرد — مبادا کاندراں حالت بمیرد

ہمی گفت از میانِ موجِ تشویر — مرا بگذار و دستِ یارِ من گیر

دریں گفتن جہانے بر وے آشفت — شنیدندش کہ جان میداد و میگفت

حدیثِ عشق زاں بطّال بیہوش — کہ در سختی کند یاری فراموش

چنیں کردند یاراں زندگانی — ز کار افتادہ بشنو تا بدانی

کہ سعدی راہ و رسمِ عشقبازی — چناں داند کہ در بغداد تازی

دل آرامے کہ داری دل در و بند — دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند

اگر مجنوں و لیلے زندہ گشتے — حدیثِ عشق ازیں دفتر نوشتے

(۲۱) اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ انسان کا کسی وقت بھی مرنے کو جی نہیں چاہتا۔ ایسی حالت میں بزرگوں کی سیرت کے ذریعہ دنیا کی محبت کا ازالہ کرنا چاہیئے۔

باب ششم در ضعفِ پیری

حکایت (۱)

باطائفۂ دانشمنداں در جامعِ دمشق بحثے ہمی کردم کہ جوانے در آمد و گفت دریں میاں کسے ہست کہ زبان پارسی

داند اشارت بمن کردند گفتمش خیرست گفت پیرے صد و پنجاہ سالہ
درحالتِ نزع ست و زبانِ[1] عجم چیزے ہمی گوید و مفہومِ ما نمیگردد اگر
بکرم رنجہ شوی مزدیابی باشد کہ وصیتے ہمی کند چوں بیالینش فراز آمدم

قطعہ

ایں بیت می گفت

دمے چند گفتم برآرم بکام | دریغا کہ بگرفت راہِ نفس
دریغا کہ برخوانِ الوانِ عمر | دمے چند خوردیم و گفتند بس

معانیٔ ایں سخن بزبانِ عربی باشامیاں ہمیگفتم و تعجب ہمیکردند از عمرِ
دراز و تاسفِ او ہمچناں بر حیاتِ دنیا گفتم چگونہ دریں حالت گفت

قطعہ

چہ گویم

ندیدہ کہ چہ سختی[2] رسد بجانِ کسے | کہ از دہانش بدر میکنند دندانے
قیاس کن کہ چہ حالت بود دراں ساعت | کہ از وجودِ عزیزش بدر رود جانے

گفتم تصورِ مرگ از خیال بدر کن و وہم را بر مزاج مستولی مگرداں
کہ فیلسوفانِ یونان گفتہ اند مزاج اگرچہ مستقیم بود اعتمادِ بقا را
نشاید و مرض اگرچہ ہائل بود دلالت کلی بر ہلاک نکند اگر فرمائی طبیبے
را بخوانیم تا معالجت کند دیدہ بر کرد و بخندید و گفت

---

[1] زبانِ عجم - یعنی فارسی - مفہوم ما نمیگردد - ہماری سمجھ میں نہیں آتا - مزد - مزدوری - یہاں ثواب مراد ہے - گفتم - یعنی میں نے یہ خیال کیا کہ کچھ مدت اور جیئے - مگر افسوس کہ سانس کی نالی بھی بند ہو گئی - خوانِ الوان - مختلف قسموں کا دسترخوان -

[2] چہ سختی رسد - کس قدر تکلیف ہوتی ہے - ساعت - وقت - تصور - خیال - مستولی - غالب - فیلسوف - حکیم - مزاج اگرچہ مستقیم بود - مزاج میں کوئی خرابی نہ ہو - اعتمادِ بقا را نشاید - زندگی پر بھروسہ نہ کرنا چاہیے - ہائل - خوفناک - دیدہ بر کرد - آنکھ اٹھائی

مثنوی

دست بر هم زند طبیبِ ظریف[1] | چوں خرف[2] بیند او فتادہ حریف
خواجہ در بندِ نفس ایوان ست | خانہ از پای بست[3] ویران ست
پیر مردے بنزع می نالید | پیر زن صندلش همی مالید
چوں مخبط[4] شد اعتدالِ مزاج | نہ غریمت اثر کند نہ علاج

حکایت[2] پیرے را حکایت کنند[5] کہ دخترے خواستہ بود و حجرہ بگل آراستہ و بخلوت با او نشستہ و دیدہ و دل در و بستہ شبہائے دراز نہ خفتے و بذلہ ہا و لطیفہ ہا گفتے باشد کہ وحشت و نفرت نگیرد و موانست پذیرد و ازاں جملہ شبے میگفت بختِ بلندت یار بود و چشم دولت بیدار کہ بہ صحبتِ پیرے فتادی پختہ پروردہ جہاں دیدہ آزمودہ کہ حقوقِ صحبت بداند و شرطِ مودّت بجا آورد مشفق مہربان خوش طبع شیریں زبان

مثنوی

تا توانم دلت بدست آرم | ور بیازاریم نیازارم
ور چو طوطی بود شکر خورشت | جانِ شیریں فدائے پرورشت

---

[1] ظریف۔ ہوشیار۔
[2] خرف۔ بڑھاپے میں سٹھایا ہوا
[3] خواجہ۔ مالک۔ بند۔ فکر۔ ایوان۔ محل۔ پائے بست۔ پشتہ۔ مخبط۔ بے ترتیب۔ عزیمت۔ تعویذ گنڈا۔
[4] حکایت (۲)
[5] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں نوجوان لڑکی سے شادی کرکے رسوائی نہ مول لینی چاہئے۔
دخترے خواستہ بود۔ ایک لڑکی سے نکاح کیا تھا۔ بگل۔ کاغذ کے پھول۔ بذلہ۔ دلچسپ بات۔ موانست۔ محبت۔ بخت بلندت یار بود۔ تیرا نصیب تیرا دوست تھا۔ چوں من۔ میرے۔ مجھ جیسے بوڑھے۔ حقوق صحبت بداند۔ دوستی کے حقوق سمجھتا ہے۔ ور بیازاریم۔ اگر تو مجھے ستائے۔ خوش طبع۔ خوش لگی۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

نہ گرفتار آمدی بدستِ جوانے مُعجب[1] خیرہ رائے سرتیزے سبکپائے
کہ ہر دم ہوسے پرّد و ہر لحظہ رائے زند و ہر شب جائے خسپد و ہر
روز یارے گیرد۔

قطعہ

جواناں خرّم اند و خوب رخسار | ولیکن در وفا با کس نپایند
وفاداری مدار از بُلبلاں چشم | کہ ہر دم بر گُلے دیگر سرایند

امّا طائفۂ پیراں کہ بہ عقل و ادب زندگانی کنند نہ بمقتضائے جہل
و جوانی

فرد

زخود بہتری جوی و فرصت شمار | کہ باچوں خودی گم نہ شد روزگار

گفت چنداں بریں نمط بگفتم کہ گماں بردم کہ دلش در قیدِ من آمد و
صیدِ من شد ناگہ نفسے سرد از دلِ پر درد برآورد و گفت چندیں
سخن کہ بگفتی در ترازوئے عقلِ من وزنِ آں یک سخن ندارد کہ
وقتے از قبیلۂ خویش شنیدہ ام کہ گفت زن جوان را اگر پیرے
در پہلو نشیند بہ از انکہ پیرے

شعر

لَمَّا رَأَتْ[2] بَیْنَ یَدَیْ بَعْلِہَا | شَیْئًا کَاَرْخَی شَفَۃِ الصَّائِمِ
تَقُوْلُ ہٰذَا مَعَہٗ مَیِّتٌ | وَاِنَّمَا الرُّقْیَۃُ لِلنَّائِمِ

[1] معجب۔ متکبر۔ خیرہ رائے۔ کم عقل۔ سرتیز۔ جلدباز۔ نپایند۔ پائداری نہیں کھاتے ہیں۔ بلبلاں چشم۔ وہ معشوق جو بلبلوں کی سی آنکھیں رکھتے ہیں۔ مقتضاء۔ مطابق۔ نمط۔ روش۔ صید۔ شکار۔ تیرے در پہلو نشیند۔ پہلو میں تیر آ لگے اور وہ مر جائے۔

[2] لما رأت الخ۔ جب اُس عورت نے شوہر کے اگلے حصہ میں ایک ایسی چیز لٹکی دیکھی جیسے کے روزہ دار کا ہونٹ۔ تقول الخ۔ تو کہنے لگی اس کے پاس تو بالکل ایک مردہ ہے۔ منتر تو سونیوالے کو جگا سکتا ہے۔ یعنی میرا ناز و انداز بھی اُس کی شہوت کا باعث نہیں بن سکتا۔

رباعی

زن کز پئے مرد بے رضا برخیزد | پس فتنہ و جنگ از آں سرا برخیزد
پیرے کہ ز جائے خویش نتواند خاست | الّا بعصا کیش عصا برخیزد

فی الجملہ امکانِ موافقت نبود بمفارقت انجامید چوں مدّتِ عدّت برآمد عقدِ نکاح بستند باجوانے تندترش روی تہی دست بدخوی چہ فاکشیدے در رنج و عنا دیدے و شکرِ نعمتِ حق ہمچناں گفتے الحمد للہ کہ از آں عذابِ الیم برہیدم و بدیں نعیمِ مقیم برسیدم

قطعہ

روئے زیبا و جامہ و دیبا | صندل و عود و رنگ و بوی و ہوس
ایں ہمہ زینتِ زناں باشد | مرد را کیر و خایہ زینت و بس

فرد

با ایں ہمہ جور و تندخوئی | ناز ت بکشم کہ خوبروئی

قطعہ

با تو مرا سوختن اندر عذاب | بہ کہ شدن با دگرے در بہشت
بوئے پیاز از دہنِ خوبرو | بہ بحقیقت کہ گلِ از دست زشت

لہ کز پئے۔ یعنی وہ عورت جو مرد کے پہلو سے۔ پیرے کہ۔ جو بڈھا لاٹھی ٹیکے بردن نہ اٹھ سکے۔ کیش عصا برخیزد۔ یعنی اُس کا عضو مخصوص کب اُٹھ سکتا ہے

مدّت عدّت برآمد۔ عدّت کا زمانہ پورا ہو گیا

تہی دست مفلس۔ عنا۔ مشقت۔ نعیم مقیم۔ قائم رہنے والی نعمت۔ عود۔ اگر۔ ہوس زیور وغیرہ کیر و خایہ۔ یعنی مرد کا عضو مخصوص۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

حکایت (۳) مہمانِ پیرے بودم در دیارِ بکر کہ مالِ فراوان داشت وفرزندے خوبروی۔ شبے حکایت کرد کہ مرا در عمرِ خویش بجز ایں فرزند نبودہ است درختے دریں وادی زیارتگاہ است کہ مردماں بحاجت خواستن آنجا روند وشبہائے دراز در پائے آں درخت بخدا نالیدہ ام تا مرا ایں فرزند بخشیدہ است شنیدم کہ پسر با رفیقاں آہستہ میگفت چہ بودے اگر من آں درخت را بدانستے کہ کجاست تا دعا کردمے کہ پدرم بمردے **حکمت** خواجہ شادی کناں کہ فرزندم عاقل ست وپسر طعنہ زناں کہ پدرم فرتوت ست۔

قطعہ

سالہا بر تو بگذرد کہ گذار نکنی سوئے تربتِ پدرت
تو بجائے پدر چہ کردی خیر تا ہماں چشم داری از پسرت

حکایت (۴) روزے بغرورِ جوانی سخت راندہ بودم وشبانگہ بپای گریوۂ سُست ماندہ پیرِ مردے ضعیف از پسِ کارواں ہمی آمد گفت چہ خپسی کہ نہ جائے خفتن است گفتم چوں روم کہ نہ پائے رفتن ست گفت ایں نشنیدی کہ صاحبدلاں گفتہ اند

حکایت (۳) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھاپے میں اولاد پیدا کرنے کے لئے نہونا چاہئے بوڑھاپے کی اولاد عموماً آوارہ ہوتی ہے۔ شبے حکایت کرد۔ معلوم ہوا کہ سعدی چند شب اُس کے یہاں مہمان رہے ہیں۔ فرزند نبودہ است۔ لڑکا پیدا نہیں ہوا ہے۔ بحاجت خواستن منتیں مانگنے۔ بخدا نالیدہ ام۔ خدا کے سامنے گڑگڑایا ہوں حکمت۔ دانائی کی بات۔ فرتوت۔ بڈھا کھوسٹ گذار نہ کنی۔ تو نہیں گذرتا چشم داری۔ امید کرتا ہے

حکایت (۴) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھے کا فرض ہے کہ نوجوان کی غلطی پر اس کو آگاہ کردے سخت راندہ بودم۔ میں تیز چلا تھا۔ گریو۔ ٹیلہ۔ چوں روم۔ کیسے چلوں۔

رفتن و نشستن بہ کہ دویدن و گستن

قطعہ

اے کہ مشتاقِ منزلِ مشتاب | پندِ من کار بند و صبر آموز
اسپِ تازی دوتک رود بشتاب | آشتر آہستہ میرود شب و روز

حکایت[۵۲] جوانے چست لطیف خنداں شیریں زباں در حلقۂ عشرتِ ما بود کہ در دلش ہیچ نوعِ غم نیامدے و لب از خندہ فراہم روزگارے برآمد کہ اتفاقِ ملاقات نیفتاد بعد ازاں دیدمش زن خواستہ فرزند خاستہ و بیخ نشاطش بریدہ و گلِ رویش پژمردہ پرسیدمش چگونہ و چہ حالت ست گفت تا کودکان بیاوردم و گر کودکی نکردم۔

شعر

ماذا[۵۳] الصبا والشیب غیر ملتی | وکفی بتغییر الزمان نذیرا

فرد

چوں پیر شدی ز کودکی دست بدار | بازی و ظرافت بجوانان بگذار

مثنوی

طربِ نوجواں زبیر مجوی | کہ دگر ناید آبِ رفتہ بجوی

تگ۔ دوڑ۔ حکایت۔

۵۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں متانت اور سنجیدگی اختیار کر لینی چاہیئے۔ جوانی کے مذاق و دل لگی کو خیرباد کہہ دینا چاہیئے

لطیف۔ پاکیزہ۔ عشرت۔ محبت۔ نوعِ غم۔ کسی قسم کا غم۔ فراہم۔ یعنی ہونٹوں پر ہمیشہ مسکراہٹ رہتی تھی۔ زن خواستہ۔ ایک عورت سے شادی کئے ہوئے۔

نشاط۔ خوشی۔

بیاوردم۔ بچے پیدا کئے ہیں۔ کودکی نکردم۔ پھر بچپن نہیں کیا۔ ۵۳ ماذا الصبا الخ۔ اب بچپن کہاں ہے! بڑھاپے نے میری زلفوں کو بدل ڈالا۔ (سفید کر دیا) زمانہ کی تبدیلیاں ڈرانے کے لئے کافی ہیں۔ (انسان کو ان تغیرات سے عبرت حاصل کرنی چاہیئے)

دست بدار۔ ہاتھ اٹھالے۔ طرب۔ مستی۔

زرع را چوں رسید وقتِ دروٗ | آنخزامد چنانکہ سبزۂ نو

قطعہ

دورِ جوانی بشد از دستِ من | آہ و دریغ آں زمنِ دل فروز
قوّتِ سرپنجۂ شیری برفت | راضیم اکنوں بہ پنیرے چو یوز
پیرزنے موی سیہ کردہ بود | گفتمش اے مامکِ دیرینہ روز
موی بہ تلبیس سیہ کردہ گیر | راست نخواہد شدن ایں پشت کوز

حکایت (۶) وقتے بجہلِ جوانی بانگ بر مادر زدم دل آزردہ بکنجے بنشست و گریاں ہمی گفت مگر خوردی فراموش کردی کہ درشتی می کنی

قطعہ

چہ خوش گفت زالے بفرزندِ خویش | چو دیدش پلنگ افگن و پیلتن
گر از عہدِ خردیت یاد آمدے | کہ بیچارہ بودی در آغوشِ من
نکردے دریں روز بر من جفا | کہ تو شیر مردے و من پیرزن

حکایت (۷) توانگرے بخیل را پسرے رنجور بود نیک خواہاں گفتندش کہ ختمِ قرآنی کنی از بہرِ وے یا بذلِ قربانی لختے باندیشہ فرو رفت و گفت ختمِ مصحف اولیٰ ترست کہ گلہ دور ست صاحبدلے

---

۱ وقتِ درو۔ کھیتی کٹنے کا وقت۔ بشد ختم ہو گیا۔ دل فروز۔ دل کو روشن رکھنے والا۔ بہ پنیرے چو یوز۔ جیسے کہ چیتا پنیر پر راضی ہو جاتا ہے۔ مشہور ہے کہ چیتا شکار میں ناکام ہو کر مالک سے بھی غضبناک ہو جاتا ہے۔ مالک پنیر کہلا کر جو اُس کی مرغوب غذا ہے پھر راضی کرتا ہے۔ مامک۔ مام کی تصغیر ہے بمعنی مان۔ دیرینہ روز۔ زیادہ عمر والی۔ تلبیس۔ دھوکہ بازی۔ گیر۔ فرض کرو۔ راست نخواہد۔ یعنی یہ کبڑی کمر سیدھی نہ ہو سکے گی۔

حکایت (۶) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھوں کے ساتھ سخت کلامی کر کے اُن کا دل رنجیدہ نہ کرنا چاہیے۔ بانگ بر مادر زدم۔ میں ماں پر چیخ پڑا۔ خوردی فراموش کردی۔ اپنا بچپن بھول گیا۔ پیلتن۔ ہاتھی کے سے جثّہ والا۔ گر از عہد۔ شرط ہے دوسرا شعر جزا ہے۔ بیچارہ۔ عاجز۔ جفا۔ ظلم۔ شیر مرد۔ بہادر۔

حکایت (۷) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بڑھاپے میں مال و دولت کی حرص میں اضافہ ہو جاتا ہے۔ توانگرے بخیل۔ مالدار کنجوس۔ رنجور۔ بیمار۔ بذل قربانی۔ کوئی جانور قربان کیا جائے۔ لختے۔ تھوڑی دیر۔ کہ گلہ دور ست۔ جانور جنگل چلے گئے ہیں واپس لانے میں دشواری ہو گی۔

بشنید گفت ختمش بعلتِ[1] آں اختیار آمد کہ قرآن بر سرِ زبان ست وزر در میانِ جاں۔

مثنوی

دریغا گردنِ طاعت نہادن | گرش ہمراہ بودے دستِ دادن
بدینارے چو خر در گل بمانند | ورا الحمدے بخواہی صد بخوانند

حکایت[2] پیر مردے را گفتند چرا زن نہ کنی گفت با پیر زنا نم الفت نیست پس آنرا کہ جواں باشد با من کہ پیرم دوستی چگونہ صورت بندد

شعر

پیرِ ہفتاد سلہ جنی مکنہ | کورِ مقری بخوانی بہ چشِ روشن
زور باید نہ زر کہ با نورا ورد | اگر زی دوست ترکہ دہ من گوشن

حکایت منظومہ[3]

شنیدہ ام کہ دریں روزہا کہن پیرے | خیال بست بہ پیرانہ سر کہ گیرد جفت
بخواست دخترے خوبروی گوہر نام | چو درج گوہرش از چشمِ مردماں بہ ہفت
چنانکہ رسمِ عروسی بود تمنا کرد | ولے بجملہ اوّل عصائے شیخ بخفت
کماں کشید و نزد ہدف کہ نتواں دوخت | مگر بسوزنِ فولاد جامہ ہنگفت

پڑھوانا چاہو۔ (۸) حکایت۔ [1] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بوڑھاپے میں جوان عورت سے شادی کر کے رسوائی نہ مول لینی چاہیئے زن نہ کنی۔ شادی کیوں نہیں کرتا۔ الفت نیست۔ لہذا بوڑھی سے شادی کو جی نہیں چاہتا۔ دوستی چگونہ صورت بندد۔ موافقت نہ آشتگی۔ سلہ۔ سالہ۔ جنی۔ جوانی۔ مکنہ۔ مکن۔ نہ کر۔ کور۔ نابینا۔ مقری۔ میانجی۔ بخوانی۔ درخواب۔ نبی۔ نہ بیند۔ چشِ۔ چشم۔ روشن۔ روشن۔ ستر سالہ بڈھے نوجوانی کی باتیں نہ کر۔ مکتب کا اندھا میانجی خواب میں بھی اپنی آنکھ کو روشن نہیں دیکھتا۔ زور۔ یعنی قوت مردانگی۔ بانو۔ یعنی بیوی۔ گذر۔ گاجر۔ مراد مرد کا عضو مخصوص۔ گوشن۔ گوشت یعنی بیوی مرد کے مٹاپے کی متمنی نہیں ہوتی ہے۔ (۹) حکایت۔ اس حکایت کا مقصد بھی وہی ہے جو حکایت ۸ کا ہے۔ کہن پیر۔ یعنی پیر کہن۔ پیرانہ سر۔ بوڑھاپے کے زمانہ میں۔ گیرد جفت۔ شادی کرے۔ دخترک۔ نوعمر لڑکی۔ درج۔ ڈبیہ۔ مصرع ثانی لڑکی کی وجہ تسمیہ ہے۔ رسم عروسی یعنی ہم بستری۔ عصائے شیخ۔ یعنی عضو تناسل۔ نزد ہدف۔ تیر نشانہ پر نہ بیٹھا۔

لہ حجت ساخت - دلیل - پکڑی - خان - خانہ - مان - گھر کا سامان یا تابع مہمل ہے - شوخ دیدہ - شریر - پاک برفت - سب لے گئی -
کچھ شہروں میں کچھ فصول خرچی میں - شحنہ - کوتوال - شفعت - برائی - تراکہ - یعنی لرزتے ہاتھ سے موتی نہیں بندھتا -

بدوستاں گلہ آغاز کرد و حجت ساخت — کہ خان و مانِ من ایں شوخ دیدہ پاک برفت
میانِ شوہر و زن فتنہ خاست چناں — کہ سر بشحنہ و قاضی کشید و سعدی گفت
پس از ملامت و شفعت گنا نیست — ترا کہ دست بلرزد گہر چہ دانی سفت

یعنی بوڑھا جوان عورت پر قابو نہیں پا سکتا -

باب ہفتم در تاثیر تربیت

حکایت (۱) یکے را از وزرا پسرے کودن بود پیش دانشمندے فرستاد کہ مرا ایں را تربیتے کن مگر عاقل شود روزگارے تعلیم کرد موثر نبود پیشِ پدرش کس فرستاد کہ ایں عاقل نمی شود و مرا دیوانہ کرد -

حکایت (۱) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر طبیعت میں صلاحیت نہیں ہوتی ہے تو پند و نصیحت رائگاں جاتی ہے - کودن - بالفتح کم فہم - مگر - شاید - دیوانہ - پاگل - صیقل - ایک آلہ ہے جس سے لوہے کو چمکایا جاتا ہے - گہر - گوہر یعنی اصل - اصل - یعنی طبیعت ان ی - جوہر - شخص - قابل - یعنی قبول کرنیوالی - دریائے ہفتگانہ - یعنی سات مشہور سمندر - خرِ عیسیٰ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ اکثر سفر میں رہتے تھے لہذا اپنے ہمراہ بار برداری کے لئے گدھا رکھتے تھے - اُس ہی پر اُن کی انجیل بھی رہتی تھی - حکایت (۲)

قطعہ

ہیچ صیقل نکو نداند کرد — آہنے را کہ بد گہر باشد
چوں بود اصلِ جوہرے قابل — تربیت را در و اثر باشد
سگ بدریائے ہفتگانہ بشوی — چونکہ تر شد پلید تر باشد
خرِ عیسیٰ گرش بمکہ برند — چوں بیاید ہنوز خر باشد

حکایت (۲) حکیمے پسراں را پند میداد کہ اے جانانِ پدر ہنر آموزید کہ ملک و دولتِ دنیا اعتماد را نشاید و سیم و زر را

لہ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماں باپ کی دولت پر اعتماد کرکے ذاتی کمال نہ پیدا کرنا بڑی نادانی ہے - حکیم - دانشمند - اعتماد را نشاید - بھروسہ کے قابل نہیں -

(۱) در محل خطر ست ۔ خطرہ میں ہے ۔ تفاریق ۔ متفرق طور پر ۔ چشمہ زائندہ ۔ وہ چشمہ جس میں سوت ہوں ۔ از دولت بیفتد ۔ یعنی مفلس ہو جائے ۔ در نفس خود ۔ اپنے آپ ہی ۔ صدر نشیند ۔ صدر کی جگہ بیٹھے ۔ لقمہ چیند ۔ ایک ایک لقمہ جمع کرتا پھرے ۔ (۲) تحکم ۔ کسی کی حکومت سہنا ۔ خوگردہ بناز ۔ جس کو ناز و نعمت کی عادت ہو ۔ جور ۔ ظلم ۔ فزا ۔ زیادہ ہے ۔ روستازادگان ۔ دیہاتیوں کے لڑکے ۔ بوزیرینے بادشاہ رفتند ۔ بادشاہوں کی وزارت کے درجہ پر پہونچ گئے ۔ ناقص عقل ۔ پسرانِ وزیر کی صفت ہے ۔ گدائی ۔ فقیری ۔ روستا ۔ گانوں ۔ (۳) حکایت ۳ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بچوں کی تعلیم و تربیت میں کبھی رعایت سے کام نہ لے ۔ خصوصاً رؤسا کے بچوں پر کڑی نگرانی رکھنی چاہئے ۔ ملک زادہ ۔ شہزادہ ۔

محلِ خطر ست یا دزد بیکبار ببرد یا خواجہ بتفاریق بخورد اما ہنر چشمۂ زاینده است و دولتِ پاینده اگر ہنرمند از دولت بیفتد غم نباشد کہ ہنر در نفسِ خود دولت ست ہر کجا کہ رود قدر بیند و صدر نشیند و بے ہنر لقمہ چیند و سختی بیند

شعر

سخت ست پس از جاہ تحکم بردن | خوگردہ بناز جورِ مردم بردن

قطعہ

وقتے افتاد فتنہ در شام | ہر کس از گوشۂ فرار فتند
روستازادگانِ دانشمند | بوزیریئے پادشار فتند
پسرانِ وزیر ناقص عقل | بگدائی بروستار فتند

حکایت (۳) یکے از فضلا تعلیم ملک زادہ ہمیکرد ے وضرب بیمحابا زدے وزجرِ بیقیاس کردے بارے پسر از بیطاقتی شکایت پیشِ پدر برد و جامہ از تنِ دردمند برداشت پدر اوّل بہم برآمد استاد را بخواند و گفت پسرانِ رعیّت را چنداں زجر روا نمیداری کہ فرزندِ مرا سبب چیست گفت سبب آنکہ سخنِ اندیشیدہ

ضرب ۔ مار ۔ بے محابا ۔ بدون رعایت ۔ زجر ۔ سرزنش ۔ بیقیاس ۔ بے حساب ۔ بارے ۔ ایک مرتبہ ۔ بے طاقتی ۔ کمزوری ۔ تنِ دردمند ۔ یعنی کرتا اٹھا کر کمر پر مار کے نشانات دکھائے ۔ بہم برآمد ۔ ناراض ہوا ۔ رعیّت ۔ رعایا ۔ سخن اندیشیدہ ۔ گفتن ۔ سمجھ کر بات کرنا

گفتن و حرکتِ پسندیدہ کردن ہمہ خلق را علی العموم[1] باید و پادشاہاں را علی الخصوص بموجب آنکہ بر دست و زبانِ ایشاں ہر چہ رود ہر آئینہ بافواہ بگویند و قول و فعلِ عوام را چنداں اعتبارے نباشد

قطعہ

اگر صد عیب دارد مردِ درویش | رفیقانش یکے از صد ندانند
وگر یک ناپسند آید ز سلطاں | ز اقلیمے باقلیمے رسانند

پس واجب آمد معلّمِ پادشاہ زادہ را در تہذیبِ اخلاقِ خداوند زادگاں اَثْبَتَہُمُ اللّٰہُ نَبَاتًا حَسَنًا اجتہاد ازاں بیش کردن کہ در حقِّ ابنائے عوام

قطعہ

ہر کہ در خردیش[2] ادب نکنی | در بزرگی فلاح از و برخاست
چوبِ تر را چنانکہ خواہی پیچ | نشود خشک جز بآتش راست

فرد

ہر آں طفل کو جورِ آموزگار | نہ بیند جفا بیند از روزگار

مَلِک را حسنِ تدبیرِ فقیہ و تقریرِ جوابِ او موافق آمد و خلعت و نعمت بخشید و پایہ منصب بلند گردانید

---

[1] علی العموم - عام طور پر۔ علی الخصوص - خاص طور پر۔ بافواہ بگویند یعنی شہرت پکڑتی ہے۔ رفیقانش یعنی اُس کی تنقید برائیوں میں سے دوستوں کو ایک کی بھی خبر نہیں ہوتی یا اُنکے یعنی شہر در شہر مشہور ہو جاتی ہے۔ خداوند زادگان - شہزادے۔ اَثْبَتَہُمُ اللّٰہ - خدا اُن کی بہتر تربیت فرمائے۔ اجتہاد - کوشش۔ ابنائے عوام - عام لوگوں کے بچے۔ [2] در خردیش ادب نکنی - جس کو بچپن میں تہذیب نہ سکھائی ہو۔ در بزرگی - یعنی جب یہ بڑا ہو گا اس سے کوئی بھلائی کی امید نہیں ہے۔ نشود خشک - خشک لکڑی آگ کی مدد سے سیدھی ہوتی ہے۔ جور - ظلم - آموزگار - استاد - موافق آمد - پسند آئی - منصب - عہدہ۔

حکایت (۱۰)

معلّمِ کُتّابے را دیدم در دیارِ مغرب ترش روی و تلخ گفتار بدخوی و مردم آزار کُند طبع و ناپرہیزگار کہ عیشِ مسلمانان بدیدنِ اُو تبہ گشتے و خواندنِ قرآنش دلِ مردم سیہ کردے و جمعے پسرانِ پاکیزہ و دخترانِ دوشیزہ بدستِ جفائے او گرفتار نہ زہرہ خندہ نہ یارائے گفتار گہ عارضِ سیمینِ یکے را تبانچہ زدے و گاہ ساقِ بلّورینِ یکے را شکنجہ کردے القصّہ شنیدم کہ ظرفے از خیانتِ نفسِ او معلوم کردند و برزدندش و براندند پس آنگہ مکتبِ وے بمصلحے دادند پارسائے سلیمے نیک مردے حکیمے کہ سخن جز بحکمِ ضرورت نگفتے و موجبِ آزارِ کس بر زبانش نرفتے کودکان را ہیبتِ اُستادِ نخستین از سر برفت و معلّمِ دومی را اخلاقِ نکوئی دیدند دیو یک یک شدند باعتمادِ حلمِ او علمِ فراموش کردند و ہمچنیں اغلبِ اوقات ببازیچہ فراہم نشستندے و لوحِ درست ناکردہ بر سرِ ہم شکستندے

بیت

اُستادِ معلّم چو بود بے آزار | اخرسک بازند کودکاں در بازار

استاد۔ کتاب۔ یعنی کتب۔ ترش رو۔ غصّہ ور۔ کند طبع۔ غبی۔ بلید۔ زندگانی۔ سیہ کردے۔ آواز بھدی تھی قرآن خوانی کا بھی سلیقہ نہ تھا۔ دوشیزہ۔ نابالغ۔ زہرہ۔ طاقت۔ تبانچہ۔ طمانچہ۔ ساق بلورین۔ بلور جیسی پنڈلی شکنجہ کردے۔ شکنجہ میں کس دینا۔ خیانتِ نفس۔ یعنی بدچلنی۔ مصلح نیک۔ موجب۔ سبب۔ استاذ نخستین۔ پہلا استاد۔ از سر برفت۔ بالکل ختم ہوگئی۔ دیو یک یک شدند۔ ایک ایک کرکے بھوت بن گئے۔ حلم۔ بردباری۔ اغلب اوقات۔ زیادہ وقت۔ بازیچہ۔ کھلونا۔ لوحِ درست ناکردہ۔ بغیر لکھی تختی۔ بر سرِ ہم شکستند۔ ایک دوسرے کے سر پر مار کر توڑ ڈالتے۔ خرسک باز۔ ریچھ کا مداری۔

دیگر بارہ - دوسری بار معلّم ملائکہ - شیطان فرشتوں کا استاد تھا -

بعد از دو ہفتہ بر آں مسجد گذر کردم معلّم اوّلیں را دیدم کہ دل[1] خوش کردہ بودند و بمقامِ خویش باز آوردہ بر نجیدم و لاحول گفتم کہ دیگر بارہ ابلیس را معلّم ملائکہ چرا کردند پیر مردے ظریف جہاں دیدہ بشنید بخندید و گفت

مثنوی

پادشاہے پسر بمکتب داد | لوحِ سیمینش در کنار نہاد
بر سرِ لوح او نبشتہ بزر | جورِ اُستاد بہ زہرِ پدر

حکایت[2] پارسازادہ را نعمتِ بیکراں از ترکہ عمّاں بدست افتاد و فسق و فجور آغاز کرد و مبذّری پیشہ گرفت فی الجملہ نماند از سائرِ معاصی منکرے کہ نکرد و مسکرے کہ نخورد پارے بہ نصیحتش گفتم اے فرزند دخل[3] آبِ روانست و خرج آسیائے گرداں یعنی خرجِ فراواں کردن مسلّم کسے را باشد کہ دخلِ معیّن دارد

قطعہ

چو دخلت نیست خرج آہستہ تر کن | کہ میگویند ملّاحاں سرودے
بکوہستاں اگر باراں نبارد | بسالے دجلہ گردد خشک رودے

عقل و ادب پیش گیر و لہو و لعب بگذار کہ چوں نعمت سپری شود

---

[1] بمکتب دادند - مکتب میں بٹھایا - لوحِ سیمیں چاندی کی تختی - کنار - بغل - زر - یعنی سونے کا پانی - جور - ظلم - قہر - محبت - حکایت (۵) ۲ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کی بچپن میں صحیح تربیت نہو - اور جوانی میں دولت ہاتھ لگ جائے - تو لامحالہ ایسا شخص برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اور اس کے لئے کوئی نصیحت کارگر نہیں ہوتی - بیکراں - لامحدود - عمّاں - عم کی جمع چچا - مبذّری - فضول خرچی - فی الجملہ - خلاصہ کلام - منکر - بری بات - مسکر - نشہ آور - [2] دخل - آمدنی - آسیائے گرداں - چکی - مسلّم کسے را باشد - اس شخص کے لئے مناسب ہے - دخلِ معیّن - مقررہ آمدنی - سرود - گانا - دجلہ - مشہور دریا ہے - رود - چھوٹی نہر - لہو و لعب - کھیل کود - سپری - ختم -

۱۰

سختی بری و پشیمانی خوری پس از لذتِ نامی[1] و نوش این سخن در گوش نیاورد و بر قولِ من اعتراض کرد گفت راحتِ عاجل را بتشویشِ محنتِ آجل منغص کردن خلافِ رائے خردمندان ست

مثنوی

خداوندانِ کام و نیک بختی | چرا سختی برند از بیم سختی
برو شادی کن اے یارِ دل افروز | غمِ فردا نشاید خوردن امروز

فکیف[2] مرا که در صدرِ مروّت نشسته ام و عقدِ فتوّت بسته و ذکرِ انعام در افواهِ عوام افتاده

مثنوی

هر که عَلَم شد بسخا و کرم | بند نشاید که نهد بر درم
نام نکوئی چو بروں شد بگوی | در نتوانی که به بندی بروی

دیدم که نصیحت نمی پذیرد و دودم گرمِ من در آهنِ سردِ وے اثر نمیکند ترکِ مناصحت کردم و روی از مصاحبت بگردانیدم قولِ حکما را کار بستم که گفته اند بلّغ[3] ما علیک فان لم یقبلوا ما علیک

قطعہ

گرچه دانی که نشنوند بگوی | هر چه دانی تو از نصیحت و پند

---

[1] نامی - یعنی گانا - نوش - یعنی شراب پینا - راحتِ عاجل - وہ راحت جو اس وقت حاصل ہے - محنتِ آجل - وہ سختی جو آئندہ آنیوالی ہے - منغص - مکدر - کام - یعنی جاہ و دولت - سختی - رنج - مفلسی - غمِ فردا - یعنی آئندہ کا غم -

[2] فکیف - یعنی میں خرچ کرنے اور اڑانے سے کیسے باز آسکتا ہوں - فتوت - جوانمردی - افواہ - فوہ کی جمع منہ - علم شد - مشہور ہو - کوی - کوچہ - دم گرم - یعنی فصیحت - آہن سرد - یعنی اُس کا دل - مناصحت - نصیحت کرنا - مصاحبت - ساتھ رہنا -

[3] بلغ - ما علیک - جو تیرا فرض ہے تو پہنچا دے - اگر نہ مانیں تو پھر تجھ پر ذمہ داری نہیں ہے - گرچہ دانی الخ - جو کچھ بھی تجھ سے نصیحت بن پڑے کئے جا اگرچہ تو جانتا ہو کہ وہ نہ سنیں گے -

خیرہ سر۔ حیران و پریشان۔ دست بر دست میزند۔ افسوس سے ہاتھ ملیں گے۔ انچہ اندیشۂ من بود۔ جس بات کا مجھے ڈر تھا۔ نکبت۔ نحوست

زود باشد کہ خیرہ سر بینی | بدو پائے افتادہ اندر بند
دست بر دست میزند کہ دریغ | نشنیدم حدیثِ دانشمند

تا پس از مدّتے انچہ اندیشۂ من بود از نکبتِ حالش بصورت بدیدم کہ پارہ پارہ برہم می دوخت و لقمہ لقمہ ہمی اندوخت دلم از ضعفِ حالش بہم برآمد و مروّت ندیدم در چناں حالے ریشِ دروی را بملامت خراشیدن و نمک پاشیدن پس با خود گفتم

مثنوی

حریفِ سفلہ در پایانِ مستی | نیندیشد ز روزِ تنگدستی
درخت اندر بہاراں برفشاند | زمستاں لاجرم بے برگ ماند

حکایت(۶) پادشاہے پسرے را بادیبے داد و گفت تربیتش چناں کن کہ یکے از فرزندانِ خود را سالے بر و سعی کرد و بجائے نرسید و پسران ادیب در فضل و بلاغت منتہی شدند ملک دانشمند را مواخذت کرد و معاتبت فرمود کہ خلاف کردی و وفا بجا نیاوردی گفت بر رای خداوندِ روئے زمین پوشیدہ نماند کہ تربیت یکسان ست ولیکن طبائع مختلف

پارہ پارہ الخ۔ پیوند پر پیوند لگاتا تھا۔ لقمہ لقمہ۔ ایک ایک لقمہ کی بھیک مانگ کر جمع کرتا تھا۔ بہم برآمد۔ رنجیدہ ہوا۔ ریش۔ زخم۔ حریف سفلہ۔ کمینہ ساتھی۔ پایان مستی انتہائی مستی۔ برہنہ۔ ننگے۔ زمستان۔ جاڑا۔ لاجرم لامحالہ۔ حکایت (۶) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ شاگرد کی صلاحیت کے تفاوت کی وجہ سے استاد کی تربیت کا سب پر یکساں اثر نہیں ہوتا۔ کہ یکے از۔ اپنا بچہ سمجھ کر اس کی تربیت کرنا۔ فضل۔ بزرگی۔ بلاغت۔ یعنی انشاء پردازی۔ مواخذت۔ گرفت۔ معاتبت۔ ناراضی۔ وفا بجا نیاوردی۔ تو نے وفا کا ثبوت نہ دیا۔ طبائع۔ یعنی ذہنی اور مزاجی کیفیتیں۔

قطعہ

گرچہ سیم و زر ز سنگ[1] آید ہمی | در ہمہ سنگے نباشد زر و سیم
بر ہمہ عالم ہمی تابد سہیل | جائے انباں میکند جائے ادیم

حکایت[2]

یکے را شنیدم از پیرانِ مربّی کہ مریدے را ہمیگفت چنانکہ تعلّق خاطر آدمی زاد است بروزی اگر بروزی دِہ بود بے بمقام از ملائکہ در گذشتے

قطعہ

فراموشت نکرد ایزد در ان حال | کہ بودی لطفہ مدفون و مدہوش
روانت داد و طبع و عقل و ادراک | جمال و نطق و رای و فکرت و ہوش
دہ انگشتت مرتّب کرد بر کف | دو بازویت مرتّب ساخت بر دوش
کنوں پنداری اے ناچیز ہمّت | کہ خواہد کرد نت روزے فراموش

حکایت[3]

اعرابی را دیدم کہ پسر را ہمیگفت یَا بُنَیَّ اِنَّکَ مَسْئُوْلٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ بِمَاذَا اکْتَسَبْتَ وَلَا یُقَالُ بِمَنِ انْتَسَبْتَ یعنی ترا خواہند پرسید کہ ہنرت چیست و نگویند پدرت کیست

قطعہ

جامۂ کعبہ را کہ می بوسند | او نہ از کرم پیلہ نامی شد

---

[1] سے یمن میں بہترین قسم کی زری تیار کیجاتی ہے انباں۔ زری۔ ادیم۔ دھوڑی۔

[2] حکایت۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو رازق مطلق اور بندوں کے احوال سے باخبر جاننا چاہئے اور بندہ کو ہمیشہ اس کے لطف و کرم کا امیدوار رہنا چاہئے۔ مربّی۔ یعنی جو مریدوں کی تربیت کرتے تھے۔ خاطر۔ طبیعت۔ آدمی زاد۔ انسان۔ روزی دہ۔ یعنی اللہ تعالیٰ۔ بمقام یعنی فرشتوں سے بھی بڑھ جاتا۔ فراموشت۔ ای ترا فراموش ایزد۔ اللہ تعالیٰ۔ مدہوش۔ بے ہوش۔ روان۔ جان۔ ادراک۔ احساس۔ نطق۔ قوت گویائی۔ حکایت

[3] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نسلی شرافت پر تکیہ کرکے انسان کو ذاتی شرافت سے محروم نہ رہنا چاہئے۔ اعرابی۔ بدو۔ یا بنی الخ۔ اے بیٹے تم سے قیامت کے دن یہ پوچھا جائیگا کہ تم نے کیا کیا؟ یہ نہیں پوچھا جائیگا کہ تمہارا نسب کیا ہے۔ ہنر۔ کمال۔ کرم۔ کپڑا۔ پیلہ۔ ریشم کا کپڑا۔ نامی۔ مشہور۔ عزیز۔ یعنی خانہ کعبہ۔ گرامی۔ باعزت۔

باعزیزے نشست روزے چند | لاجرم ہمچو او گرامی شد

حکایت (۹) در تصانیفِ حکما آوردہ اند کہ کژدم را ولادتِ معہود نیست چنانکہ دیگر حیوانات را بلکہ احشائے مادر را بخورند و شکمش را بدرند و راہِ صحرا گیرند و آں پوستہا کہ در خانۂ کژدم بینند اثرِ آنست بارے ایں نکتہ پیشِ بزرگے ہمیگفتم گفت دلِ من بر صدقِ ایں سخن گواہی میدہد و جز چنیں نشاید بود در حالت خردی با مادر و پدر چنیں معاملت کردہ اند لاجرم در بزرگی چنیں مقبول و محبوب اند

قطعہ

پسرے را پدر وصیّت کرد | کاے جواں مرد یاد گیر ایں پند
ہر کہ با اہلِ خود وفا نکند | نشود دوست روی دانشمند

مثل کژدم را گفتند چرا بزمستاں بدر نمی آئی گفت بتابستانم چہ حرمت ست کہ بزمستاں نیز بیرون آیم

حکایت (۱۰) زنِ درویشے حاملہ بود مدّتِ حمل بسر آورد و درویش را ہمہ عمر فرزند نیامدہ بود گفت اگر خداوند تعالیٰ مرا پسرے بخشد جزیں خرقہ کہ پوشیدہ ام ہر چہ در ملکِ من ست ایثارِ درویشاں

حکایت (۹) ۱؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو بڑوں کا احترام کرنا چاہیے اور ایذا رسانی تو... خوردوں کی بھی نہ کرنی چاہیے۔ کژدم۔ بچھو۔ ولادتِ معہود۔ عام طور پر بچہ دینے کا طریقہ۔ احشاء۔ انتڑیاں۔ صدق۔ سچائی۔ لاجرم۔ لامحالہ۔ چنیں مقبول اند جو پاتا ہے جوتے سے خبر لیتا ہے۔ دوست روی۔ محبوب چہرے والا۔ مثل۔ کہاوت۔ زمستان۔ جاڑا۔ تابستان۔ گرمی۔

حکایت (۱۰) ۲؎ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ بد اولاد والدین کے لئے سوہان روح ہوتی ہے۔ لہذا اس کی تربیت کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہیئے۔ مدّتِ حمل۔ یعنی وہ مدت جس میں بچہ پیدا ہو جاتا ہے۔ خرقہ۔ کفنی۔ ایثار۔ اپنے پر دوسرے کو ترجیح دینا۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

کنم اتفاقاً پسر آورد سفرۂ[1] درویشاں بموجبِ شرط نہاد پس از چند سال از سفرِ شام باز آمدم بمحلّتِ آں دوست برگذشتم واز چگونگی حالش خبر پرسیدم گفتند بزندانِ شحنہ درست گفتم سبب چیست گفتند پسرش خمر خوردہ وعربدہ کردہ وخونِ کسے ریختہ واز میاں گریختہ پدر را بعلّتِ وے سلسلہ در نائے ست و بندِ گراں بر پای گفتم این بلائے را وے بحاجت از خدای عزّوجل خواستہ است۔

قطعہ

زنانِ بارداراے مردِ ہشیار | اگر وقتِ ولادت مار زایند
ازاں بہتر بنزدیکِ خردمند | کہ فرزندانِ ناہموار زایند

حکایت[2]

طفل بودم کہ بزرگے را پرسیدم از بلوغ گفت در کتب مسطور ست کہ سہ نشان دارد یکے پانزدہ سالگی و دوم احتلام وسوم برآمدنِ موئے زہار امّا در حقیقت یکنشان دارد و بس آنکہ در رضائے خدائے عزّوجلّ بیش ازاں باشی کہ در بندِ حظِّ نفسِ خویش وہر کہ در وے ایں صفتہا موجود نیست نزدِ محققاں بالغ نشمارندش

---

[1] سفرہ نہاد۔ یعنی دعوت کی۔ محلّت۔ محلہ۔ شحنہ۔ بالکہ کوتوال۔۔۔ عربدہ۔ لڑائی۔ نائے۔ گلا۔ حاجت۔ دعا۔۔ باردار۔ حاملہ۔ مار۔ سانپ۔ ناہموار۔ نالائق

[2] حکایت (۱۱)۔ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ انسان کو اخلاق حاصل کرنا ازبس ضروری ہیں۔ بلوغ۔ وہ زمانہ جب بچپن۔ ختم ہو کر جوانی شروع ہوتی ہے۔ مسطور کتاب۔ احتلام۔ نیند کی حالت میں غسل کی حاجت ہوجانا۔ موئے پیش۔ موئے زہار۔ در رضائے الٰہی۔ یعنی اپنی خواہشات پر رضاء خداوندی کو ترجیح دینے لگے۔

قطعہ

بصورت آدمی شد قطرۂ آب — کہ چل روزش قرار اندر رحم ماند
وگر چل سالہ را عقل و ادب نیست — بہ تحقیقش نشاید آدمی خواند

قطعہ

بجز مردی و لطف و سعی و صورت — ہمیں نقشِ ہیولانی مپندار
ہنر باید کہ صورت میتواں کرد — بایوانہا دراز شنگرف و زنگار
چو انسان را نباشد فضل و احسان — چہ فرق از آدمی تا نقشِ دیوار
بدست آوردنِ دنیا ہنر نیست — یکے را اگر توانی دل بدست آر

حکایت (۱۲)

۱۰ سالے نزاعے میانِ پیادگانِ حجاج افتادہ بود و داعیِ ہم دراں سفر پیادہ بود انصاف در سر وری ہم افتادیم و دادِ فسوق و جدال دادیم کجادہ نشینے را دیدم کہ یا عدیلِ خویش میگفت یا للعجب پیادہ حاج عرصۂ شطرنج را بسر می برد و فرزین میشود یعنی بہ ازاں میشود کہ بود و پیادگانِ حاج بادیہ را بسر بردند و

قطعہ

از من بگوی حاجیِ مردم گزائے را — کو پوستینِ خلق بآزاری دریدہ

اصل میں ہنرمندی کی ضرورت ہے - کہ صورت الخ - ورنہ تصویریں تو قلعوں کی دیواروں پر شنگرف اور زنگار سے بہت کچھ بنا دیا جاتی ہیں - مصرع ثانی میں لفظ دراز زیادہ ہے - بدست آوردن الخ - دنیا کمانا کوئی کمال نہیں ہے اصل میں دلداری کمال ہے

حکایت (۱۲) - اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ اگر کسی کو کوئی بڑی عبادت ادا کرنے کا موقع ملجائے تو دوسروں کو کم ہمتی کا طعنہ نہ دینا چاہئے

نزاع - جھگڑا - پیادگانِ حجاج - پیدل حج کرنے والے - داعی - دعاگو - یعنی شیخ سعدی - در سر وری ہم افتادیم - آپس میں خوب مار پیٹ ہوئی - جدال - لڑائی - عدیل - وہ آدمی جو اونٹ پر ایک دوسرے کا وزن قائم رکھنے کے لئے بیٹھتا ہے - پیادہ - شطرنج کی ایک مہرہ کا نام ہے - عاج - ہاتھی دانت - عرصہ - میدان - فرزین - شطرنج کی مہرہ جو پیادہ سے اعلیٰ درجہ کی ہوتی ہے - بادیہ - جنگل - مردم گزای - لوگوں کو ستانے والا -

حاجی تو نیستی شتر[1] ست از برائے آنکہ | بیچارہ خار میخورد و بار می برد

حکایت[13] ہندوئے نفط اندازی می آموخت حکیمے گفت ترا کہ خانۂ نئین ست بازی نہ اینست۔

بیت

تا ندانی کہ سخن عین صوابست مگو | انچہ دانی کہ نہ نیکوش جوابست مگو

حکایت[14] مردکے[2] را چشم درد خاست پیش بیطارے رفت تا دوا کند بیطار از انچہ در چشم چہارپایاں میکرد در دیدۂ او کشید کور شد حکومت پیش داور بردند گفت برو ہیچ تاوان نیست اگر ایں خر نبودے پیش بیطار نرفتے مقصود ازیں سخن آنست تا بدانی کہ ہر کہ تا آزمودہ را کار بزرگ فرماید بآنکہ ندامت برد بنزدیک خردمنداں بخفّتِ رای منسوب گردد

قطعہ

نہ ہد ہوشمند روشن رای | بفرومایہ کارہائے خطیر
بوریا باف گرچہ بافندہ است | نبرندش بکارگاہِ حریر

حکایت[15] یکے از بزرگانِ ایمّہ را پسرے وفات یافت پرسیدند کہ بر صندوقِ گورش چہ نویسیم گفت آیاتِ کتاب مجید را عبرت

یہ ہے کہ بات اور کام محل و موقع دیکھ کر کرنا چاہیے۔
[1] نفط۔ ایک قسم کا تیل ہے جو پانی پر گرنے سے آگ پکڑ لیتا ہے جنگ کے موقع پر اُس کو استعمال کیا جاتا تھا
[2] نئین سے کا بنا ہوا یعنی چھونپڑا جو معمولی آگ سے جل جائیگا
انچہ دانی الخ۔ یعنی جس بات کا اچھا جواب نہ پاؤ زبان سے نہ نکالو۔

۱۰

حکایت[14] اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ کار اہل کار ہی کے سپرد کرنا چاہیے
مردک۔ یعنی احمق۔ بیطار مویشی کا ڈاکٹر۔ کور شد۔ اندھا ہو گیا۔ حکومت۔ فیصلہ۔ داور۔ حاکم۔ تاوان۔ جرمانہ۔ کار بزرگ بڑا کام۔ ندامت۔ شرمندگی۔ خفّت رای۔ یعنی بیوقوفی۔ کارہائے خطیر۔ مہتم بالشان کام۔
کارگاہ۔ کارخانہ۔ حریر۔ ریشمین کپڑا ہے۔ حکایت[15]۔ اس حکایت کا منشا یہ ہے کہ قبور پر آیتوں کی کتابت مناسب نہیں ہے۔ ائمہ۔ امام کی جمع پیشوا۔ صندوق۔ یعنی قبر کا تعویذ۔

بیش ازان ست کہ روا باشد برچنیں جایگاہ نوشتن کہ بروزگار[1] سودہ گردد و خلائق[2] بروگذرند و سگان بروشاشند[3] اگر بضرورت چیزے نویسند ایں بیت کفایت میکند

قطعہ

وہ کہ ہرگہ کہ سبزہ دربستاں | بدمیدے چہ خوش بدے دلِ من
بگذرائے دوست تا بوقتِ بہار | سبزہ بینی دمیدہ بر گلِ من

حکایت[16] پارسائے[4] بریکے از خداوندانِ نعمت گذر کرد کہ بندہ را دست و پائے بستہ عقوبت[5] ہمیکرد گفت اے پسر ہمچو تو مخلوقے را خدائے عزّ و جلّ اسیرِ حکمِ تو گردانیدہ است و ترا بروے فضیلت دادہ شکرِ نعمت باری تعالیٰ بجا آر و چندیں جفا بروے مپسند نباید کہ فردائے قیامت بہ از تو باشد و شرمساری بری۔

مثنوی

بر بندہ مگیر خشم بسیار | جورش مکن و دلش میازار
او را تو بدہ درم خریدی | آخر نہ بقدرت آفریدی
ایں حکم و غرور و خشم تا چند | ہست از تو بزرگتر خداوند

[1] روزگار۔ [2] خلائق۔ مخلوق۔ شاشند۔ کتے کی عادت ہے کہ اُبھری ہوئی جگہ پر پیشاب کرتا ہے وہ کہ الخ۔ یعنی جب موسم بہار میں باغات میں سبزہ اُگتا تھا۔ تو میرا دل کسقدر خوش ہوتا تھا۔ گل۔ یعنی قبر۔

[16] حکایت ۱۰ اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ ماتحتوں کی معمولی لغزشوں پر غیظ و غضب نہ کرنا چاہیے۔

[3] خداوندِ نعمت۔ آقا۔ بندہ۔ غلام۔ عقوبت۔ سزا۔ اسیر۔ قیدی۔ جفا۔ ظلم۔ دہ درم۔ یعنی معمولی قیمت۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

لگا۔ آغوش۔ بغل۔ عموماً لونڈیوں کا یہ نام رکھتے تھے اب مطلقاً لونڈی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ طوع۔ یعنی فرمانبردار۔ طیرہ۔ غصہ۔ فضیحت۔ رسوائی۔ حکایت (۱۷) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ دشوار گذار کام نازپروردوں کے سپرد نہ کرنے چاہئیں۔ بلخ۔ خراسان کا مشہور شہر۔ بامیان۔ غزنین اور بلخ کے درمیان کوہستانی علاقہ ہے۔ حرامیان۔ ڈاکو۔ بدرقہ۔ راہبر۔ سپر۔ ڈھال۔ چرخ۔ کمان۔ سلحشور۔ سپاہی۔ پیش زور۔ پہلوان۔ دہ مرد الخ۔ یعنی دس آدمی ان کی بھی اُس کی کمان کا چلہ نہ چڑھا سکتے تھے۔ برزمین نیاورد۔ اُس کو نہ پچھاڑ سکتے۔ متنعم۔ نازوں کا پالا۔ رعد کوس۔ نقارہ کی گرج۔ نیفتادہ است۔ یعنی جنگ آزمودہ نہ تھا۔

۱۰

اے خواجۂ ارسلان و آغوش | فرمان دہِ خود مکن فراموش

در خبر ست از سیّدِ عالم صلّی اللہ علیہ وسلّم کہ گفت بزرگتریں حسرتے در روزِ قیامت آں بود کہ بندۂ صالح را بہ بہشت برند و خداوندگار فاسق را بدوزخ

قطعہ

بر غلامے کہ طوعِ خدمتِ تست | خشمِ بیدمراں و طیرہ مگیر
کہ فضیحت بود بروزِ شمار | بندہ آزاد و خواجہ در زنجیر

حکایت (۱۷)

سالے از بلخ با میانم سفر بود و راہ از حرامیاں پرخطر جوانے ببدرقہ ہمراہِ ما شد سربازِ چرخ انداز سلحشورِ پیش زور کہ دہ مرد توانا کمانِ او را بزہ نکردندے و زورآورانِ روئے زمین پشتِ او را در مصارعت بر زمین نیاوردندے اما چنانکہ دانی متنعّم بود و سایہ پروردہ نہ جہاں دیدہ و سفر کردہ رعدِ کوس دلاوراں بگوشش نرسیدہ و برقِ شمشیرِ سواراں ندیدہ

شعر

نیفتادہ در دستِ دشمن اسیر | بگردش نباریدہ بارانِ تیر

اتفاقاً من و ایں جواں ہر دو در پے ہم دواں ہر دیوار قدمیش

کہ پیش آمدے بقوّتِ بازو بیفگندے و ہر درختِ عظیم کہ دیدے بہ نیروئے[1] سرپنجہ برکندے و تفاخر کناں گفتے

بیت

پیل کوتاکتف و بازوئے گرداں بیند | شیر کوتاکف و سرپنجۂ مردان بیند

مادریں حالت کہ دو ہندو از پسِ سنگے سر برآوردند و آہنگِ قتالِ ما کردند بدست یکے چوبے و در بغلِ یکے دیگر کلوخ کوبے جوان را گفتم چہ پائی کہ دشمن آمد

بیت

بیار انچہ داری ز مردی و زور | کہ دشمن بپائے خود آمد بگور

تیر و کمان را دیدم از دست جواں افتادہ و لرزہ بر استخواں

فرد

نہ ہر کہ موی سفید آمد بہ تیر چوں خائی | بروزِ حملۂ جنگ آوراں بدر دیائی

چارہ جز آں ندیدم کہ رخت و سلاح و جامہ رہا کردیم و جاں بسلامت بدر آوردیم

قطعہ

بکارہائے گراں مردِ کار دیدہ فرست | کہ شیرِ شرزہ درآرد بزیرِ خم کمند

[1] نیرو - طاقت - کو - کجا است - کتف - مونڈھا گردان - گرد کی جمع پہلوان - ہندو - ڈاکو - کلوخ - ڈھیلا - چہ پائی - کھڑا کیا دیکھتا ہے - موبشگافد - یعنی بال پر نشانہ مارے - جوشن خای - یعنی وہ تیر جو زرہ توڑ کر نکل جائے - سلاح - ہتھیار - شرزہ - غضبناک - کمند - پھانسہ

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

جواں اگرچہ قوی یال و پیلتن باشد | بہ جنگِ دشمنش از ہول بگسلد پیوند
نبرد پیشِ مصاف آزمودہ معلوم ست | چنانکہ مسئلہ شرع پیشِ دانشمند

حکایت (۱۸) توانگر زادہ را دیدم بر سرِ گورِ پدر نشستہ و با درویش بچہ مناظرہ در پیوستہ کہ صندوقِ تربتِ پدرِ ما سنگین ست و کتابہ رنگین و فرشِ رخام انداختہ و خشتِ پیروزہ در و ساختہ بگورِ پدرت چہ ماند خشتے دو فراہم نہادہ و مشتے دو خاک بر و پاشیدہ درویش پسر ایں بشنید و گفت تا پدرت در زیرِ آں سنگہائے گراں بر خود بجنبید پدرِ من بہ بہشت رسیدہ بود

فرد

خرکہ بروے نہند کمتر بار | بیشک آسودہ تر کند رفتار

قطعہ

مردِ درویش کہ بارِ ستمِ فاقہ کشید | بدرِ مرگ ہمانا کہ سبکبار آید
وآنکہ در دولت و در نعمتِ آسانی زیست | مردنش زیں ہمہ شک نیست کہ دشوار آید
بہمہ حال اسیرے کہ زبند رے بجہد | خوشترش داں ز امیرے کہ گرفتار آید

حکایت (۱۹) بزرگے را پرسیدم از معنیِ ایں حدیث اَعدیٰ

لہ یال - گردن - پیوند - جوڑ - نبرد - نون اور با کے زبر کے ساتھ بمعنی جنگ - مصاف - جنگ - دانشمند - فقیہ - حکایت (۱۸) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ تنگدستی پر صبر کرنا چاہیے تاکہ خوشدلی سے بسر ہو سکے - صندوق - قبر کا تعویذ - رخام - سنگ مرمر - فیروزہ - مشہور پتھر ہے - پہ ماند - کیا مشابہت - درِ مرگ - موت کا دروازہ ہمانا - یقیناً - سبکبار - ہلکا پھلکا - بہمہ حال - بہر حال - حکایت (۱۹) اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نفس کی اصلاح بہر حال ضروری ہے - اعدیٰ عدو - تیرا سب سے بڑا دشمن تیرا وہ نفس ہے جو تیرے دو پہلوؤں کے درمیان ہے .....

عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِی بَیْنَ جَنْبَیْکَ گفت بحکم آنکہ ہر آن دشمنے کہ با وے احسان کنی دوست گردد مگر نفس را چندانکہ مدارا[1] پیش کنی مخالفت زیادہ کند۔

قطعہ

فرشتہ خوی شود آدمی بکم خوردن | وگر خورد چو بہائم بیوفتد چو جماد
مراد ہر کہ برآری مطیعِ امرِ تو ست | خلافِ نفس کہ فرمان دہد چو یافت مراد

حکایت (۲۰) ۲

جدال سعدی با مدعی در بیانِ توانگری و درویشی

یکے بر صورتِ درویشان نہ بر صفتِ ایشان در محفلے دیدم نشستہ وشنعتے در پیوستہ و دفترِ شکایت باز کردہ و ذمِّ توانگراں آغاز نہادہ سخن بدینجا رسانیدہ کہ درویش را دستِ قدرت بستہ است و توانگراں را پائے ارادت[3] شکستہ

بیت

کریماں را بدست اندر درم نیست | خداوندانِ نعمت را کرم نیست

مرا کہ پروردۂ نعمتِ بزرگانم ایں سخن سخت آمد گفتم اے یار توانگراں دخلِ مسکیناں و ذخیرۂ گوشہ نشیناں و مقصدِ زائراں و کہفِ

---

[1] مدارا۔ خاطر تواضع۔
بہائم۔ بہیمہ کی جمع چوپایا۔
جماد۔ پتھر۔ مراد ہر کہ اے۔ یعنی جس شخص کی خواہش پوری کردو۔ وہ فرمانبردار بنجاتا ہے نفس کی یہ حالت ہے کہ خواہش پورا کرنے پر اور حکومت کرنے لگتا ہے۔ حکایت (۲۰) ۲
اس حکایت کا مقصد یہ ہے کہ نہ تمام مالدار نیک ہی ہوتے ہیں نہ سب تنگدست برے
جدال۔ جھگڑا۔ مدعی۔ ڈینگے مارنے والا۔ شنعت۔ برائی۔ ذم۔ مذمت۔
[3] ارادت۔ ہمت۔
اندر۔ زیادہ ہے۔ درم۔ درہم۔ کرم۔ سخاوت۔
سخت آمد۔ ناگوار ہوئی۔
دخل۔ آمدنی۔ مقصد۔ مطلب۔ زائران۔ ملنے جلنے والے۔ کہف۔ جائے پناہ۔

مسافراں و متحمّلِ بارِ گراں از بہرِ راحتِ دگراں دست بطعام انگہ برند کہ متعلّقان وزیردستاں نخورند و فضلۂ[1] مکارمِ ایشاں بہ ارامل و پیراں و اقارب و جیراں رسد

نظم

تو انگراں را وقف ست و نذر و مہمانی | ز کوٰۃ و فطرہ و اعتاق و ہدی و قربانی
تو کے بدولتِ ایشاں رسی کہ نتوانی | جز ایں دو رکعت و آنہم بصد پریشانی

اگر قدرتِ جود ست و اگر قوّتِ سجود تو انگراں را بہتر میسّر مے شود کہ مالِ مزکّی[2] دارند و جامۂ پاک و عرضِ مصوّن و دلِ فارغ و قوّتِ طاعت در لقمۂ لطیف است و صحّتِ عبادت در کسوتِ[3] نظیف

پیداست کہ از معدۂ خالی چہ قوّت آید و از دستِ تہی چہ مروّت و از پائے بستہ چہ سیر و از دستِ گرسنہ چہ خیر۔

قطعہ

شب پراگندہ خسپد آنکہ پدید | نبود وجہِ ۔۔۔۔ بامدادانش
مور گرد آورد بتابستاں | تا فراغت بود زمستانش

فراغت با فاقہ نہ پیوندد و جمعیّت در تنگدستی صورت نہ بندد یکے تحریمہ

---

[1] فضلہ۔ پس انداز۔ مکارم۔ خوبیاں۔ ارامل۔ ارامل کی جمع مفلس۔ اقارب۔ رشتہ دار۔ جیران۔ جار کی جمع پڑوسی۔ وقف۔ وہ چیز جو اللہ کے نام کر دی جائے۔ نذر۔ منّت۔ اعتاق۔ غلام آزاد کرنا۔ ہدی۔ قربانی کا وہ جانور جو حرم میں لے جا کر ذبح کیا جائے۔

[2] مال مزکّی۔ پاک مال جس کی زکوٰۃ ادا کر دی گئی ہو۔ عرض۔ بفتح العین سامان۔ و بکسر العین آبرو۔ مصوّن۔ محفوظ۔ فارغ۔ یعنی فکر سے خالی۔

[3] لطیف۔ پاکیزہ۔ کسوت نظیف۔ پاک لباس۔ تہی۔ خالی۔ گرسنہ۔ بھوکا۔ پدید۔ ظاہر۔ وجہ۔ خرچ۔ مور گرد آورد۔ چیونٹیاں جاڑوں کی خوراک گرمیوں میں جمع کر لیتی ہیں۔ جمعیّت۔ اطمینان۔ تحریمہ۔ نماز کی نیت۔

[1] عشاء۔ بکسر العین رات کی نماز اور بفتح العین رات کا کھانا۔

عِشا بُستہ و دیگرے منتظرِ عشا نشستہ ہرگز ایں بداں کے ماند

بیت

خداوندِ روزی بحق مشتغل | پراگندہ روزی پراگندہ دل

پس عبادتِ ایشاں بقبول نزدیک ترست کہ جمعند و حاضر نہ پریشان و پراگندہ خاطر اسبابِ معیشت ساختہ و بہ اورادِ عبادت پرداختہ عرب گوید اَعُوْذُ بِاللّٰہِ[2] مِنَ الْفَقْرِ الْمُکِبِّ وَجَوَارِ مَنْ لَا یُحِبُّ و در خبرست اَلْفَقْرُ سَوَادُ الْوَجْہِ فِی الدَّارَیْنِ گفت ایں شنیدی و آں نشنیدی کہ فرمودہ اند اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ گفتم خاموش کہ اشارتِ سید عالم عَلَیْہِ السَّلَامُ بفقرِ طائفہ ایست کہ مردِ میداں رضا اند و ہدفِ تیرِ قضا نہ اینہاں کہ خرقۂ ابرار پوشند و لقمۂ ادرار فروشند

رباعی

اے طبلِ بلند بانگ در باطن ہیچ | بے توشہ چہ تدبیر کنی وقت پسیج[3]

روئے طمع از خلق بپیچ ار مردی | تسبیحِ ہزار دانہ بر دست مپیچ

درویشِ بے معرفت نیارامد تا کارش بکفر نینجامد کہ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا و نشاید جز بوجودِ نعمت برہنہ را پوشیدن یا در

خداوند مکنت۔ مالدار۔ پراگندہ روزی۔ وہ شخص جس کی آمدنی متعین نہو۔ جمع اند۔ یعنی مطمئن ہیں۔ اسبابِ معیشت۔ گذر بسر کے ذرائع۔ اوراد۔ معمولات۔

[2] اعوذ باللہ الخ۔ میں خدا سے پناہ چاہتا ہوں اُس افلاس سے جو اوندھا گرا دیتا ہے اور اس شخص کے پڑوس سے جو محبت نہیں کرتا۔ خبر۔ حدیث۔ الفقر الخ۔ افلاس دونوں جہانوں میں روسیاہی ہے۔ الفقر فخری۔ فقر میرے لئے باعثِ فخر ہے۔ تسلیم تیرِ قضا۔ خدائی فیصلہ کے تیر کے سامنے سرنگوں۔ ابرار۔ برّ کی جمع نیک۔ ادرار۔ روزینہ۔

[3] پسیج۔ رخصت۔ ار۔

اگر۔ بے معرفت۔ جس کو خدا کی پہچان نہو۔ کَادَ الْفَقْرُ اَنْ یَّکُوْنَ کُفْرًا۔ قریب ہے کہ فقر کفر بن جائے۔

استخلاص[1] گرفتارے کوشیدن ابنائے جنسِ مارا بمرتبہ ایشان
کہ رساند ویدِ عُلیا بیدِ سُفلیٰ چہ ماند نہ بینی کہ حق جلّ ثناؤہ در محکم
تنزیل از نعیمِ اہل بہشت خبر میدہد اُولٰئِکَ لَہُمْ رِزْقٌ مَّعْلُوْمٌ[2]

فرد

تشنگاں را نماید اندر خواب | ہمہ عالم بچشم چشمۂ آب

حالے کہ من ایں سخن بگفتم عنانِ[3] طاقتِ درویش از دستِ تحمّل
برفت تیغِ زباں برکشید و اسپِ فصاحت بمیدانِ وقاحت[4]
جہانید و گفت چنداں مبالغت در وصفِ ایشاں کردی و سخنہائے
پریشاں گفتی کہ وہم تصوّر کند کہ تریاق[5] اندیا کلیدِ خانۂ ارزاق[6]
مشتے[7] متکبّرِ مغرور مُعجب[8] نفور[9] مشتغلِ مال و نعمت و مفتتنِ جاہ و
ثروت کہ سخن نگویند الّا بشفاعت و نظر نکنند الّا بکراہت علمارا
بگدائی منسوب کنند و فقرا را بہ بے سروپائی طعنہ زنند بعلّتِ مالے
کہ دارند و عزتِ جاہی کہ پندارند برتر از ہمہ نشینند نہ آں در سر
دارند کہ بکسے بردارند بے خبر از قولِ حکیماں کہ گفتہ اند ہر کہ بطاعت[10]
از دیگراں کم ست و بہ نعمت بیش بصورت توانگرست و بمعنی درویش

---

[1] استخلاص۔ چھڑانا۔
[2] یدِ علیا۔ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا۔ یدِ سفلیٰ۔ نچلا ہاتھ یعنی لینے والے کا
[3] محکم تنزیل۔ یعنی قرآن پاک
[4] نعیم۔ نعمت۔ اولئک الخ۔ یہی وہ لوگ ہیں۔ جنکا رزق متعین ہے۔ چشمۂ آب۔ آب حیات کا چشمہ۔
[5] عنان۔ باگ۔ تحمل۔ برداشت
[6] وقاحت۔ بے شرمی۔
[7] تریاق۔ مشہور دوا ہے۔
[8] ارزاق۔ رزق کی جمع
[9] مشتے۔ یعنی تھوڑے سے لوگ ہیں۔ معجب۔ خودپسند۔ نفور۔ نفرت کرنے والے۔ مفتتن۔ فتنہ میں مبتلا۔ شفاعت سفارش۔ نہ آں در سر دارند۔ ان کو یہ خیال بھی نہیں آتا۔
[10] طاعت۔ یعنی خدا کی فرمانبرداری۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

بیت

گر بے ہنر بمال کند کبر بر حکیم | کونِ خرش شمار اگر گاوِ عنبر ست

گفتم مذمّتِ اینان روا مدار کہ خداوندِ کرم از گفتِ غلط گفتی کہ بندۂ درم اند چہ فائدہ کہ ابر آذار ند و نمی بارند و چشمۂ آفتاب اند و بر کس نمی تابند و بر مرکبِ استطاعت سوار اند و نمیرانند قدمے بہرِ خدا نہند و درمے بے مَنّ و آذی نہ دہند مالے بمشقّت فراہم آرند و بخسّت نگاہ دارند و بحسرت بگذارند چنانکہ بزرگاں گفتہ اند

سیم بخیل از خاک وقتے برآید کہ وے در خاک رود

شعر

برنج و سعی کسے نعمتے بچنگ آرد | دگر کس آید و بے رنج و سعی بردارد

جواب گفتمش بر بخلِ خداوندانِ نعمت و قوف نیافتہ الّا بعلّتِ گدائی وگرنہ ہر کہ طمع بکسو نہد کریم و بخیلش یکے نماید محک داند کہ زر چیست و گداد اند کہ مُمسک کیست گفتا تجربتِ آں میگویم کہ متعلقاں بر دردارند و غلیظانِ شدید را برگمارند تا بار عزیزان ندہند و دستِ جفا بر سینۂ صالحاں و اہل تمیز نہند و گویند کس اینجا نیست و

سلہ کبر۔ تکبر۔ کون خر۔ گدھے کی خرمگاہ۔
گاو عنبر۔ عنبر پگھنے والی گائے۔ آذار۔ موسم بہار کا پہلا مہینہ۔ مرکب۔ سواری۔ منّ۔ احسان جتانا۔ اذی۔ تکلیف پہنچانا۔ ۱۲ بچنگ آرد۔ حاصل کرتا ہے۔ بردارد۔ اٹھاتا ہے۔ طمع یکسو نہد۔ یعنی لالچ نہیں کرتا۔ محک۔ کسوٹی۔ ممسک۔ بخیل۔ متعلقان۔ یعنی ڈیوڑھی بان۔ غلیظان شدید۔ بدمزاج سخت۔ بار۔ باریابی۔ نہند۔ یعنی دھکے دیتے ہیں۔ کس اینجا نیست۔ یہاں کوئی آدمی نہیں ہے۔

بحقیقت راست گفتہ باشند

بیت

آں[1] را کہ عقل و ہمت و تدبیر و رائے نیست | خوش گفت پردہ دار کہ کس در سرائے نیست

گفتم بعد از انکہ از دستِ متوقعاں بجاں آمدہ اند و از رقعۂ گدایاں بفغاں و محالِ عقل ست کہ اگر ریگِ بیاباں دُر شود چشمِ گدایاں پُر شود

شعر

دیدۂ اہلِ طمع بہ نعمتِ دنیا | پُر نشود ہمچناں کہ چاہ بہ شبنم

ہر کجا سختی دیدہ تلخی کشیدہ را بینی خود را بہ شَرہ در کارہائے مخوف انداز و از عقوبتِ آخرت نہ ہراسد و حلال از حرام نشناسد

قطعہ

سگے را اگر کلوخے بر سر آید | ز شادی[2] بر جہد کاں استخوانے ست

وگر نعشے دو کس بر دوش گیرند | لئیم الطبع پندارد کہ خوانے ست

اما صاحبِ دنیا بعینِ عنایتِ حق ملحوظ ست و بحلال از حرام محفوظ من ہماں انگار کہ تقریر ایں سخن نگفتم و بیان و برہان نیاوردم انصاف از تو توقع دارم کہ ہرگز دیدی دستِ دغائی بر کتف بستہ

[1] آں را الخ۔ یعنی اُن کا کہنا درست ہے وہ حقیقتاً آدمی ہی نہیں ہے متوقعاں۔ یعنی مانگنے والے۔ فغاں۔ فریاد۔ ریگ بیاباں دُر شود۔ جنگل کا ریت موتی بجائے چشم گدایاں پر شود۔ فقیروں کو سیر چشمی حاصل ہو سکے

[2] شرہ۔ حرص۔ کارہائے مخوف۔ خوفناک کام۔ توابع۔ انجام۔ ز شادی بر جہد۔ خوشی سے اچھل پڑتا ہے نعش۔ میت۔ بعینِ عنایت حق ملحوظ است۔ اُس پر خدا کی نگاہ کرم ہے۔ ہماں انگار۔ گویا خیال کر۔ برہان۔ دلیل۔ ہرگز دیدی۔ تو نے کبھی دیکھا ہے۔ دغائی۔ دھوکہ باز۔ بر کتف بستہ۔ یعنی مقید۔

یا بینوائے بزندان در نشستہ یا پردۂ معصومے دریدہ یا کفے[1] از معصم[2] بریدہ الّا بعلّتِ درویشی شیر مرداں را بحکمِ ضرورت در نقبہا[3] گرفتہ اند و کعبہا[4] سفتہ و محتمل ست اینکہ یکے را از درویشاں نفسِ امّارہ مرادے طلب کند چوں قوّتِ احصانش نباشد بعصیاں مبتلا گردد کہ بطن و فرج توام اند[5] یعنی دو فرزند یک مادام لہ[6] این یکے بر جا است آں دیگر بر پای شنیدہ ام کہ درویشے را با حدثے[7] بر خفتہ بدیدند با آنکہ شرمساری بردیم سنگساری بود گفت اے مسلماناں قوّت ندارم کہ زن کنم و طاقت نہ کہ صبر چہ کنم لا رہبانیۃ[8] فی الاسلام و از جملہ مواجبِ سکون و جمعیّت دروں کہ توانگراں را میسّر می شود یکے آنکہ ہر شب صنمے[9] در بر گیرند و ہر روز جوانی از سر کہ صبح تاباں را دست از صباحتِ او بر دل و سر و خراماں را پای از خجالتِ او در گل۔

بیت

بخونِ عزیزاں فرو بردہ چنگ | سر انگشتہا کردہ عنّاب رنگ[10]

محال ست کہ با حسنِ طلعتِ او گردِ مناہی گرد دیار اے تباہی زند

---

[1] کف۔ ہاتھ۔ [2] معصم۔ پہنچا۔ [3] نقب۔ سبب۔ [4] کعبہا۔ ٹخنہ۔ [5] توام۔ جڑواں۔ [6] مادام۔ جب تک۔ [7] حدث۔ نوجوان لڑکا۔ [8] لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام ترکِ دنیا نہیں سکھاتا۔ [9] صنم۔ یعنی خوبرو معشوق۔ [10] سر انگشتہا۔ یعنی انگلیوں کے پوروں پر مہندی لگائے ہوئے ہے۔ محال ست۔ یعنی با اینہمہ مالدار اس معشوق کے ہوتے ہوئے کسی گناہ میں ملوّث نہیں ہو سکتا۔

گچھا۔ شیر مردان۔ بہادر۔ نقب۔ کونجھل۔ گچھا سفتہ۔ ٹخنہ بندھا ہوا ملزم کے ٹخنے میں سوراخ کر دیا جاتا تھا۔ احصان۔ پاک دامنی عصیان۔ گناہ۔ بطن۔ پیٹ۔ فرج۔ شرمگاہ۔ توام۔ جڑواں۔ مادام۔ جب تک۔ ایں یکے یعنی پیٹ اپنا کام کرتا اں دیگر یعنی شہوت کام رہتی ہے۔ حدث۔ یعنی نوجوان لڑکا۔ خبث یعنی فعل بد۔ لا رہبانیۃ فی الاسلام۔ اسلام ترکِ دنیا نہیں سکھاتا۔ مواجب۔ اسباب۔ صنم۔ یعنی خوبرو معشوق ہر روز جوانی از سر یعنی روزانہ نئی جوانی حاصل کر لیتا ہے۔ صبح تاباں الخ یعنی ایسا معشوق جس کے حسن کو دیکھ کر صبح کو بھی اپنا دل تھامنا پڑتا ہے اور سرو شرمندہ ہوتا ہے۔ سر انگشتہا۔ یعنی

Website:MadarseWale.blogspot.com

[1] یغما۔ لوٹ۔ بتان یغمائی یعنی وہ حسین لونڈیاں جو مال غنیمت میں آتی ہوں۔ من کان الخ۔ جس شخص کے سامنے

شعر

دلے کہ حورِ بہشتی ربود و یغما کرد | کے التفات کند بر بتانِ یغمائی

شعر

مَن کَانَ بَینَ یَدَیہِ مَا اشتَہَتہُ رُطَبٌ | یُغنِیہِ ذٰلِکَ مِن رَجمِ العَنَاقِیدِ

اغلب تہیدستان دامنِ عصمت بمعصیت آلایند و گرسنگاں نان ربایند

بیت

چوں سگِ درندہ گوشت یافت نپرہیزد | کیں شترِ صالح[2] ست بلخِ دجال[3]

پہ مایۂ مستوراں بعلّتِ درویشی در عینِ فساد افتادہ اند و عرضِ گرامی را بادِ زشت نامی بر باد دادہ

فرد

با گرسنگی قوّتِ پرہیز نماند | افلاس عنان از کفِ تقویٰ بستاند

آنکہ گفتی در بروئے مسکیناں بہ بندند حاتم طائی کہ بیاباں نشیں بود اگر شہری بودے از جوشِ گدایاں بیچارہ شدے و جامہ بر و پارہ کردندے چنانکہ در طیّبات آمدہ است

شعر

در من منگر تا دگراں چشم ندارند | کز دستِ گدایاں نتواں کرد ثوابے

اُس کی منشا کے مطابق تازہ کھجوریں ہوں۔ اس کو یہ کھجوریں انگور کے خوشوں پر پتھر بازی سے بے نیاز رکھیں گی۔ [2] شترِ صالح۔ حضرت صالح کی اونٹنی۔ خر دجال مشہور ہے کہ دجال گدھے پر سوار ہو کر سفر کرے گا۔ مستوراں۔ پاکدامن۔ عرضِ آبرو۔ زشت نامی۔ بدنامی۔ آنکہ گفتی۔ تمہارا یہ کہنا۔ جوشِ ہجوم۔ طیّبات۔ پاکیزہ باتیں۔ یہ شیخ سعدی کے ایک دیوان کا نام ہے۔ ایک دوسرا دیوان "خبیثات" کے نام سے موسوم ہے۔ در من منگر۔ یعنی مجھ سے امید کی نگاہ نہ لگاؤ۔ چشم ندارند۔ تمنا نہ کریں۔ ثوابے۔ یعنی انجام کار فقیروں کو بھٹکنا ہی پڑتا ہے۔ اور ثواب سے محرومی ہو جاتی ہے۔

گفتا نہ کہ من بر حالِ ایشاں رحمت[۱] می برم گفتم نہ کہ بر مالِ ایشاں حسرت می خوری مادریں گفتار و ہر دو بہم گرفتار ہر بیذقے کہ بر اندے بدفعِ آں کوشیدے و ہر شاہے کہ بخواندے بفرزین بپوشیدے تا نقد کیسہ ہمت درباخت و تیرِ حجبہ[۲] حجت ہمہ بینداخت

قطعہ

ہاں[۳] تا سپر نیفگنی از حملۂ فصیح — کورا جزیں مبالغہ مستعار نیست
دیں ورز و معرفت کہ سخنداں سجع گوئی — بر درِ سلاح دارد و کس در حصار نیست

تا عاقبۃ الامر[۴] دلیلش نماند و ذلیلش نکردم دستِ تعدی[۵] دراز کرد و بیہودہ گفتن آغاز و سنتِ جاہلان ست کہ چوں بدلیل از خصم فرو مانند سلسلۂ خصومت بجنبانند چوں آزر[۶] بت تراش کہ بحجت با پسر برنیامد بجنگ برخاست آیۂ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَہِ لَاَرْجُمَنَّکَ دشنام داد سَقَطَش گفتم گریبانم دریدز نخدانش شکستم۔

قطعہ

او در من و من در وفتادہ — خلق از پئے ما دواں و خنداں
انگشتِ تعجبِ جہانے — از گفت و شنیدِ ما بدنداں

---

۱ رحمت میرم۔ مجھے اُن پر ترس آتا ہے کہ خرچ کر کے ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور نہیں کرتے۔ کہ۔ بلکہ۔ بیذق۔ پیادہ۔ جو شطرنج کا ایک مہرہ ہے۔ شاہ شاہ شطرنج۔ فرزین۔ شطرنج کا ایک مہرہ ہے۔ حجبہ۔ ترکش۔ ۲ ہاں۔ برائے تنبیہ۔ تا۔ ہرگز۔ مبالغہ

مستعار۔ یعنی بے اصل بکواس۔ ورز۔ اختیار کر۔ سخنداں سجع گو۔ تک بندی کرنیوالا بت بنا۔ حصار۔ قلعہ یعنی جو شخص بت بنا ہے اُس کی مثال اُس شخص کی سی ہے جسنے محض دشمن کے ڈرانے کو قلعہ کے در و دیوار کو ہتھیاروں سے آراستہ کر رکھا ہو۔ اور اندرون خالی پڑا ہو۔۔۔

۱۰

عاقبۃ الامر۔ انجام کار۔ تعدی۔ ظلم زیادتی۔ طریقہ۔ خصم۔ مدمقابل۔ ۳ آزر۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا باپ۔ پسر۔ یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام۔ لئن الخ۔ اگر تو باز نہ آئے گا تو تجھے سنگسار کردوں گا۔ سقط۔ برا بھلا۔ زنخداں۔ ٹھوڑی۔ او من الخ۔ میں نے اُس کی بے آبروئی اور اُس نے

میری بے آبروئی کی۔ انگشت بدنداں۔ حیران۔

القصہ مرافعت[1] ایں سخن پیشِ قاضی بردیم و بحکومتِ عدل راضی شدیم تا حاکمِ مسلماناں مصلحتے بجوید و میانِ توانگراں و درویشاں فرقے بگوید قاضی چوں حالتِ ما بدید و منطق بشنید سر بجیب تفکر فرو برد و پس از تامل سر برآورد و گفت ایکر توانگراں را شنا گفتی و بر درویشاں جفا روا داشتی بدانکہ ہر جا کہ گلے ست خارست و با خمر خمارست و بر سرِ گنج مارست آنجا کہ دُرّ یتیم ہوارست نہنگِ مردم خوارست لذتِ عیشِ دنیا را لدغۂ اجل در پے ست و نعیمِ بہشت را دیوارِ مکارہ در پیش۔

بیت

جورِ[2] خصم آنجا کند کز نکشد طالبِ دوست | گنج و مار و گل و خار و غم و شادی بہم اند

نظم

درِ بستان کہ بیدِ مشک ست و چوبِ خشک چنیں در
زمرۂ توانگراں شاکر اند و کفور و در حلقۂ درویشاں صابر اند و ضجور

شعر

اگر ژالہ ہر قطرہ در شدے | چو خر مہرہ بازار از و پر شدے

مقربانِ حضرتِ جل و علا توانگر اند درویش سیرت و درویشاں توانگر ہمت و مہین توانگراں آنست کہ غمِ درویش خورد و بہینِ

[1] مرافعت۔ مقدمہ۔ عدل۔ منصف۔ مصلحت۔ صلح۔ منطق۔ گفتگو۔ جیب گریبان۔ اعضا شکنی۔ مار است۔ مشہور ہے کہ خزانہ پر سانپ ہوتا ہے۔ شاہوار۔ بادشاہ کے لائق۔ نہنگ۔ مگرمچھ۔ لدغہ۔ ٹھوکا۔ مکارہ۔ مکروہ کی جمع ناپسندیدہ چیز۔ [2] جورِ دشمن الخ۔ یعنی دوست کے طالب کو دشمن کا ظلم سہنا ہی پڑتا ہے۔ کفور۔ ناشکر گذار۔ ضجور۔ تنگدل۔ خرمہرہ۔ کوڑی۔ بہین۔ بڑا۔ بہین۔ بہتر۔

درویشاں آنکہ کم تواناگراں گیرد ومَن یَّتَوَکَّل عَلَی اللّٰہِ فَھُوَ حَسْبُہٗ
پس روئے عتاب ازمن بجانبِ درویش کرد وگفت اے کہ گفتی
توانگراں مشتغل اند بملاہی ومستِ ملاہی نعم طائفہ ہستند بریں صفت
کہ بیان کردی قاصرِ ہمّت کافرِ نعمت کہ ببرند وبنہند وبخورند وندہند
واگر بمثل باراں نبارد ویا طوفاں جہاں را بردارد باعتمادِ مکنتِ
خویش از محنتِ درویش نپرسند واز خدائے تعالیٰ نترسند۔

شعر

گراز نیستی دیگرے شد ہلاک | مرا ہست بطر از طوفاں چہ باک

شعر

وَرَاکِبَاتٍ[۲] بِنَا قَافِی ہَوَادِجِہَا | اَلَمْ یَلْتَفِتْنَ اِلٰی مَنْ غَاصَ فِی الْکُثُبِ

فرد

دوناں چو گلیم خویش بیروں بردند | گویند چہ غم گر ہمہ عالم مردند

قومے بدیں نمط ہستند کہ شنیدی وطائفہ خوانِ نعمت نہادہ
ودستِ کرم کشادہ طالبِ نام اند ومغفرت وصاحبِ دنیا وآخرت
چوں بندگانِ حضرتِ پادشاہِ عادل مؤیدِ مظفّر مالکِ ازمّۂ انام

۱۰

[۱] کم گرفتن۔ چھوڑ دینا۔ ومن یتوکل الخ۔ جو اللہ پر بھروسہ رکھتا ہے اللہ اُس کے لئے کافی ہوتا ہے۔ ساہی۔ غافل۔ ملاہی۔ کھیل کود۔ بنہند۔ جمع کرتے ہیں۔ اعتماد۔ بھروسہ۔ مکنت۔ طاقت نیستی۔ نہونا۔ مرا ہست تیرے پاس تو مال ہے۔ بطر۔ یعنی بطر تیرے والا جانور ہے اُس کو طوفان کا کیا ڈر۔ [۲] وراکبات الخ اونٹوں کے ہودج میں بہت سی ایسی سواریاں ہیں جنھوں نے پلٹ کر بھی نہ دیکھا کہ ریت کے ٹیلوں میں کون پھنسا پڑا ہے۔ نمط۔ طریقہ۔ خوان۔ دسترخوان۔

حامیِ ثغورِ[1] اسلام وارثِ مُلکِ سلیمان اَعدلِ ملوکِ زمان مُظفّرُ الدُّنیا وَالدّینِ اتابک ابوبکر بن سعد زنگی اَدامَ اللّٰہُ اَیّامَہٗ وَنَصَرَ اَعلامَہٗ

قطعہ

پدر بجائے پسر ہرگز ایں کرم نکند | کہ دستِ جودِ تو با خاندانِ آدم کرد
خدائے خواست کہ بر عالمے ببخشاید | ترا برحمتِ خود بادشاہِ عالم کرد

قاضی چوں سخن بدیں غایت برسانید و از حدِّ قیاسِ ما اسپِ مبالغت درگذرانید بمقتضائے حُکمِ قضا رضا دادیم و از ما مضیٰ درگذشتیم و بعد از مجاز اطریقِ مدارا گرفتیم و سر بتدارک بر قدم یکدیگر نہادیم و بوسہ بر سر و روئے ہم دادیم و ختمِ سخن بریں دو بیت کردیم

قطعہ

مکن زگردشِ گیتی شکایت اے درویش | کہ تیرہ بختی اگر ہمبریں نسق مردی
تو انگرا چو دلِ دوست کامرانت ہست | بخور ببخش کہ دنیا و آخرت بردی

باب ہشتم در آدابِ صحبت[2]

حکمت مال از بہرِ آسایشِ عمر ست نہ عمر از بہرِ گردکردنِ مال

---

[1] ثغور۔ ثغر کی جمع سرحد۔ ادام اللہ الخ۔ اللہ اُس کا رتبہ ہمیشہ رکھے اور اُس کے جھنڈے سربلند رہیں۔ پسر آدم الخ۔ یعنی باپ بھی بیٹے پر ایسا کرم نہیں کرتا حکم قضا۔ عدالت کا فیصلہ۔ ما مضیٰ۔ گذشتہ۔ مجازا۔ ایک دوسرے کا بدلہ دینا۔ مدارا۔ خاطر۔ تواضع۔ تدارک۔ گذشتہ بات کی تلافی کرنا۔ تیرہ بخت۔ بدنصیب۔ نسق۔ طریقہ۔ کامران۔ کامیاب۔

[2] صحبت۔ میل جول۔ حکمت۔ دانائی کی بات۔ گرد آوردن۔ جمع کرنا۔

عاقلے را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت
آنکہ خورد و کشت[1] و بدبخت آنکہ مرد و ہشت

شعر

مکن نماز بران ہیکلیس کہ ہیچ نکرد | کہ عمر در سرِ تحصیلِ مال کرد و نخورد

حکمت موسیٰ علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ اَحْسِنْ
کَمَا اَحْسَنَ اللّٰہُ اِلَیْکَ نشنید عاقبتش شنیدی

قطعہ

آنکس کہ بدینار و درم خیر[2] نبیند و خت | سر عاقبت اندر سرِ دینار و درم کرد
خواہی متمتع شوی از نعمتِ دنیا | با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

عرب گوید جُدْ وَلَا تَمْنُنْ لِاَنَّ الْفَائِدَۃَ اِلَیْکَ عَائِدَۃٌ یعنی بہ بخش
و منّت منہ کہ نفعِ آں بتو باز می گردد

قطعہ

درختِ کرم ہر کجا بیخ کرد | گذشت از فلک شاخ و بالائے او
گر امید داری کز و برخوری | بمنّت منہ ارّہ بر پائے او

قطعہ

شکر خدای کن کہ موفّق شدی بخیر | زانعام و فضل او نہ معطّل گذاشتت

---

[1] کشت - یعنی راہِ خدا میں دے کر بو دیا۔
[2] ہشت - چھوڑ دیا۔
مکن نماز - نماز جنازہ نہ پڑھو۔ احسن الخ - لوگوں کے ساتھ بھلائی کر جس طرح اللہ نے تمہارے ساتھ بھلائی کی ہے
[3] خیر - ثواب۔ سر کرد - اپنے کو ہلاک و برباد کیا۔
سر - خیال - خواہی - اگر تو چاہتا ہے۔
جُد الخ - سخاوت کر اور احسان نہ جتا - اس لئے کہ اس کا فائدہ تیری ہی طرف لوٹے گا - بیخ کرد - جڑ پکڑ گیا - بر - پھل - منّت - احسان جتانا - ارّہ - آرہ - موفق - توفیق دیا ہوا - او - خود۔

منّت منہ کہ خدمتِ سلطان ہمیکنی | منّت[1] شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

حکمت دو کس رنج بیہودہ بردند و سعی بیفائدہ کردند یکے آنکہ اندوخت و نخورد و دیگر آنکہ آموخت و نکرد

مثنوی

علم چند انکہ بیشتر خوانی | چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند | چارپائے بر و کتابے چند
آں تہی مغز را چہ علم و خبر | کہ بر و ہیزم ست یا دفتر

حکمت علم از بہرِ دین پروردن ست نہ از بہرِ دنیا خوردن

شعر

ہر کہ پرہیز[2] و علم و زہد فروخت | خرمنے گرد کرد و پاک بسوخت

پند عالمِ ناپرہیزگار کورِ مشعلہ دار ست یُہدیٰ بِہٖ وَہُوَ لَا یَہتَدِی

بیت

بے فائدہ ہر کہ عمر درباخت | چیزے نخرید و زر بینداخت

پند مُلک از خردمنداں جمال گیرد و دین از پرہیزگاراں کمال یا بد بادشاہاں بہ نصیحتِ خردمنداں ازاں محتاج تر اند کہ خردمنداں

---

[1] منّت شناس — اُس کا احسان سمجھ۔
بیہودہ — بیکار۔ آموخت — سیکھا۔ نکرد — علم سیکھا اور عمل نہ کیا۔ چارپائے الخ — یعنی بے عمل عالم اُس گدھے کی طرح ہے جس پر کتابیں لدھی ہوں۔

[2] پرہیز — پرہیزگاری۔ فروخت — یعنی دنیا خریدنے کے لئے۔ پاک — بالکل۔ کور مشعلہ دار — اندھا جس کے ہاتھ میں چراغ ہو۔ یہدیٰ بہ الخ — اس سے ہدایت حاصل کیجاتی ہے۔ وہ خود ہدایت حاصل نہیں کرتا۔ عمر درباخت — عمر گنوائی۔ ملک الخ — ملک کی رونق عقلمندوں میں سے۔

قطعہ

بقربتِ پادشاہاں۔

پندے اگر بشنوی اے پادشاہ — در ہمہ دفتر بہ ازیں پند نیست
جز بخردمند[1] مفرما عمل — گرچہ عمل کارِ خردمند نیست

حکمت سہ چیز پایدار نماند مال بے تجارت و علم بے بحث و مملک بے سیاست

قطعہ

وقتے بلطف گوی و مدارا و مردمی — باشد کہ در کمندِ قبول آوری دلے
وقتے بقہر گوی کہ صد کوزۂ نبات — آگہ گہ چناں بکار نیاید کہ حنظلے

حکمت رحم آوردن بر بداں ستم ست بر نیکاں و عفو کردن از ظالماں جور ست بر درویشاں

بیت

خیبث را چو تعہد کنی و بنوازی — بدولتِ[1] تو گنہ میکند با نبازی[2]

پند بر دوستے پادشاہاں اعتماد نتواں کرد و بر آوازِ خوش کودکان کہ آں بخیالے مبدّل شود و ایں بخوابے متغیّر گردد

شعر

معشوقِ ہزار دوست را دل ندہی — ورمیدہی آں دل بجدائی نہ نہی

---

[1] جز بخردمند الخ۔ جو کام سپرد کرو عقلمند کے کرو۔ گرچہ عمل الخ۔ اگرچہ عہدوں میں چنستا عقلمند کا کام نہیں ہے۔ صد کوزہ یعنی مصری کے تشو کوزے حنظل کا سا فائدہ نہیں دیتے۔ تعہد۔ پرورش۔

[1] بدولتِ تو۔ تیرے بل پر۔ [2] ابنازی۔ شرکت یعنی تو بھی اُس کے گناہ میں برابر کا شریک ہے۔ اعتماد۔ بھروسہ۔ خیالے۔ ایک بدگمانی۔ بخوابے۔ یعنی احتلام بالغ ہونے پر آواز پھٹ جاتی ہے۔ معشوق ہزار دوست۔ یعنی بادشاہ۔

پند ہر آن سرّے[1] کہ داری با دوست در میان منہ و اگرچہ دوست مخلص باشد چہ دانی کہ وقتے دشمن گردد و ہرگز ندانی کہ توانی بد شمن مرساں کہ باشد کہ وقتے دوست گردد

پند رازے کہ نہاں خواہی با کس در میاں منہ اگرچہ دوست باشد کہ مرآں دوست را نیز دوستاں باشند و ہمچنیں مسلسل

قطعہ

خامشی بہ کہ ضمیرِ دلِ خویش | با کسے گفتن و گفتن کہ مگوی
اے سلیم[2] آب ز سرچشمہ ببند | کہ چو پر شد نتواں بستن جوی

فرد

سخنے در نہاں نباید گفت | کاں سخن بر ملا نشاید گفت

حکمت دشمنِ ضعیف کہ در طاعت آید و دوستی نماید مقصودِ وے جز ایں نیست کہ دشمنِ قوی گردد و گفتہ اند بر دوستے دوستاں اعتماد نیست تا بہ تملّقِ دشمناں چہ رسد و ہر کہ دشمنِ کوچک را حقیر شمارد بداں ماند کہ آتشِ اندک را مہمل میگذارد

قطعہ

امروز بکُش چو میتواں کشت | کآتش چو بلند شد جہاں سوخت

[1] سرّ۔ راز۔ گزند۔ نقصان
در میان منہ۔ مت ظاہر کر۔ مسلسل۔ سلسلہ بسلسلہ۔ با کسے گفتن۔ یعنی کسی سے اپنا راز کہہ کر یہ نصیحت کرنا یہ راز کسی سے نہ کہیئے گا۔

[2] سلیم۔ یعنی عقلمند۔ نہاں۔ پوشیدہ۔ بر ملا۔ علی الاعلان۔ طاعت آید۔ تابعداری کرے۔ تملّق۔ چاپلوسی۔ مہمل۔ بیکار

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

بگذار کہ زہ کند[۱] کماں را | دشمن کہ بہ تیر میتواں دوخت

حکمت سخن درمیانِ دو دشمن چناں گوئی کہ اگر دوست گردند شرم زدہ مباشی

ابیات

میانِ دو کس جنگ چوں آتش است | سخن چینِ بدبخت ہیزم کش است
کنند ایں و آں خوش دگر بارہ دل | وے اندر میاں کور بخت و خجل
میانِ دو کس آتش افروختن | نہ عقل[۲] ست خود در میاں سوختن

ایضاً

در سخن با دوستاں آہستہ باش | تا ندارد دشمنِ خونخوار گوش
پیشِ دیوار انچہ گوئی ہوش دار | تا نباشد در پسِ دیوار گوش

حکمت ہر کہ با دشمناں صلح میکند بہ آزارِ دوستاں دارد

شعر

بشوی اے خردمند زاں دوست دست | کہ با دشمنانت بود ہم نشست

پند چوں در امضائے کارے متردد باشی آں اختیار کن کہ بے آزار تو برآید

شعر

با مردم سہل گوی دشوار مگوی | با آنکہ در صلح زند جنگ مجوی

---

[۱] زہ کند کمان را۔ تیر اندازی کے لئے کمان کا چلہ چڑھائے۔ اگر دوست گردند۔ یعنی اُن دونوں میں دوستی ہوجائے۔ سخن چین۔ چغلخور۔ ہیزم۔ ایندھن۔ ایں و آں۔ یعنی دونوں دشمن۔ وے۔ یعنی چغلخور۔ خجل۔ شرمندہ۔

[۲] نہ عقل است۔ عقلمندی نہیں ہے گوش داشتن۔ سننے کے لئے متوجہ ہونا۔ دشمناں یعنی تیرے دشمنوں سے۔ شر۔ خیال۔ دوستاں۔ یعنی تیرے۔ از دوست دست شوئیدن۔ دوستی ترک کردینا۔ امضاء۔ جاری کرنا۔ در صلح زند۔ یعنی صلح کرے۔

حکمت تا کار بزر[1] بر نہ آید جاں در خطر افگندن نشاید عرب گوید

آخرُ الحیلِ السّیفُ

شعر

چو دست از ہمہ چیزے در گسست | حلال ست بردن بشمشیر دست

حکمت بر عجزِ دشمن رحمت مکن کہ اگر قادر شود بر تو نہ بخشاید

بیت

دشمن چو بینی ناتواں لاف از بروتِ خود مزن

مغز نیست در ہر استخواں مردیست در ہر پیرہن

حکمت ہر کہ بدے را بکشد خلق از بلائے وے برہاند وَوے[2] را از عذابِ خدائے

قطعہ

پسندیدہ ست بخشایش ولیکن | منہ بر ریشِ خلق آزار مرہم

ندانست آنکہ رحمت کرد بر مار | کہ آں ظلم ست بر فرزندِ آدم

حکمت نصیحت از دشمن پذیرفتن خطاست ولیکن شنیدن رواست کہ بخلافِ آں کار کنی کہ عینِ صواب ست

مثنوی

حذر کن ز انچہ دشمن گوید آں کن | کہ بر زانو زنی دستِ تغابن

---

[1] زر۔ یعنی روپیہ پیسہ۔ آخر الحیل السیف۔ تلوار سب سے آخری تدبیر ہے۔ عجز۔ عاجزی۔ رحمت۔ رحم۔ لاف مزن۔ ڈینگے نہ مار۔ بروت۔ مونچھ۔ انسان غصہ میں بگھارتے وقت مونچھیں مروڑتا ہے۔

[2] وَوے را از عذاب۔ اس لئے کہ زیادہ زندہ رہتا تو زیادہ گناہ کرتا۔ ریش۔ زخم۔ خلق آزار۔ دنیا کو ستانے والا۔ کہ آں ظلم است۔ یعنی لامحالہ اب وہ سانپ کسی انسان کو کاٹیگا۔ خطاست۔ اس لئے کہ دشمن تو غلطیات ہی سمجھا کہ۔ اس لئے۔ بر زانو زنی۔ انسان افسوس میں رانیں پیٹتا ہے۔ تغابن۔ توتا۔ افسوس۔

گرت رہے نماید راست چوں تیر | ازاں برگرد و راہِ دست چپ گیر

پند خشم بیش از حد گرفتن وحشت[1] آرد و لطفِ بیوقت ہیبت ببرد نہ چنداں درشتی کن کہ از تو سیر گردند و نہ چنداں نرمی کہ بر تو دلیر

ابیات

درشتی و نرمی بہم در بہ است | چو فاصد کہ جرّاح و مرہم نہ است
درشتی گیر دخردمند پیش | نہ سستی کہ نازل کند قدرِ خویش
نہ مرخویشتن را فروتی نہ[2] | نہ یکبار تن در مذلّت دہ

نظم

جوانے باپدر گفت اے خردمند | مرا تعلیم کن پیرانہ یک پند
بگفتا نیکمردی کن نہ چنداں | کہ گردد چیرہ[3] گرگِ تیز دنداں

حکمت دو کس دشمن مُلک و دین اند بادشاہِ بے حلم و زاہدِ بے علم

شعر

بر سرِ مُلک مباد آں مَلِک فرماندہ | کہ خدا را نبود بندۂ فرماں بردار

پند بادشاہ را باید کہ تا حدّے خشم بر دشمناں نراند کہ دوستاں را اعتماد نماند آتشِ خشم اول در خداوندِ خشم افتد پس انگہ زبانہ بخصم

[1] وحشت آرد۔ لوگ نفرت کرنے لگتے ہیں۔
[2] فروتی۔ مہربانی۔ سیر گردند۔ یعنی تجھ سے مایوس ہو جائیں۔ فاصد۔ فصد کھولنے والا۔ جرّاح۔ پھوڑا کی چیر پھاڑ کرنیوالا۔ نازل۔ پست۔ مذلّت۔ ذلّت۔ پند پیرانہ۔ بوڑھوں کی سی نصیحت۔ [3] چیرہ۔ غالب۔ حلم۔ بردباری۔ زاہد۔ پرہیزگار۔ کہ خدا را۔ یعنی جو خدا کا فرمانبردار بندہ نہیں ہے۔ خشم۔ غصہ۔ زبانہ۔ شعلہ۔

مثنوی

رسد یا نرسد

نشاید بنی آدم خاک زاد[۱] | که در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سرکشی | نہ پندارم از خاکی از آتشی

قطعہ

در خاکِ بیلقاں برسیدم بعابدے | گفتم مرا تربیت از جہل پاک کن
گفتا برو چو خاک تحمّل کن اے فقیہ | یا ہر چہ خواندۂ ہمہ در زیرِ خاک کن[۲]

حکمت بدخوئے بدستِ دشمنے گرفتار ست کہ ہر جا کہ رود از چنگِ عقوبتِ او خلاص نیابد

بیت

اگر ز دستِ بلا بر فلک رود بدخوی | ز دستِ خوئے بدِ خویش در بلا باشد

حکمت چو بینی کہ در سپاہِ دشمن تفرقہ افتاد تو جمع باش و اگر جمع شوند از پریشانی اندیشہ کن

قطعہ

برو با دوستاں آسودہ بنشیں | چو بینی در میانِ دشمناں جنگ
وگر بینی کہ با ہم یک زبانند | کماں رازہ کن و بر بارہ بر سنگ

۱۰

[۱] خاک زاد۔ مٹی کا بنا ہوا۔ باد۔ یعنی غرور۔ از آتشی شیطان آگ سے بنا ہے۔ انسان مٹی سے۔ بیلقان۔ ایران کا ایک شہر ہے۔ تربیت۔ پرورش کرنا۔ تحمّل۔ برداشت فقیہ۔ عقلمند۔

[۲] زیرِ خاک کن۔ دفن کردو اور اپنے آپ کو عالم نہ سمجھو۔ بدخوی۔ بدمزاج۔ دشمنے۔ یعنی خود اس کی بدمزاجی۔ عقوبت۔ سزا۔ خلاص۔ چھٹکارا۔ اگر ز دستِ بلا الخ۔ یعنی اگر بدمزاج اپنی بدمزاجی کے عذاب سے بچنے کے لئے آسمان پر بھی چلا جائے گا وہاں بھی نجات نہ پائے گا۔ تفرقہ۔ اختلاف۔ جمع۔ مطمئن۔ متفق۔ کماں رازہ کن۔ جنگ کی تیاری کر۔ بارہ۔ قلعہ۔ بر۔ لیجا۔

حکمت دشمن چو از ہمہ حیلتے فرو ماند سلسلۂ دوستی بجنباند انگہ بدوستی کارہائے کند کہ ہیچ دشمن نتواند کرد سرِ مار بدست[1] دشمن کوب کہ از احدی الحسنیین خالی نباشد اگر ایں غالب آمد مار کشتی و اگر آں از دشمن رستی

فرد

بروز معرکہ ایمن مشو ز خصمِ ضعیف | کہ مغزِ شیر برآرد چو دل زجاں برود

حکمت خبرے کہ دانی دل بیازارد تو خاموش باش تا دیگرے بیارد

فرد

بلبلا مژدۂ بہار بیار | خبرِ بد بہ بومِ شوم گذار

نکتہ پادشاہ را بر خیانتِ کسے واقف مگرداں مگر آنگہ کہ بر قبولِ کلّی واثق باشی وگرنہ در ہلاکِ خود سعی[2] می کنی

مثنوی

پسیحِ سخن گفتن انگاہ کن | کہ بینی کہ در کار گیرد سخن
کمال ست در نفسِ انسان سخن | تو خود را بہ گفتار ناقص مکن

پند ہر کہ نصیحت خود رائے میکند او خود بہ نصیحت گری محتاج است

پند فریبِ دشمن مخور و غرورِ مدّاح مخر کہ ایں دامِ زرق نہادہ

---

[1] بدست دشمن دشمن کے ہاتھ کے ذریعہ۔ احدی الحسنیین۔ دو خوبیوں میں سے ایک۔ معرکہ۔ جنگ۔ دل زجاں برداشت۔ جان سے مایوس ہو جائے۔ بیارد۔ وہ خبر لے آئے۔ بوم۔ اُلو جو نحوست میں مشہور ہے۔ شوم منحوس۔

[2] سعی میکنی۔ اس لئے کہ بادشاہ کے نزدیک اگر خیانت ثابت نہ ہوئی۔ اور تیرے اوپر اعتماد بھی نہیں ہے۔ تو تجھے سزا دیگا۔ پسیج۔ قصد، در کار گیرد۔ اثر کرے۔ خود رائے۔ جو دوسرے کا کہنا نہ مانے مدّاح۔ تعریف کرنیوالا۔ دام۔ جال۔ زرق۔ مکر و فریب۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

است وآں دامن طمع کشادہ

پند احمق راستایش خوش آید چوں لاشہ[1] کہ در کعبش دمے فربہ نمایند

قطعہ

آلا تا نشنوی مدحِ سخن گوی | کہ اندک مایہ نفعے از تو دارد
اگر روزے مرادش بر نیاری | دو صد چنداں عیوبت بر شمارد

حکمت متکلّم[2] را تا کسے عیب نگیرد سخنش صلاح نہ پذیرد

شعر

مشو غرّہ بر حسنِ گفتارِ خویش | بہ تحسینِ نادان و پندارِ خویش

حکمت ہمہ کس را عقلِ خود بکمال نماید و فرزندِ خود بجمال

نظم

یکے جہود و مسلماں مناظرہ کردند | چنانکہ خندہ گرفت از نزاعِ ایشانم
بطنز گفت مسلماں گرایں قبالہ[3] من | درست نیست خدایا جہود میرانم[4]
جہود گفت بتوریت میخورم سوگند[5] | وگر خلاف بود ہیچ تو مسلمانم
گر از بسیطِ زمیں عقل منعدم گردد | بخود گماں نبرد ہیچکس کہ نادانم

حکمت دہ آدمی بر سفرہ[6] بخورند و دو سگ بر مردارے بہم

---

[1] لاشہ۔ مراد۔ ذبح شدہ بکری ہے۔ در کعبش۔ قصابوں کا قاعدہ ہے کہ جب گوشت سجاتے ہیں تو کٹی ہوئی ران میں ہڈی کی طرف سے پھونک بھر دیتے ہیں اُس سے وہ ران پھول کر فربہ معلوم ہونے لگتی ہے۔ تا۔ ہرگز۔ [2] متکلّم را الخ۔ جب تک تقریر کرنے والے پر مواخذہ اور اعتراض نہیں ہوتا اُس کی تقریر خوشنما نہیں ہوتی۔۔ [3] پندار۔ غرور۔ جہود یعنی یہودی۔ چنانکہ الخ۔ مجھے اُن کے نزاع پر ہنسی آئی۔ [4] قبالہ۔ دستاویز۔ جہود میرانم۔ میں یہودی ہو کر مروں۔ [5] سوگند۔ قسم۔ [6] سفرہ۔ دستر خوان۔

بسر[1] نبرند حریص بجہانے گرسنہ وقانع بنانے سیر حکما گفتہ اند درویشی بقناعت بہ از توانگری بہ بضاعت

شعر

رودۂ تنگ بیک نانِ تہی پر گردد | نعمتِ روئے زمین پر نکند دیدۂ تنگ

مثنوی

پدر چوں دورِ عمرش منقضی گشت | مرا ایں یک نصیحت کرد و بگذشت

کہ شہوت آتش ست از وے بپرہیز | بخود بر آتشِ دوزخ مکن تیز

دراں آتش نداری طاقتِ سوز | بصبر آبے بریں آتش زن امروز

پند ہر کہ در حالِ توانائی نکوئی نکند در وقتِ ناتوانی سختی بیند

شعر

بداختر[2] تر از مردم آزار نیست | کہ روزِ مصیبت کسش یار نیست

حکمت ہر چہ زود بر آید دیر نپاید

قطعہ

خاکِ مشرق شنیدہ ام کہ کنند | بچہل سال کاسۂ چینی

صد بروزے کنند در مرد شت | لاجرم قیمتش ہمی بینی

---

[1] بسر نبرند۔ مل کر گذارہ نہیں کر سکتے۔
بضاعت۔ سرمایہ۔
رودہ۔ انتڑی۔ دیدۂ تنگ۔ لالچ کی آنکھ۔
منقضی۔ ختم۔
بگذشت۔ یعنی مرگیا۔
[2] بداختر۔ بدنصیب۔ زود برآید۔ جلد حاصل ہو۔
خاک مشرق۔ یعنی چین کا علاقہ۔ مرد شت۔ ایک شہر کا نام ہے۔

قطعہ

مرغک[1] از بیضہ بروں آید و روزی طلبد | آدمی زادہ ندارد خرد و عقل و تمیز
آنکہ ناگاہ کسے گشت بچیزے نرسید | وین تمکین و فضیلت بگذشت از ہمہ چیز
آبگینہ ہمہ جایابی ازاں بیمحل ست | لعل دشوار بدست آید ازانست عزیز

حکمت کار ہا بہ صبر برآید و مستعجل بسر درآید

مثنوی

بچشمِ خویش دیدم در بیاباں | کہ آہستہ سبق بردار شتاباں
سمندِ بادپا از تک فرو ماند | شتر باں ہمچناں آہستہ میراند

پند ناداں را بہ از خاموشی نیست واگر ایں مصلحت بدانستے نادان نبودے

قطعہ

چوں نداری کمالِ فضل آں بہ | کہ زباں[2] در دہاں نگہداری
آدمی را زباں فضیحہ کند | جوز بیمغز را سبکساری

ابیات

خرے را ابلہے تعلیم میداد | بر و بر صرف کردے سعیِ دائم
حکیمے گفتش اے ناداں چہ کوشی | دریں سودا بترس از لومِ لائم

---

[1] مرغک۔ یعنی مرغی کا بچہ انڈے سے نکلتے ہی دانا چگنے لگتا ہے۔ انسان کے بچے کو ایک عرصہ تک کوئی سلیقہ حاصل نہیں ہوتا۔ آنکہ ناگاہ۔ یعنی مرغی کے بچہ کو کوئی خاص رتبہ حاصل نہ ہوا انسان کا بچہ بڑا ہو کر سب سے بازی لے گیا۔
بیمحل۔ بے قدر۔ مستعجل۔ جلد باز۔ سمندِ بادپا۔ صبا رفتار گھوڑا۔ تگ۔ دوڑ۔
[2] زبان در دہان نگہداری۔ یعنی خاموش رہ۔ فضیحہ۔ رسوا۔ جوز بیمغز۔ الخ۔ یعنی جس طرح کے بے گری کے اخروٹ کو اس کا ہلکا پن رسوا کر دیتا ہے۔ ابلہ۔ بے وقوف۔ سعیِ دائم۔ مسلسل کوشش۔ لوم لائم۔ سلامت کرنے والے کی ملامت۔

نیاموز دبہائم[1] از تو گفتار | تو خاموشی بیاموز از بہائم

ایضاً

ہر کہ تامّل نہ کند در جواب | بیشتر آید سخنش ناصواب
یا سخن آرای چو مرد دم بہوش | یا بنشیں ہمچو بہائم خموش

پند ہر کہ با داناتر از خود جدل کند تا بداند کہ داناست بداند کہ نادان ست

فرد

چوں در آمد مہ از توئی بسخن | گرچہ بدانی اعتراض مکن

حکمت ہر کہ با بداں نشیند نکوئی نہ بیند

ابیات

گر نشیند فرشتہ با دیو[2] | وحشت آموزد و خیانت و ریو
از بداں جز بدی نیاموزی | نکند گرگ پوستیں دوزی

پند مردماں را عیبِ نہانی پیدا مکن کہ مرا ایشاں را رسوا کنی و خود را بے اعتماد

پند ہر کہ علم خواند و عمل نکرد بداں ماند کہ گاؤ راند و تخم نیفشاند از تنِ بیدل طاعت نیاید و پوستِ بے مغز بضاعت را نشاید

[1] بہائم - بہیمہ کی جمع - چوپایہ - ناصواب غلط جدل - کج بحثی - کہ دانا است - تاکہ لوگ عقلمند سمجھیں - بہ از توئی - تجھ سے بہتر آدمی - [2] ریو - مکر و فریب

۱۰

بھیڑیئے کا کام درندگی ہے نہ کہ پھٹے کو سینا - خود را بے اعتماد - پھر لوگ بھروسہ نہ کریں گے - اور اپنا راز تجھ سے نہ کہیں گے - گاؤ راند - یعنی ہل چلاتا ہے - تخم نیفشاند - بیج نہیں بکھیرتا - بیدل - بے ہمت -

نہ ہر کہ دَر مجادلت چست در معاملت درست

بیت

بس قامتِ خوش کہ زیر چادر باشد | چوں باز کنی مادرِ مادر باشد

حکمت اگر شبہا ہمہ شبِ قدر بودے شبِ قدر بیقدر بودے

شعر

گر سنگ ہمہ لعلِ بدخشاں بودے | پس قیمتِ لعل و سنگ یکساں بودے

حکمت نہ ہر کہ بصورت نیکوست سیرت زیبا در دست کار

اندروں دارد نہ پوست

قطعہ

تواں شناخت بیکروز در شمائلِ مرد | کہ تا کجاش رسیدست پایگاہِ علوم

ولے زباطنش ایمن مباش و غرہ مشو | کہ خبثِ نفس نگردد بسالہا معلوم

پند ہر کہ با بزرگاں ستیز د خونِ خود مے ریزد

قطعہ

خویشتن را بزرگ پنداری | راست گفتند یک دو بیند لوچ

زود بینی شکستہ پیشانی | تو کہ بازی بسر کنی با غوچ

حکمت پنجہ با شیر انداختن و مشت بر شمشیر زدن کارِ خردمند

---

۱۰ نہ ہر کہ در مجادلہ۔ یعنی ہر کڑوی زبان والا معاملہ کا اچھا نہیں ہوتا۔ مادرِ مادر۔ نانی یعنی بوڑھیا۔ شب قدر۔ یعنی مخصوص رات ہے۔ جس کی بہت زیادہ فضیلت ہے کارِ مردوں دارد نہ پوست۔ معاملہ کا تعلق باطن سے ہے ظاہر سے نہیں۔ شمائل۔ خصلتیں۔ غرہ۔ دھوکہ۔ یک دو بیند لوچ بھینگا ایک کے دو دیکھتا ہے۔ بازی بسر۔ ٹکر لڑانا۔ غوچ۔ ٹکر مارمینڈھا۔

نیست

بیت

جنگ وزور آوری مکن با مست | پیشِ سرپنجہ[1] در بغل نہ دست

پند ضعیفے کہ با قوی دلاوری کند یارِ دشمن ست در ہلاکِ خویش

قطعہ

سایہ پروردہ را چہ طاقتِ آں | کہ رود با مبارزاں بقتال

سست بازو بچہل می فگند | پنجہ با مردِ آہنیں چنگال

حکمت ہر کہ نصیحت نشنود سرِ ملامت شنیدن دارد

شعر

چوں نیاید نصیحتت در گوش | اگرت سرزنش کنم خاموش

حکمت بے ہنراں ہنرمنداں را نتوانند[2] دید ہمچناں سگِ بازاری سگِ صیدی را مشغلہ برآرند و پیش آمدن نیارند یعنی چوں سفلہ بہ ہنر با کسے برنیاید بخشش در پوستیں افتد

بیت

کند ہر آینہ غیبت حسودِ کوتہ دست | کہ در مقابلہ گنگش بود زبانِ مقال

حکمت اگر جورِ شکم نیستے ہیچ مرغ در دامِ صیاد نیفتادے بلکہ

[1] سرپنجہ۔ مضبوط پنجے والا۔ یار۔ مددگار سایہ پروردہ۔ عیشوں کا پالا ہوا۔ مبارز۔ مرد میدان آہنیں چنگال۔ لوہے کے پنجے والا۔ سر۔ خیال۔ خاموش۔ چپ رہ۔

[2] نتوانند دید۔ حسد کی وجہ سے۔ سگ بازاری۔ آوارہ کتا۔ سگِ صیدی۔ شکار کا پالتو کتا۔ مشغلہ۔ شور وغل۔ سفلہ۔ کمینہ۔ بس نیاید۔ جیت نہیں سکتا۔ بخشش۔ اپنی خباثت کی وجہ سے۔ در پوستیں افتد۔ عیب جوئی کرنے لگتا ہے۔ کوتہ دست۔ کمزور۔ مقال۔ گفتگو۔ جورِ شکم۔ بھوک کی زیادتی۔

صیّاد خود دام ننہادے **بیت**

شکم بندِ دست ست و زنجیرِ پائے | شکم بندہ نادر پرستد خدائے

پند حکیماں دیر دیر خورند و عابداں نیم سیر[1] و زاہداں سدِّ رمق وجواناں تا طبق برگیرند و پیراں تا عرق بکنند اما قلندراں چنداں بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزیئے کس

شعر

اسیرِ بندِ شکم را دو شب نگیرد خواب | شبے ز معدہ سنگی شبے ز دلتنگی

حکمت مشورت با زناں تباہ ست و سخاوت با مفسداں گناہ

شعر

ترحّم بر پلنگِ تیز دنداں[2] | ستمگاری بود بر گوسفنداں

حکمت ہر کرا دشمن پیش ست اگر نکشد دشمنِ خویش ست

بیت

سنگ در دست و مار بر سر سنگ | خیرہ رائی بود قیاس و درنگ

وگر وہے بخلاف این مصلحت دیدہ اند و گفتہ اند کہ در کشتنِ بندیاں تامّل اولیٰ ترست بحکم آنکہ اختیار باقیست تواں کشت و تواں

[1] نیم سیر۔ آدھے پیٹ سدِّ رمق۔ جینے کی بقدر۔ تا طبق برگیرند۔ یعنی جب تک دسترخوان ہی نہ اٹھ جائے عرق نکنند۔ پسینہ پسینہ نہ ہو جائیں۔ جائے نفس نماند۔ سانس لینے کی گنجائش نہ رہے۔ ز معدہ سنگی۔ معدہ کے پتھر کی طرح بوجھل ہونے کی وجہ سے۔ دلتنگی۔ بھوک۔

[2] پلنگ۔ چیتا۔ گوسپند۔ بکری۔ پیش است۔ قابو میں ہے۔ خیرہ رائی۔ کم عقلی۔ بندیاں۔ قیدی۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

ہشت اگر بے تامّل کشتہ شود محتمل ست کہ مصلحتے فوت شود و تدارک مثلِ آں ممتنع[1] باشد

مثنوی

نیک سہل ست زندہ بیجاں کرد | کشتہ را باز زندہ نتواں کرد
شرطِ عقل ست صبر تیر انداز | کہ چو رفت از کماں نیاید باز

حکمت حکیمے کہ با جہّال در افتد باید کہ توقّعِ عزّت ندارد و اگر جاہلے بزباں آوری بر حکیمے غالب آید عجب نیست کہ سنگیست کہ گوہر را می شکند

بیت

نہ عجب گر فرو رود نفسش | عندلیبے[2] غراب ہم قفسش

قطعہ

گر ہنرمندے از اوباش جفائے بیند | تا دلِ خویش نیازارد و درہم نشود
سنگِ بدگوہر اگر کاسۂ زرّیں شکند | قیمتِ سنگ نیفزاید و زر کم نشود

حکمت خردمندے را کہ در زمرۂ اجلاف سخن بہ بند دشگفت مدار کہ آوازِ بربط با غلبۂ دُہل بر نیاید و بوئے عبیر از گندِ سیر فرو ماند

مثنوی

بلند آواز نادان گردن افراخت | کہ دانا را بہ بے شرمی بینداخت

---

[1] ممتنع باشد۔ ناممکن ہو۔
نیک۔ بہت۔ شرط عقل است۔ تیرانداز کو صبر سے کام لینا عقلمندی ہے۔ در افتد۔ جھگڑا کرے۔ زباں آوری۔ زبان درازی۔ فرو رود نفسش۔ وہ حکیم سانس نہ مار سکے۔

[2] عندلیب۔ بلبل۔ غراب۔ کوّا۔ اوباش۔ بدمعاش۔ تا۔ ہرگز۔ درہم نشود۔ رنجیدہ نہ ہو۔ بدگوہر۔ بداصل۔ کم نشود۔ یعنی اس کی قیمت نہیں گھٹتی۔ زمرہ۔ جماعت۔ اجلاف۔ کمینے۔ سخن بہ بندد۔ بات نہ کر سکے۔ شگفت۔ تعجب۔ بربط۔ سارنگی۔ دہل۔ ڈھول۔ گند۔ بدبو۔ سیر۔ لہسن۔

نمیداند کہ آہنگِ[1] حجازی | فرومانند زبانگِ طبلِ غازی

حکمت جوہر اگر در خلاب[2] افتد ہماں نفیس ست و غبار اگر بر فلک رود ہماں خسیس[3] استعداد بے تربیت دریغ ست و تربیت نامستعد ضائع خاکستر[4] نسبتے عالی دارد کہ آتش جوہرِ علویست[5] ولیکن چوں بنفسِ خود ہنرے ندارد با خاک برابر ست و قیمت شکر نہ از نے ست کہ آں خود خاصیتِ ویست

مثنوی

چو کنعاں[6] را طبیعت بے ہنر بود | پیمبر زادگی قدرش نیفزود

ہنر بنمای گر داری نہ گوہر[7] | کہ گل از خار ست ابراہیم از آزر[8]

حکمت مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطّار بگوید دانا چوں طبلۂ عطّار ست خاموش و ہنر نمای و ناداں چوں طبلِ غازی بلند آواز و میاں تہی۔

قطعہ

عالم اندر میانہ جہّال | مثلے گفتہ اند صدّیقاں

شاہدے در میانِ کوراں ست | مصحفے در کنشتِ زندیقاں

پند دوستے را کہ بعمرے فراچنگ آرند نشاید کہ بیکدم بیازارند

---

[1] آہنگ۔ نغمہ۔ حجازی۔ موسیقی کے بارہ مقاموں میں سے ایک مقام کا نام ہے۔ [2] خلاب۔ کیچڑ۔ خسیس۔ ذلیل۔ استعداد الخ۔ یعنی اگر صلاحیت ہو اور پھر بھی تربیت حاصل نہ ہو تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ [4] خاکستر۔ بھوبھل جو آگ سے پیدا ہوتی ہے۔ [5] جوہرِ علوی۔ آگ کا کرہ دوسرے کروں کے اوپر ہے۔ [6] کنعاں۔ گنتا۔ کر۔ بلکہ۔ [7] کنعان۔ حضرت نوح کا لڑکا۔ نہ گوہر یعنی نسب کی نمائش کی ضرورت نہیں ہے۔ [8] آزر۔ حضرت ابراہیم کا باپ۔ عطّار۔ عطر فروش۔ طبلہ۔ ڈبہ۔ میاں۔ درمیان۔ مثلے گفتہ اند الخ۔ یعنی سچے لوگوں نے مثال کے طور پر کہا ہے کہ عالم جاہلوں کے درمیان ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی حسین معشوق اندھوں کے درمیان یا قرآن پاک کافروں کے آتشکدہ میں۔ دوستے الخ۔ یعنی دوست بڑی مدت میں بنتا ہے لہذا معمولی بات میں اُسے ناراض نہ کرنا چاہئے

بیت

سنگے بچند سال شود لعل پارہ[1] | از نہار تا بیک نفسش نشکنی بسنگ

حکمت عقل در دستِ نفس چناں گرفتار ست کہ مردِ عاجز در دستِ زن گربز

شعر

درِ خرمی بر سرائے ببند | کہ بانگِ زن از وے برآید بلند

پند رای بیقوت مکر و فسون ست و قوت بے رای جہل و جنون

شعر

تمیز باید و تدبیر و عقل و آنگہ ملک | کہ ملک و دولت[2] ناداں سلاحِ جنگِ خداست

حکمت جوانمرد کہ بخورد و بدہد بہ از عابدے کہ ببرد و بنہد

پند ہر کہ ترکِ شہوت از بہرِ قبولِ خلق دادہ است از شہوتِ حلال در شہوتِ حرام افتادہ است

شعر

عابد کہ نہ از بہرِ خدا گوشہ نشیند | بیچارہ در آئینۂ تاریک چہ بیند

حکمت اندک اندک خیلے شود و قطرہ قطرہ سیلے گردد یعنی آنکہ قوت ندارد سنگِ خردہ نگاہ میدارد تا وقتِ فرصت دمار از دماغِ خصم برآرد

---

[1] لعل پارہ - پارۂ لعل گربز - مکار اصل میں گرگ بز تھا یعنی بھیڑیا بصورت بکری - خرمی - خوشی - کہ بانگ الخ - یعنی بیوی اسقدر لڑاکا ہو کہ اس کی آوازیں باہر تک آتی ہوں - بے قوت - یعنی کمزور آدمی ہمیشہ مکر و فریب سے کام لیتا ہے - [2] کہ ملک و دولت الخ - یعنی اگر نادان کے ہاتھ حکومت و دولت لگ جاتی ہے تو وہ خدا سے برسرِ پیکار ہو جاتا ہے - ببرد و بنہد - یعنی بخل کرے - ترک دادن - ترک کردن - یعنی جو لوگ دکھاوے کو حلال چیزوں کو ترک کرتا ہے حرام میں مبتلا ہوتا ہے - بیچارہ در آئینہ تاریک الخ - یعنی اس کا دل تو تاریک آئینہ ہے اس میں خدا کا جلوہ نظر نہیں آسکتا - سنگِ

خوردہ - سنگ ریزہ - دمار - ہلاکت -

شعر

قطرۂ[1] علی قطرٍ اذا تفقت نہرٌ | و نہرٌ الی نہرٍ اذا اجتمعت بحرٌ

شعر

اندک اندک بہم شود بسیار | دانہ دانہ ست غلّہ در انبار

حکمت عالم را نشاید کہ سفاہت از عامی بحلم درگذارد کہ ہر دو طرف را زیان دارد ہیبتِ ایں کم شود و جہلِ آں مستحکم

شعر

چو با سفلہ گوئی بلطف و خوشی | فزوں گردد شش کبر و گردن کشی[2]

حکمت معصیت از ہر کہ صادر شود ناپسندست و از علما ناخوبتر کہ علمِ سلاحِ جنگِ شیطان ست و خداوندِ سلاح را چوں بایسری برند شرمساری پیش برد

مثنوی

عامی نادان پریشاں روزگار | بہ ز دانشمندِ ناپرہیزگار
کاں بنا بینائی از راہ اوفتاد | ویں دو چشمش بود و در چاہ اوفتاد

حکمت جان در حمایتِ یکدم ست و دنیا و جودے میانِ دو عدم

---

[1] قطرہ علی قطر الخ۔ جب قطرے کے ساتھ قطرہ جمع ہوتا ہے تو نہر بنجاتی ہے اور جب نہر نہر میں ملتی ہے تو دریا بنجاتا ہے۔ بہم۔ مل کر۔ عالم را نشاید الخ۔ یعنی عالم کے لیے ہر وقت مناسب نہیں ہے کہ عوام کی بیوقوفیوں کو معاف ہی کرتا رہے۔ زیان۔ نقصان۔ ایں۔ یعنی عالم۔ آں یعنی عامی۔ مستحکم۔ مضبوط۔

[2] گردن کشی۔ تکبر۔ ہیبت۔ گناہ۔ سلاح۔ ہتھیار۔ خداوند سلاح۔ یعنی ہتھیار بند۔ بایسری برند۔ قید خانہ لیجاتے ہیں۔ کہ آں۔ یعنی نادان۔ زراہ اوفتاد۔ راستہ سے بھٹک گیا۔ جان در حمایت الخ۔ یعنی زندگی کا مدار ایک سانس پر ہے۔ میان دو عدم۔ یعنی نہ پہلے تھی نہ آخر رہے گی۔

ف دین بدنیا الخ۔ یعنی دین کو دنیا کے عوض فروخت کر دینے والے گدھے ہیں۔ الم اعہد الخ۔ اے بنی آدم کیا میں نے تم سے یہ عہد نہ لیا تھا کہ شیطان کی عبادت نہ کرو گے دشمن۔ یعنی شیطان۔ دوست۔ یعنی خدا۔ مخلصان۔ یعنی باخدا لوگ۔ برنیاید۔ یعنی موافقت نہیں کرتا ۱۲ دام۔ قرض۔ غم ندارد۔ یعنی ادا کرنے کی فکر نہ کرے گا امروز۔ یعنی قرض مانگنے کے وقت۔ دو مردہ پیش گیر دمرکن۔ یعنی دو آدمیوں کے کھانے کی بقدر لگن بھر کر سامنے رکھے گا اور قرض سے خوب مزے اڑائے گا۔ فردا۔ یعنی جب قرض مانگنے والا تقاضہ کرے گا۔ ترے از اینجا برکن۔ یعنی پشمیں اکھاڑ لو۔ نامش نہ برند۔ یعنی لوگ بخیل کو مرنے کے بعد یاد نہیں کرتے۔ بیوہ داند۔

دین بدنیا فروشاں خرانند یوسف را فروشند تا چہ خرند

آیت

اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَا بَنِيْ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطَانَ ۚ

بیت

بقولِ دشمن پیمانِ دوست بشکستی | ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

حکمت شیطان با مخلصاں برنیاید و سلطان با مفلساں

مثنوی

وامش مدہ آنکہ بے نماز است | گرچہ دہنش ز فاقہ باز است

کو فرضِ خدا نمے گذارد | از قرض تو نیز غم ندارد

فرد

امروز دو مردہ پیش گیر دمرکن | فردا گوید ترے ازینجا برکن

حکمت ہر کہ بزندگی نانش نخورند چوں بمیرد نامش نبرند

انگور بیوہ داند نہ خداوندِ میوہ یوسف صدیق علیہ السلام در خشک سال سیر نخوردے تا گرسنگاں را فراموش نکند

مثنوی

آنکہ در راحت و تنعم زیست | او چہ داند کہ حالِ گرسنہ چیست

چونکہ مشقت سے حاصل کرتی ہے۔ سیر نخوردے۔ پیٹ بھر کر نہ کھاتے تھے تنعم ناز و نعمت۔

حالِ درماندگاں کسے داند | کہ باحوالِ خویش درماند

قطعہ

ایکہ بر مرکبِ تناز زندہ سواری ہشدار | کہ خرِ خارکشِ سوختہ در آب و گل ست
آتش از خانۂ ہمسایۂ درویش مخواہ | کانچہ از روزنِ او میگذرد دود دل ست

پند درویشِ ضعیف حال را در خشکیِ تنگسال مپرس کہ چونی الّا بشرط آنکہ مرہمے بر ریشِ نہی و معلومے پیش

قطعہ

خرے کہ بینی وبارے بگل در افتادہ | بدل برو شفقت کن ولے مرو بسرش
کنونکہ رفتی و پرسیدیش کہ چوں افتاد | میاں ببند و چو مرداں بگیر زخم خرش

حکمت دو چیز مخالف عقل ست خوردن بیش از رزقِ مقسوم و مردن پیش از وقتِ معلوم

قطعہ

قضا دگر نشود در ہزار نالہ و آہ | بشکر یا بشکایت برآید از دہنے
فرشتہ کہ وکیل ست بر خزائنِ باراں | چہ غم کند کہ بمیرد چراغِ پیرزنے

پند اے طالبِ روزی بنشیں کہ بخوری و اے مطلوبِ اجل مرو کہ

۱۰

لہ درماند۔ عاجز ہو۔ تناز زندہ کودنے والا۔ خارکش۔ لکڑہارا۔ دود۔ دھواں۔ چونی۔ یعنی آپ کی گذر بسر کیسے ہوتی ہے۔ ریش۔ زخم۔ معلوم۔ یعنی روپیہ پیسہ۔ بار۔ بوجھ۔ مرو۔ بسرش۔ اُس کے پاس نہ جا۔ میاں ببند۔ کمر بستہ ہو جا۔ ذنب۔ دُم۔ ۱۲ رزق مقسوم۔ جتنا رزق مقدر میں ہے۔ وقت معلوم۔ یعنی موت کا جو وقت معین ہے۔ دگر نشود۔ نہیں بدلتی۔ بمیرد چراغ۔ چراغ بجھے۔ بنشیں۔ یعنی مارا مارا نہ پھر بخوری۔ یعنی خود بخود مقدر کا رزق پہنچ جائے گا۔ اجل۔ موت۔ مرو۔ نہ بھاگ۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

جاں نبری

قطعہ

جہدِ[1] رزق ار کنی وگر نکنی | برساند خدائے عزّ و جل
وور روی در دہانِ شیر و پلنگ | نخورد مدات مگر بروزِ اجل

حکمت تو انگرِ فاسق کلوخِ زراندود ست، و درویشِ صالح شاہدِ خاک آلود و ایں یکے دلقِ موسیٰ ست مرقّع و آں ریشِ فرعون مرصّع ولیکن شدّتِ نیکاں روی در فرج دارد و دولتِ بداں[2] سور نشیب

قطعہ

ہر کرا جاہ و دولت ست بداں[2] | خاطرِ خستہ در نخواہد یافت
خبرش دہ کہ ہیچ دولت و جاہ | بسرائے دگر نخواہد یافت

حکمت حسود از نعمتِ حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد

قطعہ

مردکے خشک مغز را دیدم | رفتہ در پوستینِ صاحبِ جاہ
گفتم اے خواجہ گر تو بد بختی | مردمِ نیک بخت را چہ گناہ

قطعہ

آلا تا نخواہی بلا بر حسود | کہ آں بختِ برگشتہ خود در بلاست

---

[1] جہد۔ کوشش۔ ار۔ اگر۔ ور۔ اور اگر۔ روز اجل۔ موت کا دن۔ کلوخ زراندود۔ ڈھیلا جس پر سونے کے پانی کا ملمع ہو۔ شاہد خاک آلود۔ وہ معشوق جس کا حسن غبار میں چھپا ہوا ہو۔ ایں۔ یعنی شاید۔ مرقع۔ پیوند زدہ۔ مرصّع۔ جڑاؤ۔ رود در فرج دارد۔ یعنی اس کا رخ کشادگی کی طرف ہے۔ سر در نشیب۔ یعنی عنقریب ختم ہو جائے گی۔

[2] بداں۔ بآں دولت خستہ۔ محتاج۔ در زیادہ ہے۔ خاطر نخواہد یافت۔ دل جوئی نہیں کرتا۔ سرائے دگر۔ یعنی عالم آخرت۔ حسود۔ حاسد۔ بنعمتِ حق بخیل است۔ چونکہ وہ چاہتا ہے کہ کسی دوسرے پر اللہ کا کوئی انعام نہ ہو۔ مردک۔ ذلیل انسان۔ خشک مغز۔ پاگل۔ رفتہ در پوستیں۔ عیب جوئی کرتا تھا۔ آلا۔ آگاہ۔ تا۔ ہرگز۔

[1] دشمن اندر قفا است۔ یعنی اُس کا حسد خود اُس کا دشمن ہے جو اس کے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ تلمیذ۔ شاگرد۔ بے ارادت۔ یعنی جس کے دل میں استاد کا احترام نہ ہو۔ عاشق بے زر۔ یعنی محروم۔ خانۂ بے در۔ یعنی وہ گھر جس پر کواڑوں کا دروازہ نہ ہو۔ جب جاہے چور گھر گھس جائے۔ زاہد۔ بے علم کو شیطان جس وقت چاہے گمراہ کر سکتا ہے۔ [2] نزول۔ اترنا۔ تحصیل حاصل کرنا۔ متہاون۔ عمل میں سستی کرنے والا۔ عاصی۔ گنہگار۔ یعنی جو فرائض ادا نہیں کرتا۔ دست بردارد۔ یعنی توبہ کے لئے یا غریبوں کو خیرات دینے کے لئے۔ در سر دارد۔ یعنی کبر و غرور۔ سرہنگ۔ سپاہی۔ لطیف خوی۔ نرم عادت۔ بچہ ماند۔ کس چیز کے مشابہ ہے [3] زنبور بے عسل۔ بدوں شہد کی مکھی۔ عسل۔ شہد۔ نیش۔ ڈنک۔ زن است۔ مروّت مردانگی ہے۔ بناموس۔ عزت کی خاطر۔ آستیں چہ دراز۔ دنیا دار زیب و زینت کے لئے لمبی آستین رکھتے تھے اور عبادتگذار وضو کی ضرورت کے لئے چھوٹی آستین بناتے تھے۔

چہ حاجت کہ باوے کنی دشمنی | کہ وے را چناں دشمن اندر قفا[1] است

حکمت

تلمیذِ بے ارادت عاشقِ بے زر است و روندۂ بے معرفت مرغِ بے پر و عالمِ بے عمل درختِ بے بر و زاہدِ بے علم خانۂ بے در

مراد از نزولِ[2] قرآن تحصیلِ سیرتِ خوب ست نہ ترتیلِ سورتِ مکتوب عامی متعبّد پیادہ رفتہ ست و عالمِ متہاون سوار خفتہ عاصی کہ دست بردارد بہ از عابد کہ در سر دارد

بیت

سرہنگِ لطیف خوی دلدار | بہتر ز فقیہِ مردم آزار

قول

یکے را گفتند عالمِ بے عمل بچہ ماند گفت بر زنبورِ[3] بے عسل

بیت

زنبورِ درشت بے مروّت را گوی | بارے چو عسل نمیدہی نیش مزن

قول

مردِ بے مروّت زن ست و عابد با طمع را ہزن

قطعہ

اے بناموس جامہ کردہ سپید | بہرِ پندارِ خلق و نامہ سیاہ

دست کوتاہ باید از دنیا | آستیں چہ دراز و چہ کوتاہ

پائے تغابن از گل برنیاید۔ یعنی جس نقصان کی دلدل میں اُس کا پیر پھنسا ہے اُس سے نہیں نکل سکتا۔ تاجر کشتی شکستہ۔ یعنی جس تاجر کی کشتی دریا میں ٹوٹ گئی ہو اور مال سمندر میں تہ نشین ہوگیا ہو۔ وارث باقلندراں نشستہ۔ یعنی وہ شخص جو مال کا وارث ہوا اور اُس نے قلندروں کی صحبت اختیار کرلی ہو۔ جن کی عادت ہی مال کو ضائع کرنا ہے۔ درویشاں۔ یعنی قلندر۔ گرنبا شد الخ یعنی اگر تیرا مال فی سبیل اللہ وقف نہیں ہے۔ یارا زرق پیرہن۔ وہ دوست جس نے نیلا لباس پہن رکھا ہو۔ مراد قلندروں کی جماعت۔ خان۔ خانہ کا مخفف مان۔ سامان۔ انگشت نیل کشیدن۔ چھوڑ دینا پیلبان۔ ہاتھی بان۔ درخور پیل۔ یعنی ہاتھی کے مناسب گھر تعمیر کرنا کہ وہ اپنا ہاتھی وہاں لاسکے خلعت۔ جوڑا جو انعام میں ملے۔ خلقان۔ پرانا۔ خوان۔ یعنی دسترخوان کا کھانا۔ انبان۔ نری یہاں مراد وہ کشکول گدائی ہے جو نری کے چمڑے سے بنایا جاتا ہے۔ بزہ۔ ترکاری۔

حکمت دو کس را حسرت از دل نرود و پائے تغابن از گل بر نیاید تاجرِ کشتی شکستہ و وارث باقلندراں نشستہ

قطعہ

پیشِ درویشاں بود خونت مباح — گر نبا شد در میاں مالت سبیل
یا مرو با یارِ ازرق پیرہن — یا بکش بر خان و مان انگشتِ نیل
یا مکن با پیلباناں دوستی — یا بنا کن خانہ در خورِ پیل

حکمت خلعتِ سلطاں اگرچہ عزیز ست جامۂ خلقان خود از ال بعزت تر و خوانِ بزرگاں اگرچہ لذیذ خردہ انبانِ خویش ازاں بلذت تر

بیت

سر کہ از دستِ رنجِ خویش و بزہ — بہتر از نانِ دہ خدائے و برہ

حکمت خلافِ راہِ صواب ست و عکسِ رائے اُلوالالباب دارو بگماں خوردن و راہ نادیدہ بے کارواں رفتن امامِ مرشد محمد غزالی را رحمۃ اللہ علیہ پرسیدند کہ چگونہ رسیدی بدیں منزلت در علوم گفت بدانکہ ہرچہ ندانستم از پرسیدنِ آں ننگ ندانستم

قطعہ امیدِ عافیت آنگہ بود موافقِ عقل — کہ نبض را بہ طبیعت شناس بنمائی

بپرس ہرچہ ندانی کہ ذلّ[1] پرسیدن | دلیلِ راہِ تو باشد بعزّ[2] دانائی

حکمت ہرچہ دانی کہ ہرآئینہ[3] معلوم تو خواہد شد بپرسیدنِ آں تعجیل مکن کہ ہیبتِ سلطنت رازیاں دارد

قطعہ

چو لقماں دید کاندر دستِ داؤد | بمیں آہن بمعجز موم گردد
نپرسیدش چہ میسازی کہ دانست | کہ بے پرسیدنش معلوم گردد

قول ہرکہ بابداں نشیند اگرچہ طبیعتِ ایشاں نگیرد لیکن بطریق ایشاں متہم[4] گردد چنانکہ اگر شخصے بخرابات[5] رود بنماز کردن منسوب گردد بخمر خوردن

مثنوی

رقم[6] بر خود بنادانی کشیدی | کہ ناداں را بصحبت برگزیدی
طلب کردم زدانایاں یکے پند | مرا گفتند با ناداں مپیوند
کہ گر دانائے دہری خر بباشی | وگر نادانی ابلہ تر بباشی

حکمت حلمِ شتر چنانکہ معلوم ست اگر طفلے مہارش گیرد و صد فرسنگ بَرد گردن از متابعتش برنہ پیچد امّا اگر درّۂ ہولناک پیش آید کہ موجبِ ہلاک باشد و طفل آنجا بنادانی خواہد رفتن زمام از

---

[1] ذلّ۔ ذلت۔ عزّ۔ عزت۔ ہرآئینہ۔ بہرحال۔ تعجیل۔ جلدی۔ زیاں۔ نقصان۔ بمعجز موم گردد۔ حضرت داؤد کا معجزہ تھا کہ اُن کے ہاتھ میں آکر لوہا موم بنجاتا تھا۔ خرابات۔ ویرانہ مراد شراب خانہ خمر۔ شراب۔ رقم۔ علامت۔ خر۔ گدھا۔ ابلہ۔ بیوقوف حلم۔ بردباری متابعت پیچھے پیچھے چلنا۔ موجب۔ سبب۔ زمام۔ مہار۔

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

کفش در گلاندو دیگر مطاوعت[1] نکند که ہنگامِ درشتی ملاطفت مذموم ست وگویند دشمن بملاطفت دوست نگردد بلکہ طمعِ دشمنی زیادت کند

قطعہ

کسے کہ لطف کند با تو خاکپایش باش | وگر خلاف کند در دو چشمِ پایش آگن خاک
سخن بلطف و کرم با درشت خوی مگوی | کہ زنگ خوردہ نگردد مگر بسوہاں پاک

حکمت ہر کہ در پیشِ سخنِ دیگراں افتد تا مایہ[2] فضلش بدانند پایہ جہلش شناسند

قطعہ

ندہد مردِ ہوشمند جواب | مگر آنگہ کز و سوال کنند
گرچہ بر حق بود فراخِ[3] سخن | حملِ دعویش بر محال کنند

حکمت ریشے درونِ جامہ داشتم و شیخ رحمۃ اللہ علیہ ہر روز پرسیدے کہ چون ست و نپرسیدے کہ کجاست دانستم کہ از ما احتراز میکند کہ ذکرِ ہمہ عضوے روا نباشد و خردمنداں گفتہ اند

ہر کہ سخن نسنجد از جواب بر نجد

قطعہ

تا نیک ندانی کہ سخن عینِ صواب است | باید کہ بگفتن دہن از ہم نکشائی

---

[1] مطاوعت - فرمانبرداری - ملاطفت - نرمی - طمع - لالچ - لطف - مہربانی - درشت خوی - بدمزاج - سوہان - ریتی - در پیش سخن دیگراں افتد - دوسرے کی بات کاٹ کر اپنی شروع کرے - فضل - بزرگی -

[2] پایہ - مرتبہ -

[3] فراخ سخن - زیادہ بولنے والا - محال - ناممکن - ریش - زخم - شیخ - یعنی شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ سعدی علیہ الرحمۃ کے پیر - احتراز - پرہیز - روا نباشد - مناسب نہیں ہوتا - سخن نسنجد - بات ناپ تول کر نہیں کہتا عین صواب است - بالکل درست ہے -

گر راست سخن گوئی و در بند بمانی | به از آنکہ دروغت دہد از بند رہائی

حکمت در دروغ گفتن بضرورتِ لازم بماند کہ اگر نیز جراحت درست شود نشان بماند نہ بینی کہ برادرانِ یوسف علیہ السلام بدروغے کہ موسوم شدند براست گفتنِ ایشاں اعتماد نہ ماند قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ اَنْفُسُكُمْ اَمْرًا

قطعہ

یکے را کہ عادت بود راستی | خطائے رود در گذارند ازو
وگر نامور شد بناراستی | دگر راست باور ندارند ازو

حکمت اجلِّ کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذلِّ موجودات سگ و باتّفاقِ خردمنداں سگِ حق شناس بہ از آدمی ناسپاس۔

قطعہ

سگے را لقمہ ہرگز فراموش | نگردد گر زنی صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلہ را | بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حکمت از نفس پرور ہنر پروری نیاید و بے ہنر سروری را نشاید

مثنوی

مکن رحم بر مردِ بسیار خوار | کہ بسیار خوار ست بسیار خوار

در بند بانی۔ قید خانہ میں پڑا رہے۔ ضربت لازم۔ وہ چوٹ جس کا نشان نہ جائے۔ جراحت۔ زخم۔ موسوم شد۔ نام دھرا گیا۔ اعتماد۔ بھروسہ۔ بل سولت الخ۔ حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کے بھائیوں پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ یہ حضرت یوسف کو بھیڑئے کے پھاڑنے کا قصہ تمہارا من گھڑت ہے خطائے رود اگر کوئی غلطی سرزد ہو جائے۔ گذارند۔ لوگ درگذر کر دیتے ہیں۔ نامور۔ مشہور۔ باور۔ یقین۔ اجل۔ سب سے بزرگ۔ اذل۔ سب سے ذلیل۔ ناسپاس۔ ناشکر گذار۔ سگے را الخ۔ کتا ایک لقمہ کا احسان نہیں بھولتا۔ سفلہ۔ کمینہ۔ نفس پرور۔ جس کو صرف اپنی لگی ہو۔ سروری۔ سرداری۔ مرد۔ بسیار خوار۔ پیٹو آدمی۔ خوار۔ ذلیل۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

چو گاؤ ارہی[۱] بایدت فربہی | چو خر تن بجورِ کساں در دہی

حکمت در انجیل آمدہ است کہ اے فرزندِ آدم اگر تو انگری دہمت مشتغل شوی بمال از من و اگر درویش کہمت تنگدل نشینی پس حلاوتِ ذکرِ من کجا دریابی و بعبادتِ من کے شتابی

قطعہ

گہ اندر نعمتے مغرور و غافل | گہ اندر تنگدستی خستہ و ریش

چو سر او ضرا حالت انیست | ندانم کے بحق پردازی از خویش

حکمت ارادتِ[۲] بیچوں یکے را از تختِ شاہی فرود آرد و یکے را در شکمِ ماہی نگہ دارد

بیت

وقت خوش آں رہرو کہ بود ذکرِ تو مونس | ور خود بود اندر شکمِ حوت چو یونس

حکمت اگر تیغِ قہر بر کشد نبی و ولی سر در کشد و اگر غمزۂ لطف بجنباند بداں را بہ نیکاں در رساند

قطعہ

گر بہ محشر خطابِ قہر کند | انبیا را چہ جائے معذرت است

پردہ از روئے لطف گو بردار | کا شقیا را امیدِ مغفرت است

---

[۱] ارہی۔ اگر۔ تو انگری دہمت۔ اگر تجھے مالدار بنانا ہوں۔ مشتغل۔ مشغول۔ حلاوت۔ شیرینی۔ سرا۔ خوشحالی۔ ضرا۔ تنگدستی۔ از خویش۔ یعنی اپنی فکر چھوڑکر۔ ارادت۔ ارادہ۔ بیچوں۔ بے مثال۔ یعنی خدا تعالیٰ نگہ دارد۔ بہتر حالت میں رکھے۔ جیسے حضرت یونس۔ سر در کشد۔ سرنگوں ہو جائیں۔ غمزہ۔ آنکھ مارنا۔ معذرت۔ عذر خواہی۔ اشقیا۔ بدبخت۔ گنہگار۔ مغفرت۔ معافی۔

حکمت ہر کہ بتادیبِ[1] دنیا راہِ صواب برنگیرد بتعذیبِ عقبیٰ[2] گرفتار آید وَلَنُذِيقَنَّهُم مِّنَ الْعَذَابِ الْأَدْنَىٰ دُونَ الْعَذَابِ الْأَكْبَرِ

فرد

پندست خطابِ مہتراں انگہ بند | چوں پند دہند نشنوی بند نہند

پند نیکبختاں بحکایت و امثالِ[3] پیشینیگاں[4] پذیرند از اں پیش کہ پسینیاں[5] بواقعہ او مثل زنند و دزداں دست کوتاہ نکنند تا دستِ[6] شان کوتاہ نکنند

قطعہ

نرود مرغ سوئے دانہ فراز | چوں دگر مرغ بیند اندر بند
پند گیر از مصائبِ دگراں | تا نگیرند دیگراں بتو پند

حکمت آں را کہ گوشِ ارادت کراں آفریدہ اند چوں کند کہ بشنود و آں را کہ کمندِ سعادت می بردچہ کند کہ نرود

قطعہ

شبِ تاریک دوستانِ خدای | می بتابد چو روزِ رخشندہ
ویں سعادت بزورِ بازو نیست | تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

[1] تادیب۔ ادب سکھانا۔ تعذیب۔ عذاب دینا۔ عقبیٰ۔ آخرت۔ ولنذیقنہم۔ ہم اُن کو آخرت کے عذاب سے قبل دنیا کا عذاب چکھائیں گے۔ پندست خطاب الخ۔ یعنی بڑے آدمی ابتدا ناراضی کا اظہار پند و نصیحت کی صورت میں کرتے ہیں اگر نہ سنا جائے تو پھر قید و بند میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ [3] امثال۔ کہاوتیں۔ [4] پیشینیگان۔ اگلے زمانے کے لوگ۔ پسینیاں پچھلے زمانہ کے لوگ۔ مثل زنند۔ بطور قصہ کہانی بیان کریں۔ [6] دست شان کوتاہ نکنند۔ جب تک اُن چوروں کا ہاتھ نہ کاٹ دیں۔ فراز آگے۔ پندگیر الخ۔ دوسروں کی مصیبت سے عبرت حاصل کرے۔ کران بہرے۔ کمند پھاند۔

شبِ تاریک دوستانِ خدا الخ۔ خدا کے دوستوں کی تاریک رات بھی روز روشن کی طرح چمکتی ہے۔ ویں۔ یعنی خدا کی دوستی۔

رباعی

از تو بکر[1] نالم که دگر داور نیست | وز دستِ تو ہیچ دست بالاتر نیست
آں را کہ تو رہ دہی کسے گم نکند | اواں را کہ تو گم کنی کسے رہبر نیست

حکمت گدائے نیک انجام بہ از بادشاہِ نافرجام

بیت

غمے کز پیش شادمانی بری | بہ از شادئے کز پسش غم خوری

حکمت زمیں را از آسماں نشارست[2] و آسماں را از زمیں غبار

کُلُّ اِنَاءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْہِ

فرد

گرت خوئے من آمد ناسزاوار | تو خوئے نیکِ خویش از دست مگذار

حکمت خداوند تبارک و تعالیٰ می بیند و می پوشد و ہمسایہ نمی بیند و میخروشد

نعوذ باللہ اگر خلق غیب داں بودے | کسے بحالِ خود از دستِ کس نیاسودے

حکمت زر از معدن بکان کندن بدر آید و از دستِ بخیل بجاں کندن

[1] از تو بکہ نالم۔ یعنی تیری فریاد کس سے کروں۔ داور۔ حاکم۔ رہ دہی۔ ہدایت یاب بنائے۔ بد فرجام۔ بدعاقبت۔ غمے کز الخ۔ یعنی وہ غم اچھا جس کے بعد خوشی حاصل ہو جائے

[2] نشارست۔ یعنی آسمان زمین پر پانی برساتا ہے۔ کل اناء الخ۔ ہر برتن وہی ٹپکاتا ہے جو اسمیں ہوتا ہے۔ ناسزاوار۔ نامناسب۔ می پوشد۔ یعنی عیب چھپاتا ہے میخروشد۔ برائیاں بیان کرتا ہے غیب داں۔ ان دیکھی چیزوں کو جاننے والا۔ معدن۔ کان۔ بجاں کندن۔ مار ڈالنا۔

Website:NewMadarsa.blogspot.com

قطعہ

دوناں نخورند گوش[1] دارند | گویند امید بہ کہ خوردہ
روزے بینی بکام دشمن | زر ماندہ و خاکسار مردہ

حکمت ہر کہ بر زیردستاں نہ بخشاید بجورِ زبردستاں گرفتار آید

مثنوی

نہ ہر بازو کہ دارد قوت ہست | بمردی عاجزاں را بشکند دست
ضعیفاں را مکن بر دل گزندے | کہ درمانی بجورِ زورمندے

حکایت درویشے بمناجات[2] درمیگفت یارب بر بداں رحمت کن کہ بر نیکاں خود رحمت کردہ کہ مر ایشاں را نیک آفریدہ

حکمت عاقل چوں خلاف درمیاں آید بجہد و چوں صلح بیند لنگر بنہد کہ آنجا سلامت بر کنار ست و اینجا حلاوت درمیاں

حکمت مقامر را سہ شش میباید و لیکن سہ یک بر می آید

بیت

ہزار بار چرا گاہ خوشتر از میداں | ولیک اسپ ندارد بدستِ خویش عنان

حکایت اول کسے کہ عَلَم بر جامہ کرد و انگشتری در دستِ چپ

---

[1] گوش دارند۔ اپنی مالداری کی تعریفیں سننے کے خواہشمند ہیں۔
امید بہ کہ۔ یعنی کھانے کی تمنا کھا لینے سے بہتر ہے۔
بکام دشمن۔ دشمن کے مقصد کے موافق۔ خاکسار۔ ذلیل۔ جور۔ ظلم۔ ضعیفاں۔ کمزوروں کا دل نہ ستا۔

[2] بمناجات یعنی خدا سے دعا میں۔ در۔ زیادہ ہے۔ بجہد۔ بگر نکلجاتا ہے لنگر بنہد۔ ٹھہرتا ہے۔ حلاوت۔ شیرینی۔ مقامر۔ جوئے باز۔ سہ شش۔ چوسر کی جیت کی چال ہے۔ سہ یک۔ ہار کی چال ہے۔ میدان۔ یعنی میدان جنگ۔ عنان۔ باگ۔ علم۔ نقش و نگار دست چپ۔ بایاں ہاتھ۔

جمشید بود گفتند ش چرا زینت بچپ دادی کہ فضیلت راست راست گفت راست را زینتِ راستی[1] تمام ست

قطعہ

فریدون گفت نقاشانِ چین را | کہ پیرامونِ خرگاہش بدوزند
بداں را نیک دار اے مردِ ہشیار | کہ نیکاں خود بزرگ و نیک روزند

حکایت بزرگے را پرسیدند کہ چندیں فضیلت کہ دست راست راست خاتم در انگشتِ چپ چرا می کنند گفت ندانی کہ اہلِ فضیلت ہمیشہ محروم باشند

شعر

آنکہ حظ آفرید و روزی سخت | پا فضیلت ہمی دہد یا بخت

حکمت نصیحتِ پادشاہاں مسلّم کسے راست کہ بیمِ سر ندارد یا امیدِ زر

مثنوی

موحّد چہ در پائے ریزی زرش | چہ شمشیرِ ہندی نہی بر سرش
امید و ہراسش نباشد ز کس | بریں ست بنیادِ توحید و بس

حکمت شاہ از بہرِ دفعِ ستمگاراں ست و شحنہ برائے خونخواراں

---

[1] راستی - داھنا پن - تمام است - مکمل ہے - پیرامون - اطراف - خرگاہ - بڑا خیمہ - حظ - نصیبہ - بخت - مقدر - بیم سر - سر جانے کا خوف - موحّد - جو صرف خدا کو مانتا ہو ولبس - توحید صرف یہ ہے کہ خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے - دفع ستمگاران - ظالموں کو ظلم سے روکنا - شحنہ - کوتوال - خونخوار - قاتل -

وقاضی مصلحت جوئے طرّار[1] ایں ہر گز دو خصم بحق راضی نروند پیشِ قاضی

قطعہ

چو حق معاشہ دانی کہ می بباید داد | بلطف بہ کہ بخنگ آوری و دلتنگی
خراج اگر نگزارد کسے بہ طیبِ نفس | بقہر از و بستانند و مزد و سرہنگی

حکمت ہمہ کس را دنداں بترشی کند گردد مگر قاضیاں را کہ بشیرینی

شعر

قاضی کہ برشوت بخورد بیخِ خیار[2] | ثابت کند از بہرِ تو صد خربزہ زار

حکمت قحبۂ پیر[3] از نابکاری چہ کند کہ توبہ نکند و شحنۂ معزول از مردم آزاری

بیت

جوانِ گوشہ نشیں شیرِ مردِ راہِ خدا است | کہ پیرِ خود نتواند ز گوشہ برخاست

فرد

جوانِ سخت پے باید کہ از شہوت پرہیزد | کہ پیرِ سست رغبت را خوآلت برنمی خیزد

حکمت حکیمے نامور را پرسیدند کہ درختاں را لہ حداے عزّ و جلّ آفریدہ است و بردمند ہیچ یک را آزاد نخواندہ اند مگر

---

[1] طرّار۔ جیب تراش۔ خصم بحق الخ۔ یعنی دو ایسے شخص جو اپنے اپنے حق پر راضی ہوں۔ اُن کو قاضی کے یہاں حاضر ہونے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ۱۲ بباید داد۔ یعنی واجب الادا ہے۔ بلطف بہ۔ اُس کو نرمی سے ادا کر دینا بہتر ہے۔ طیبِ نفس۔ خوشدلی۔ مزد سرہنگی۔ سپاہی۔ کند گردد۔ ترشی کھانے سے دانت کھٹے ہو جاتے ہیں۔ بیخ خیار۔ ککڑی کی جڑ مراد تھوڑی سی چیز۔ خربزہ زار۔ خربوزے کا کھیت۔ [2] قحبۂ پیر۔ بوڑھی رنڈی۔ معزول۔ برخاست شدہ۔ جوانِ گوشہ نشین۔ یعنی نیک۔ سخت پے جس کے پٹھے مضبوط ہوں۔ [3] آلت برنمی خیزد۔ یعنی شہوت نہیں ہوتی۔ بر۔ پھل۔ مند۔ صاحب مند سے پہلے اگر دو حرفی کلمہ ہوتا ہے تو اس سے پہلے واؤ کا اضافہ کر دیتے ہیں جیسے تنومند۔ یکے را آزاد نخواندہ اند۔ بجز سرو کے کسی کو آزاد نہیں کہتے ہیں۔

سرور اکہ ثمرہ ندارد گوئی دریں چہ حکمت ست گفت ہر یکے را
دخلے[1] معیّن ہست بوقتے معلوم گہے بوجودِ آں تازہ اند و گاہے
بعدمِ آں پژمردہ و سرور اہیچ ازیں نیست ہمہ وقت خوش ست
وانیست صفتِ آزادگاں

قطعہ

بریں کہ میگذرد دل منہ کہ دجلہ بسے | پس از خلیفہ بخواہد گذشت در بغداد
گرت زدست برآید چو نخل[2] باش کریم | ورت زدست نیاید چو سرو باش آزاد

حکمت دو کس مردند و تحسّر[3] بردند یکے آنکہ داشت و نخورد
و دیگر آنکہ دانست و نکرد

قطعہ

کس نہ بیند بخیل فاضل را | کہ نہ در عیب گفتنش باشد
ور کریمے دو صد گنہ دارد | گر مش عیبہا فرو پوشد

[1] دخل معیّن۔ متعیّن آمدنی۔ گہے۔ کبھی۔ ہیچ ازیں نیست۔ نہ پھل اگتا ہے نہ پھل توڑا جاتا ہے۔ ایں کہ می گذرد۔ یعنی جو کہ فانی ہے۔ دل منہ۔ دل نہ لگا۔ دجلہ۔ بغداد کا مشہور دریا۔ خلیفہ۔ یعنی خلفاء بنی عباس۔

[2] نخل۔ کھجور۔ کریم۔ سخی۔

[3] تحسّر۔ حسرت۔ کس نہ بیند الخ۔ یعنی ایسا کسی نے نہ دیکھا ہوگا کہ بخیل فاضل کی عیب جوئی کی کوشش نہ کرتے ہوں۔ کریم۔ سخی۔ کرم سخاوت

MADARSE WALE
NEW MADARSA

خاتمۃ الکتاب

تمام شد کتاب گلستان واللہ المستعان بتوفیق باری عزّ اسمہٗ دریں جملہ چنانکہ رسمِ[1] مؤلفان ست از شعرِ متقدّماں تلفیقے نرفت[2]

بیت

کہن خرقۂ خویش پیراستن | بہ از جامۂ عاریت خواستن

غالب گفتارِ سعدی طرب انگیز ست وطیبت آمیز کوتہ نظراں را بدیں زبانِ طعن دراز گردد کہ مغزِ دماغ بیہودہ بردن وددو[2] وچراغ بیفائدہ خوردن کارِ خردمنداں نیست ولیکن بررائے روشنِ صاحبدلاں کہ روئے سخن درایشاں ست پوشیدہ نماند کہ دُرِّ موعظتہائے ثانی درسلک عبارت کشیدہ است وداروئے تلخِ نصیحت بشہدِ ظرافت برآمیختہ تا طبعِ ملولِ انساں از دولتِ قبول محروم نماند اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

مثنوی

ما نصیحت بجائے خود کردیم | روزگارے دریں بسر بردیم

[1] رسم۔ عادت متقدمان۔ اگلے لوگ۔ تلفیق۔ ترتیب۔ نرفت۔ یعنی اس کتاب میں کسی دوسرے شاعر کا شعر نہیں ہے۔

عاریت۔ ادہار مانگنا۔ طرب۔ مستی۔ طیبت۔ پاکیزگی۔

[2] ددو۔ دھواں۔ صاحبدلاں۔ اہل باطن۔ دُرِّ۔ موتی۔ موعظتہائے۔ نصیحتیں۔ سلک۔ لڑی۔ ظرافت۔ مذاق۔ ملول۔ رنجیدہ۔ روزگار۔ زمانہ۔

گر نیاید بگوشِ[1] رغبتِ کس | بر رسولاں بلاغ باشد و بس
یا ناظرا فیہ[2] سل باللہ مرحمۃ | علی المصنف واستغفر لصاحبہ
واطلب[3] لنفسک من خیر تریدبہا | من بعد ذلک غفرانا لکاتبہ
لو ان[4] لی یوم التلاق مکانۃ | عند الرؤف تقلت یا مولانا
انا المسیء[5] وانت مولی محسن | ہا قد اساءت واطلب الاحسانا

تمت

اس ایڈیشن کی خصوصیتیں اس ایڈیشن کو موجودہ تمام ایڈیشنوں سے بہتر بنانے کی پوری کوشش کی گئی ہے۔ کتابت وطباعت وکاغذ میں معیار کی بلندی کا پورا پورا لحاظ رکھا گیا ہے۔

موجودہ نسخوں میں یائے معروف ویائے مجہول کی کتابت میں کوئی فرق نہ تھا۔ نہ ہی نون غنہ اور نون ساکن میں کوئی امتیاز تھا اس ایڈیشن میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ یائے معروف کو گول اور یائے مجہول کو لامبا لکھا ہے۔ نیز نون غنہ پر نقطہ نہیں لگایا گیا اور ساکن پر نقطہ ہے جو حروف ایسے ہیں کہ ان کے حرکات تبدیل ہونے سے معنیٰ بدل جاتے ہیں ان پر حرکتیں لگادی گئی ہیں۔ جہاں کہیں اضافت ہے اس کو حرکت کے ذریعہ ظاہر کردیا گیا ہے۔ کتابت میں اس امر کا بھی التزام کیا گیا ہے کہ لفظ قطعہ مثنوی نظم شعر کے لئے پوری سطر دیجائے اور شعر کے ہر دو مصرعے ایک سطر میں لکھے جائیں۔ جہاں تک موجودہ ایڈیشنوں کے حواشی کا تعلق ہے یہ کہا جاسکتا ہے کہ یہ حواشی کم ازکم طلبہ کے لئے غیر مفید ہیں۔ لہذا اس ایڈیشن میں سہل اردو زبان میں ایسے طور پر حاشیہ لکھدیا گیا ہے کہ ہر مشکل لفظ کا ترجمہ ہوجائے۔ مفرد کی جمع اور جمع کا مفرد بیان کردیا ہے محاورات اور مغلق اشعار کی تشریح کردی گئی ہے امید ہے کہ یہ کاوش فضلاء کے لئے نہ سہی کم ازکم طلباء کے لئے انشاء اللہ مفید ثابت ہوگی۔

[1] گوشِ رغبت یعنی نصیحت کو قبول کرنیوالا کان۔ رسولاں پیغام رساں۔ [2] یا ناظرا فیہ الخ۔ اے اس کتاب کو پڑھنے والے اللہ سے مصنف پر رحمت نازل کرنے کی درخواست کر اور صاحب کتاب کے لئے مغفرت چاہ۔ [3] واطلب الخ۔ اور اپنے نفس کے لئے جو بہتری چاہے طلب کر اس کے بعد کاتب کے لئے مغفرت چاہ۔ [4] لو ان کی الخ۔ اگر مجھے قیامت کے دن اللہ کے پاس کوئی جگہ مل گئی تو میں کہوں گا۔ اے میرے مولا۔ [5] انا المسیئ۔ میں گنہگار ہوں تو احسان کرنے والا آقا ہے۔ میں نے برے کام کئے ہیں تجھ سے احسان چاہتا ہوں۔

Website:MadarseWale.blogspot.com

فرهنگ

باب الالف استقصا صبا افشا صفا عبا فرا ابا عنا قفا شتا مصلا

مسا خطا افشا کدخدا سما حصا اشتها بینوا ملجا محابا امضا اشتفا

املا جلسار نینا همانا احشا تولا مدارا شیدا سودا یغما شفا وفا جفا

باب الباء اولوالالباب شباب ارباب منجلاب بواب خلاب دواب

ادیب غریب رقیب تهذیب طیب آسیب نهیب شکیب مرهوب

آشوب حسب عذب عقب کلب شغب شعب منصب صعب

مقرب حلب حرب قصب مترقب طرب قطب کعب مستوجب

باب التاء قربت رحلت عزلت فتوت صولت نزهت قسحت نصرت

جبلت کربت فطنت خبرت حدت صفوت فطرت صنعت سطوت

طلعت مودت بهجت شنعت عصمت ثروت مکنت طینت نکبت انابت

بلاغت عنایت شفاعت شماتت سیاقت بضاعت ملامت کفایت

کفارت معالجت مرافقت خصومت خجالت اطاعت مهابت ظرافت

طراوت آفت مقالت حرانت ریاست جسارت سیاحت صباحت ملاحت

مزاحت بطالت رایت ضیافت استطاعت صلابت غرامت مثابت سماحت

وقاحت استعارت سفاهت مباسلت مجاورت مبارزت مزیت عزیمت

مقاومت ملاطفت مواجهت مصارعت معاتبت مخالطت منادمت مسابحت

مضایقت منازعت مزجات بنات درکات صیت معیشت خشونت مؤنت

معونت فرتوت ممقوت بروت جبهت هنگفت اردی بهشت کنشت عقوبت

کدورت عشرت منفعت

باب الثاء غیاث وارث حادث بحث خبث لیث

باب الجیم لوج عوج اوج عاج آماج نسیج پسیج سلنج گنج دسترنج تفرج

باب الحاء سلاح فرح طرح مستفیح مسلح سیاح طالح ملیح مسیح صلح

باب الخاء بلخ ملخ لاخ توبیخ کاخ راسخ پاسخ فرخ برخ زرنج شیخ یبرخ

باب الدال خرید کلید وزید مستفید جاوید نبید برید صید فرود رود تعبد

محمد مجرد مشهود متعود مهد الوند سمند مستمند قزاگند مرداد عناد جماد برد

ورد گرد شهره مرد عضد درود مقصود مکاید موائد ناقد تقاعد نامساعد ابد

باب الذال ملاذ معاذ منفذ متعوذ تلمیذ ماخوذ نافذ

باب الراء تهور دمار طرار تبار استبصار استحقار دوار دیار استظهار

زنهار تیمار عیار تاتار عیار سنجار گندنازار ذوالفقار نبیطار حصار ظهیر نقصیر

عنبر صریر نفیر تشویر خطیر توقیر منکر بذر کاغذ زر عبیر مبذر مسخر شرر فهر

نذر ذکر زجر کسیر نصر سکر زهر مخضر جعفر منبجس مدبر متصور بصائر سائر شاط

ضاجر کاشغر مقام نوادر منابر تجاسر آزر کفور دستور زنبور فجور سنور عین القطر

باب الزاء | غز خزر رز نوروز تموز عجوز اعجاز ایجاز طراز ستیز مویز پشیز مرکز

چرخ انداز فراز ژاژ گربز انباز کنز جهاز مبارز آز

باب السین | نفس قفس ناموس عروس فسوس استیناس خروس

جلیس نفیس تلبیس برجیس

باب الشین | عرش عیش جیش کیش ریش خروش حلقه بگوش آغوش

سیاه گوش تفتیش انغلمش العطش یاداش یکتاش خیلتاش تکش تاش

باب الصاد | رقص نغص مخلص غواص قصاص خاص اخلاص

باب الضاد | اعراض فرض تعرض معرض عارض معارض خوض مخفوض

باب الطاء | بساط سماط رباط اخلاط مخیط قط سقط نقط خبط بسیط محیط

باب الظاء | وعظ الفاظ محفوظ ملحوظ غیظ غلیظ حظ

باب العین | بدیع منیع توزیع تصدیع ربیع مطاع قاع ارتفاع مطبوع

مستمع متسع متبع نطع نزع فزع جزع ورع قلع تطوع تضرع تصنع مرصع

باب الفاء اعتراف مصاف کفاف گزاف عفاف اعراف مالوف معروف

فیلسوف تعنیف حریف ظریف لطیف عنیف تلفیف کهف زحف خرف کشف

باب القاف مستغرق متعلق تملق ازرق بیذق حاذق باشق واثق نسق

دلق خلق جلق رمق عرق خلق چقماق تریاق اعتاق طاق صداق نیاق دبیق

باب الکاف تاک پاک ماناک ادراک خنگ چنگ فرهنگ فرسنگ

خرسنگ آهنگ فرنگ سرهنگ ارژنگ تدارک تارک آهک اتابک ملک

باب اللام جلال زلال خصال متعال مقال عیال لال ابتهال زال بال

بدسگال عاجل آجل ارمل ارامل انامل جمل حمل تامل امل نحل منزل جدل

بذل غزل اجل وصل فصل خنظل حیل دغل غل عسل وحل اهل مترسل مهل

نکاهل تناول تطاول نیل رحیل عدیل تاویل توکیل جهول مامول حلول دخول

باب المیم کام گام مشام خرطوم مقوم ایم انام ازدحام حطام فرجام عزم

جرم امم عجم نجم حرم نعم خرم فراهم تلاطم ذمائم ملایم آرزم خوارزم مشموم ندیم

باب النون بوستان گلستان اوان ریحان ضمیران کنعان ایوان الوان

انبان عنفوان عنوان لمعان نسکان چوپان بیکران پیل دمان شیرزیان لبنان

جهان مغیلان اردشیربابکان پیکان دودمان خاربنان همذان همعنان نجردان

میمون واژدن پیرامون زبون مضمون من تلون قراین پائیدن نوزیدن وزیدن

آشفتن فروماندن شتافتن شنیدن گرائیدن کاهیدن سپرانداختن

باب الواو علو عدو ریو غریو سهو محو لهو سیر و پرتو نیرو جزو عضو بانو

باب الهاء فواکه مایه کافه مراقبه مکاشفه عصاره سنگلاخ کجاوه واقعه

باهره دیباچه هرآینه مشاطه آزاده فرومایه سابقه خزانه کلاسه مطائبه پراگنده

قراضه پاینده مجادله ناصیه همواره جاده قباله خساله تتمه حلیه فرطه درجه فتنه

کرشمه زمره شبه سره شره ابله بلیشه پیشه مژده غصه هرزه طبله موجه زهره

دقیقه بزه ملاطیه طیره تیره دریوزه برکه خجسته زمزمه بهره آبگینه وسیمه بدرقه ورطه

شیوه فقیره کرم پیله عربده عرصه ذخیره ثقبه جعبه لدغه جذبه غرفه نعره افواه شکوه

باب الیای همای لالی آبادی مناهی بردیمانی وادی هیولانی حرامی

دجی نامقضی اذی ماوی تهی متجلی نعی سعی سروری روسپی نواحی صخر جنی

بختی هنی برکی مستولی مستغنی مشتری کروبی مستولی منقضی کسری نغوی پرواری

تمام شد

MADARSE WALE
NEW MADARSA

Website:MadarseWale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com



Website:Madarsewale.blogspot.com
Website:NewMadarsa.blogspot.com

pentone
989 786 9314

NEW MADARSA

MADARSE WALE

MAKTABA TAYYABA

Qazi Masjid, Deoband-247554, U.P. (India)

Mobile: 09412558230, 09897352213, 09557571573